بفیضِ روحانی: تاجدارِ اہلِ سنت حضور مفتی اعظم محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ عنہ

صلح کلّی نبی کا نہیں سنّیو!   سُنّی مسلم ہے سچّا نبی کے لیے
مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو   زندگی دی گئی ہے اسی کے لیے

(حضور تاج الشریعہ)

مستند و معتبر علمائے اہل سنت کی تحریروں کی روشنی میں قارئین فیصلہ کریں

تحریکِ دعوتِ اسلامی

مفید یا غیر مفید؟

مؤلف

خلیفۂ حضور بدر ملت، تاج الشریعہ و علامہ میلسی صاحب قبلہ

حضرت مولانا صوفی عبد الصمد قادری رضوی نوری

قادری منزل، رضوی گلی، محلہ بابوگنج، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد، بہار

ناشر: جماعت رضائے مصطفےٰ

ناگپور، مہاراشٹر

بفیض روحانی: تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ

سدا سنیوں پر ہو رحمت کی بارش وہابی پہ بجلی گرا تاج والے
زمانے میں جب تک زمانہ ہے باقی رہے نام احمد رضا تاج والے

(خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ ہدایت رسول رامپوری علیہ الرحمہ)

مستند و معتبر علمائے اہلسنت کی تحریروں کی روشنی میں قارئین فیصلہ کریں

تحریکِ دعوتِ اسلامی مفید یا غیر مفید؟

مرتبہ

خلیفہ حضور بدر ملت، حضور تاج الشریعہ اور علامہ میلسی صاحب قبلہ

حضرت مولانا صوفی عبد الصمد صاحب قادری رضوی نوری

قادری منزل، رضوی گلی، محلّہ بابو گنج، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

شائع کردہ

کل ہند جماعت رضائے مصطفٰے

(شاخ) ناگپور (مہاراشٹر)

Mob. 9422123325

نام کتاب: تحریک دعوت اسلامی مفید یا غیر مفید؟

مرتب: خلیفہ حضور بدر ملت حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب
قادری رضوی، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

کمپوزنگ: رضا کمپیوٹرس تلسی پور 9651112535

پروف ریڈنگ: حضرت مولانا محمد حامد رضا صاحب قادری
استاذ بدر العلوم دونا کہ گونڈہ روڈ، بہرائچ (یوپی)

تعداد: ۴۱۰۰/ اکتالیس سو

سن اشاعت: ماہ محرم ۱۴۴۳ھ بمطابق ستمبر ۲۰۲۱ء

ملنے کے پتے

۱۔ جماعت رضائے مصطفےٰ ناگپور 9422123325
۲۔ غلام حسن قادری بکارو، جھارکھنڈ 9031914037
۳۔ مولانا محمد حامد رضا صاحب رضوی بہرائچ شریف 7800635047
۴۔ حضرت مفتی ابوالحسن صاحب گھوسی 7905845029
۵۔ مولانا احسان الحق صاحب رضوی ممبئی 86557178660
۶۔ مولانا عاقل صاحب قبلہ کانپور 9993288786
۷۔ سید جان عالم صاحب کلکتہ 9163187894
۸۔ فیضی بک ڈپو بڑھئی پوروہ 7310139649
۹۔ مولانا شاہ عالم صاحب نوری ہشام پور 9198139649
۱۰۔ مولانا اسرار رضا بلرام پور 6394247227
۱۱۔ حضرت مولانا احمد رضا صاحب ویراول 7874841722

فہرست مضامین

۹۲/۸۶ء

عرض حال

نحمدہٗ و نصلی علی رسوله الکریم

کیا کہیں کچھ کہا نہیں جاتا ☆ اب تو چپ بھی رہا نہیں جاتا

ہمارے پیر و مرشد ہم شبیہ غوث اعظم سرکار حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان وارضاہ عنا اپنے نعتیہ دیوان سامان بخشش میں تحریر فرماتے ہیں ۔

رہنماؤں کی سی صورت راہ ماری کام ہے ☆ راہزن ہیں کو بکو اور رہنما ملتا نہیں

اہلے گہلے ہیں مشائخ آج کل ہر ہر گلی ☆ بے ہمہ و با ہمہ مرد خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساز و ساماں خوب خوب ☆ جس کا باطن صاف ہو وہ باصفا ملتا نہیں

ہے ریا کاری کا شہرہ اور ریا کاری کی دھوم ☆ بوریائے فقر بھی اب بے ریا ملتا نہیں

الحمدللہ رب العلمین فقیر سراپا تقصیر تقریباً ۳۲/۳۰ سالوں سے بخیر خواہی مسلمین تعلیمی تبلیغی اور اشاعتی کاموں میں مصروف ہے۔ یہ پروردگار عالم کا مجھ عاصی پر معاصی پر بے پایاں اور بے انتہا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے محبوب دانائے غیوب سرکار اعظم پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے صدقے اور طفیل اس پرفتن اور پرآشوب دور میں دین حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی حمایت اور ترویج و اشاعت میں کچھ حصہ لینے کی توفیق بخشی ۔مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہمارے مرشدان طریقت کے طفیل اسے اپنی بارگاہ میں قبول ومقبول فرمائے۔اور ریا ونمود سے بچا کر اخیر وقت تک اپنی اور اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کے کاموں میں منہمک و مشغول رکھ کر خاتمہ بالخیر فرمائے۔آمین

تحدیث نعمت کے طور پر عرض ہے کہ اب تک تقریباً ۵۰/کتابیں شائع کروانے کے بعد اب یہ نئی کتاب شائع ہونے جارہی ہے۔ یہ کتاب تحریک دعوت اسلامی سے متعلق ہے۔اس سے میرا مقصد کسی کی تنقید یا اس پر انگشت نمائی نہیں بلکہ اپنے ضمیر کی آواز اور قلبی احساسات کو

حقیقت میں بیان کرنا ہے جو ہر انسان کا فطری اور جمہوری حق ہے۔آپ اس کتاب سے متفق ہوں یا نہ ہوں مگر اس تحریک سے علماء حضرات دو خانوں میں بٹ چکے ہیں اس سے عوام اہلسنت میں زبردست خلجان اور کشمکش پیدا ہوگئی ہے ہر شخص پس و پیش میں ہے کہ دعوت اسلامی میں شمولیت اختیار کرے یا نہ کرے؟۔

ایسے گاڑھے وقت میں دین وملت سے درد رکھنے والے چند حق گو علماء نے ہماری صحیح رہنمائی فرمائی اور تحریک دعوت اسلامی کی خرابیوں کو بہ بانگ دہل بے نقاب کیا اور اس کے خلاف شرع کاموں پر لگام لگایا ہے۔ان میں حضور تاج الشریعہ،حضور محدث کبیر،علامہ حسن علی میلسی صاحب قبلہ اور آپ کے صاحبزادے مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری نے (تحقیقی محاسبہ نامی کتاب ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۷ء میں تحریر فرما کر خوش عقیدہ مسلمانوں کو ان سے بچنے کی تلقین فرمائی)،علامہ سید حسینی میاں صاحب قبلہ،حضرت علامہ مفتی ناظر اشرف صاحب قبلہ ناگپور،حضرت علامہ عبد الستار ہمدانی صاحب برکاتی پوربندر (گجرات)، حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ صاحب قبلہ حشمتی ،خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب رضوی ناگپوری،حضرت مولانا مفتی محمد شمشاد حسین صاحب رضوی، بدایوں شریف ،خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت مولانا صوفی کلیم حنفی صاحب قبلہ ممبئی ،فاضل بغداد خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ انیس عالم صاحب قبلہ سیوانی لکھنؤ ،حضرت قاضی مشتاق احمد صاحب نظامی کرناٹک،حضرت مولانا سید شمس الحق صاحب قبلہ برکاتی مصباحی گوا اور حضرت مولانا محمد جمشید صاحب رضوی بنگال وغیرہم کی ذات گرامی سرفہرست ہے،فقیر قادری ان تمامی حضرات کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور ان کے قیمتی بیانات اور تحریروں کی دل کی گہرایوں کے ساتھ تائید و توثیق کرتا ہے اور تمامی اہل سنن کو ان حضرات کی ہدایات پر عمل پیرا رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

حضور تاج الشریعہ نے جو فرمایا ہے کہ ’’دعوت اسلامی والے مسلک اعلیٰ حضرت کے مبلغ نہیں ہیں اور نہ ان کی تحریک مسلک اعلیٰ حضرت کی تحریک ہے ان لوگوں سے الگ رہو،، جس

کی پوری تائید محدث کبیر اور دیگر علمائے حق نے کی ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ یہ سب پر عیاں وروشن ہے۔اسی طرح آج سے تقریباً ۱۸ سال قبل مفتی محمد شمشاد حسین صاحب رضوی نے اس تحریک کے رد میں بڑے ہی سلجھے ہوئے انداز میں ایک کتاب تحریر کی تھی جس کا نام ''دعوت اسلامی کا ایک تجزیاتی مطالعہ'' اس کے مضامین از اول تا آخر حضرت علامہ میلسی صاحب قبلہ کے مقدمہ کے بعد شامل کتاب کئے جا رہے ہیں۔ساتھ ہی ساتھ مذکورہ علمائے کرام میں سے چند حضرات کے ماہِ ذی قعدہ ۱۴۴۲ھ کی تحریر کردہ تردیدی مضامین اور علامہ حسن رضا بریلوی کے ایمان افروز اشعار و چند ضروری فتاویٰ و دیگر مضامین بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ اہل اسلام کو ان کے صریح دھوکے اور فریب سے مسلمانوں کو بچائے اور پیغامِ اعلیٰ حضرت، حضور مفتی اعظم ہند اور حضور تاج الشریعہ کو حرز جاں بنانے کی توفیق بخشے اور حق پر خاتمہ بالخیر فرمائے آمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْمِ.

فقیر قادری عفی عنہ

نگران اعلیٰ مدرسہ اہل سنّت گلشن بدر رضا

مقام رضا نگر (ہشام پور) پوسٹ بنگھسری، ضلع بلرامپور (یوپی)

۲۹/ذی القعدہ ۱۴۴۲ھ بمطابق ۱۰/جولائی ۲۰۲۱ء بروز شنبہ

مقدمہ

بقیۃ السّلف، عمدۃ الخلف، علمبردار مسلک اعلیٰحضرت، ضیغم اہلسنت
حضرت العلام محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی دامت برکاتہم القدسیہ
بانی وسرپرست بزم انواررضا وخطیب جامع مسجد میلسی

۷۸۶/۹۲

از: انوارالقادریہ میلسی

بتاریخ ۳۰/ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ بمطابق ۱۰/اگست ۲۰۲۱ء بروز سہ شنبہ

ھو القادر

مخلصم عزیز محترم محبّ اہلسنت ورضویت فدائے مسلک اعلیٰ حضرت مولانا صوفی عبد الصمد صاحب قادری رضوی زید علمہٗ وفضلہ اطال اللہ عمرہ۔ سلام مسنون۔ ادعیہ خلوص مشحون۔ دعوات صالحہ کثیرۃ وافرہ کے بعد عرض ہے کہ مدت مدید وعرصۂ بعید کے بعد موبائل پر فرمائش ملفوف ملا۔ آپ کی دینی، مسلکی خدمات ومصروفیات سے روحانی فرحت ومسرت ہوئی۔ مولیٰ تعالیٰ مزید خدمت دین واشاعت مسلک اعلیٰ حضرت، فروغ رضویت کی سعادت نصیب کرے آمین۔

فقیر کی معلومات کے مطابق انڈیا سے ۴۵ یا ۴۷ اور پاک سے ۱۷/سترہ کتب ورسائل دعوت اسلامی کی اصلاح اور دعوت اسلامی کے افکار جدیدہ کے رد میں شائع ہوچکی ہیں۔ مگر وہ ماننے والے اور حق قبول کرنے والے اور حقیقی مسلک اعلیٰ حضرت کی طرف لوٹنے والے نہیں۔ دعوت اسلامی کے اصل حقیقی سچے بانی رئیس القلم فخر اکابر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ مولانا نورانی میاں کے مکان پر اصلاح اعمال وعقائد کے لئے بنائی تھی۔ یہ الیاس عطار صاحب نے رسالہ ''امیر اہلسنت'' میں اور دیگر کئی رسائل میں خود تسلیم کی ہے اور عطار صاحب کو صرف کراچی کا امیر یا نگراں بنایا تھا۔ اب نہ صرف بقلم خود بانی ہونے کے دعویدار بلکہ امیر مطلق بلکہ بقلم خود امیر اہلسنت

ہونے کے دعویدار ہیں۔ مریدوں کو یہ حفظ کرایا جاتا ہے اور وہ دوران گفتگو بطور وظیفہ پڑھتے ہیں۔ بانی دعوت اسلامی، بانی دعوت اسلامی، امیر اہلسنت، امیر اہلسنت کی گردان کرتے رہتے ہیں۔اب کوئی بقائمی ہوش وحواس بتائے کہ جمہور اہلسنت تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قدس سرہ ،محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ ،حضرت مولانا الحاج سبحان رضا خاں سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف ،حضور احسن العلماء برکاتی سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ برکاتیہ، استاذ العلماء علامہ تحسین میاں بریلوی شیخ الحدیث ، علامہ عبدالمصطفے ازہری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی ،مفتی اعظم کراچی علامہ مفتی وقارالدین قادری رضوی ، حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رضوی ، مخدوم العلماء حضرت علامہ محمد فضل الرحمٰن مدنی قادری رضوی ابن قطب مدینہ علیہ الرحمۃ ، غزالیٔ زماں مولانا احمد سعید شاہ کاظمی ، علامہ محمود رضوی ابن خلیفہ اعلیحضرت ،مفتی اعظم پاکستان ،استاذ الاساتذہ علامہ عبدالرشید قادری رضوی جھنگوی ،علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی بانی ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ،علامہ مفتی محمد ظفر علی نعمانی امجدی رضوی مہتمم دارالعلوم امجدیہ مفتی محمد حسین قادری رضوی ، شیخ الحدیث سکھروی استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام لائل پور فیصل آباد، علامہ غلام رسول رضوی شارح بخاری ، علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی شارح بخاری ، علامہ مفتی محمد تقدس علی قادری رضوی داماد سیدنا حجۃ الاسلام شیخ الحدیث پیر جوگوٹھ سندھ وغیرہم قدست اسرارہم جیسے مشاہیر اکابر علماء کے ہوتے ہوئے عطار صاحب کس طرح امیر اہلسنت بن سکتے اور کہلا سکتے ہیں۔اور امیر اہلسنت کا کب الیکشن ہوا تھا،کوئی زورا زور بھی امیر اہلسنت بن سکتا ہے؟ جب کہ عطار صاحب کی علمی حیثیت اور فقہی بصیرت یہ ہے کہ ان کو پہلے دور میں خلافت دینے والے استاذ حضرت علامہ مفتی وقارالدین قادری رضوی قدس سرہ' شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی وقار الفتاویٰ میں صاف صاف لکھتے ہیں،مولوی الیاس عطار مجھ سے زبانی مسائل پوچھ پوچھ کر مولوی بنے ہیں۔(وقار الفتاویٰ)

اب یہ سچی بات ان کو کہی جائے تو ناراض ہوتے ہیں۔ ناراض ہونا ہے تو اپنے شیخ و

استاذ علامہ مفتی وقار الدین صاحب قدس سرہٗ سے ناراض ہوں، اور ان سے بھی کیوں؟ انہوں نے تو سچی بات کہی ہے۔ابتداءً فقیر اور فقیر کے ہم نوا مقتدر علمائے اہلسنت نے کمال ہمدردی سے مخلصانہ، ملتجیانہ انداز میں سمجھانے کی کوشش بار بار کی، ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، رضائے مصطفےٰ گوجرنوالہ، سنی دنیا بریلی شریف، سنی آواز ناگپور اور پھول گلی بمبئ کے رسائل گواہ ہیں مگر وہ ماننے والے نہیں۔ہم کوئی اپنی بات منوانا نہیں چاہتے۔ہم تو یہی کہتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت ، حضور صدر الشریعہ، سیدنا مفتیٔ اعظم اور خلفاء اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ پر عمل کرو۔مگر وہ کہتے ہیں میری مجلس شرعی اور مبارک پور والے کی مانوں گا۔اب کہاں بیچاری اس کی بندھوا مجلس شرعی اور کہاں مفتیٔ مبارک پور، اور کہاں تاج الشریعہ اور حضرت محدث کبیر۔

انہوں نے آزاد خیالانہ طرز عمل سے خود دعوت اسلامی اور اپنے آپ کو متنازعہ بنالیا اور جمہور اہلسنت سے کٹ کر خود کو عطاری مدنی منوانے تک محدود کرلیا، فقیر کی طبیعت دس گیارہ سال سے مسلسل علیل ہے۔روزانہ ۹/۱۰ گولیاں کھا کر وقت گذر رہا ہے۔ردّ بد مذہبیت فقیر کا وظیفہ ہے۔ بد مذہبوں کے کتب و رسائل کا جواب پہلے یہاں علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی، علامہ سید احمد سعید کاظمی، مولانا شرف قادری، علامہ فیض احمد اویسی رضوی، علامہ سید تراب الحق شاہ صاحب جیسے متعدد حضرات دیا کرتے تھے اب یہ سب وصال فرما گئے۔علامہ مفتی ابو داؤد محمد صادق رضوی بھی رحلت کر گئے اب رد بد مذہبیت کا یہ کام مجھ فقیر حقیر سگ بارگاہ رضوی کو کرنا پڑتا ہے۔

آپ زیادہ چاہیں تو مولانا سید سراج اظہر رضوی پھول گلی بمبئ سے چھپنے والے رسائل ''سراج رضا'' ''احترام نبوت نمبر'' منگوائیں اس میں فقیر کا مضمون ص ۶۹ سے ۸۴ تک ملاحظہ کریں۔اس سے آگے علامہ سید محمد حسینی صاحب کا مضمون ص ۸۵ پر بہت خوب ہے۔اس میں تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے ارشادات بھی ہیں۔حضرت تاج الشریعہ قدس سرہٗ نے واضح طور پر غیر مبہم انداز میں فرمایا ''یہ جماعت (دعوت اسلامی) مسلک اعلیٰ حضرت کی نمائندہ

جماعت نہیں اور نہ ہی یہ مسلک اعلیٰ حضرت پر عامل ہے بلکہ یہ سراسر مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ہے۔'' (ماہنامہ سراج رضا، احترام نبوت نمبر ص ۸۵ بیان تاج الشریعہ)۔

آپ کچھ بھی لکھیں دلائل سے بحوالہ کتب لکھیں۔ فقیر نے بھی کبھی الزام تراشی، بہتان طرازی نہیں کی ہے نہ کرے گا۔ اگر کوئی چندہ کا بھوکا خواہ بریلی شریف کا ہو وہ مطلب و مفاد و منفعت کے لئے جھوٹی تعریف کرتا ہے۔ کس قدر مذموم اور قابل مذمت حرکت ہے کہ دیدار عطار کے لئے مسجدوں میں ٹی، وی رکھوا دیئے۔ جس کو کہتا تھا مارو شیطان کو مارو شیطان کو اسی شیطان کو مسجدوں میں بصد احترام رکھوا دیا۔ جس کے متعلق کہتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ T.V. میرا سب سے بڑا دشمن ہے، اسی دشمن رسول کو بصد احترام مسجدوں میں رکھوا دیا۔ علماء وعوام کے پرزور اصرار پر یہاں بمشکل نکالا اور مسجدیں T.V. کی نحوست ونجاست سے پاک وصاف ہوئیں۔ سچی اور سیدھی بات تو یہ ہے کہ یہ سنت وشریعت، مقدس دین آج تک ہمیں بغیر ٹی، وی، مووی کے پہونچا ہے۔ علماء ومشائخ کی زبانی، تبلیغ و وعظ اور ان کی علمی، دینی تحقیقی تصانیف وتالیفات کے ذریعہ پہونچا ہے نہ کہ ٹی، وی کے ذریعہ پہونچا ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ عوام ٹی، وی استعمال کریں تو ٹی، وی شیطان اور حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن، مارو شیطان کو مارو شیطان کو اور اگر یہی ٹی، وی الیاس عطار صاحب استعمال کریں اور ٹی، وی پر دیدار عطار کرائیں تو مدنی چینل۔

؎ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بار بار سوچنے اور غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اس کی کیا گارنٹی ہے کہ گھر میں دس پندرہ مرد وخواتین، بہنیں و بیٹیاں ہیں، لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور ایک عطاری مُنّا ہے۔ چلو عطاری منا تو حیا باختہ فلمیں، ڈرامے، برہنہ نیم عریاں تصاویر، کھیل، تماشے نہیں دیکھے گا، دوسرے افراد وعناصر کی کیا گارنٹی کیا ضمانت ہے کہ وہ ''مدنی چینل'' پر فلمیں، ڈرامے، کھیل، تماشے نہیں دیکھیں گے۔ اور کون روک سکتا ہے اور کسی کو روکنے سے کون رکتا ہے۔ اور یاد آتا ہے پھر وہ جناب عطار کی طرح الٹی اور عقل شکن دلیل دے دیں گے کہ کراچی میں اگر ہم فلمیں،

ڈرامے اور تماشے نہیں دیکھیں گے تو ان کے مضمرات اور برائیوں کی مذمت کیسے کریں گے۔ برائیوں کو روکنے کے لئے برائیوں کا ارتکاب ضروری ہے؟ یقین کیجئے ہمیں خواہ مخواہ بیر وعناد نہیں، واللہ العظیم کوئی رتی برابر بغض وحسد وعناد نہیں۔ بارگاہ عظمت پناہ سرکار رسالت علیہ التحیۃ الثناء میں استغاثہ ہے۔

ادنیٰ سا جو ہو بغض وحسد مجھ کو تباہ کر محروم نظر کر

یہ جرم کیا ہو تو جہنم کا سزاوار یا سید الابرار (محمد حسن علی رضوی غفرلہٗ)

عطار صاحب کو خواہ مخواہ خوش فہمی ہے کہ ان کے عطاری چینل پر لوگ عوام وخواص بڑے شوق وانہماک سے آب حیات سمجھ کر ان کے بیانات سنتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ جب ٹی۔ وی پر فلمیں، ڈرامے، تماشے چل رہے ہوں لوگ بڑی فرحت ومسرت اور انہماک سے سنتے

ہیں۔ حقیقت ہے کہ اس فقیر راقم الحروف نے بار بار ہوٹلوں اور چائے خانوں میں جا کر چیک کیا ہے کیا واقعی لوگ ذوق وشوق سے دیدار عطار اور عطاری بیان سنتے ہیں اور جب کوئی دیدار عطار کراتا ہوا اور بیان عطاری ٹی۔ وی پر آتا ہو تو بیشتر لوگ اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

مجھ فقیر کو یاد آیا کہ برادر عزیز مولانا حکیم عارف صاحب رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خادم خاص سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ نے آکر بڑے افسوس ناک انداز میں حضور قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور! آج ٹی۔ وی پر گنبد خضریٰ معلیٰ قبۂ اقدس کی تصویر آئی ہے۔ ''حضور سیدی قطب مدینہ نے افسوس ناک انداز میں سرد آہ بھری اور فرمایا جس ٹی وی پر حیا باختہ خواتین کی تصاویر اور فلمیں آتی ہیں۔ اس ٹی، وی پر روضہ اقدس، قبہ مبارکہ کے نقشہ کو اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے۔''

واضح رہے کہ طویل وضخیم کتاب سیرت قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد القادری کی پروف ریڈنگ وتصحیح میں مصروفیت ہے۔ فقیر راقم محمد حسن علی رضوی میلسی

تحریک دعوتِ اسلامی اور اس کا تجزیاتی مطالعہ

از: حضرت مولانا مفتی شمشاد حسین صاحب قبلہ رضوی بدایونی

لَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰه وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

دعوتِ اسلامی ایک منظّم اور مضبوط تحریک ہے جس کے بانی مولوی محمد الیاس قادری ہیں۔ جو پاکستانی نژاد ہیں۔ عالم دین، فاضل متین، مفکر، مدرس، مفتی ہیں یا نہیں؟ اس بارے میں کوئی واضح ثبوت موجود نہیں۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اس جماعت کے وجود میں آنے سے قبل مولوی الیاس قادری کی شخصیت متعارف نہ تھی۔ ہمارے ہندوستان کے تمام علماء فضلاء ان سے نا آشنا تھے۔ کوئی انہیں جانتا ہی نہیں تھا کہ مولوی الیاس کون ہیں؟ ان کا مبلغ علم کیا ہے؟ ان کے کیا کارنامے ہیں؟ جبکہ علماء کی کثیر تعداد پاکستانی علماء سے بخوبی واقف ہے۔ ان کے کارناموں سے متاثر ہے اور بعض ایسے جید عالم ہیں کہ ان کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ مولوی الیاس کا تعارف انکی شہرت صرف اور صرف دعوت اسلامی سے ہوتی ہے۔ تحریک دعوت اسلامی وجود میں کیوں آئی؟ اس کے اصلی اور حقیقی محرکات کیا ہیں؟ یہ تمام چیزیں اب تک صیغۂ راز میں ہیں۔

مذہب اہلسنت اور اشاعت و تبلیغ

مذہب اہلسنت ہی اصل مذہب ہے جو حق وصداقت کی تعلیم دیتا ہے اور یہی صحابہ کرام تابعین عظام اور بزرگان دین کا مذہب ہے۔ علم دین اور مذہب کی اشاعت کیلئے مدارس، مکاتب قائم کئے گئے۔ روز اول سے اب تک مدرسوں نے اشاعتی کاموں کو فروغ دیا اور مذہب وملت کے عروج وارتقاء میں اہم رول ادا کیا۔ ہندوستان میں جب انگریزوں کے اشاروں پر وہابیوں، دیوبندیوں، چکڑالیوں اور مودودیوں نے دین حق پر یورشیں کیں اور عشق ووفا کے خلاف مورچے کھولے تو مدرسوں نے ان فرق باطلہ کا دندان شکن جواب دیا اور اس کی ہر یورش کو ناکام بنا کر دیا۔ علم غیب کا انکار، شان اقدس میں نازیبا لفظوں کا استعمال، بزرگوں، ولیوں کے تقدس کو پامال

کرنے کی جد و جہد۔ یہ سب فرق باطلہ کی یورشوں کے نئے روپ تھے۔ علامہ فضل حق خیر آبادی ،علامہ فضل رسول بدایونی اور امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے تمام فرق باطلہ کی تردید کی اور ترکی بہ ترکی انھیں تحریر و تقریر اور مناظروں کے روپ میں جواب دیا اور مسلک اہل سنت و جماعت کی صیانت و حفاظت فرمائی۔ مدرسوں، مکتبوں کے اشاعتی منصوبوں، بزرگوں اور عالموں، فاضلوں اور مفکروں کی کوششوں، مصنفین، مقررین کی وعظ و نصیحت میں کسی قسم کی خامی تھی؟ کوئی نقص تھا؟ کیا علماء کا رول موثر نہ تھا یا مدارس اپنے کام کو انجام نہیں دے رہے تھے؟ یا علماء فضلاء کی زبانوں میں تاثیری کیفیت کا فقدان تھا؟ جس کے سبب اشاعتی کاموں میں رکاوٹ حائل ہو رہی تھی۔تحریک دعوتِ اسلامی کے قیام نے ہمیں مذکورہ تمام پہلوؤں پر غور و فکر کرنے کا موقع فراہم کیا۔ہم اپنے مقدس علمائے کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے اشاعتی کاموں پر غور و فکر کریں اور اپنا محاسبہ کریں۔اگر ہمارے علماء میں کمی یا خامی ہے یا مدارس اہم رول ادا نہیں کر رہے ہیں یا وعظ و نصیحت میں تاثیری کیفیت مفقود ہے تو اسے بحال کرنے کی کوشش کی جائے اور اشاعتی منصوبوں کو موؤثر بنایا جائے۔

علماء کرام اور تحریک دعوتِ اسلامی

اگر واقعتہً مذہبی اشاعت و تبلیغ کے تعلق سے ہمارے منصوبے موؤثر نہیں ہیں یا زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات کسی اور طریقۂ تبلیغ کے متقاضی تھے۔تو خود علمائے کرام کو میدان میں آنا چاہئے تھا اور دعوت اسلامی کی لگام اپنے ہاتھوں میں رکھنی چاہئے تھی۔مگر ایسا نہ ہوا۔ جو یقیناً افسوس کی بات ہے۔مولوی الیاس قادری اپنی اس تحریک کے ذریعہ اگر چہ لوگوں کو نماز، روزہ، احیائے سنت، ارکان اسلام اور خلوص و ایثار کے نام پر جمع کر رہے ہیں مگر اس کے بیک گراؤنڈ میں عوام الناس کے مابین علمائے کرام کے تئیں عدم اعتماد کی فضا بھی ہموار کر رہے ہیں اور اس میں شامل تمام افراد علماء مشائخ کی کارکردگی پر انگشت نمائی سے نہیں ہچکچاتے ہیں۔اس لئے ضرورت ہے کہ تحریک دعوت اسلامی پر سنجیدگی سے غور و فکر کی جائے اور اس بارے میں کسی حتمی فیصلہ کا اعلان کیا جائے۔اس بارے میں لیت و لعل سے کام لینا مستقبل میں کسی زبردست حادثہ کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

تحریک دعوتِ اسلامی اور اسکا نصب العین

کسی بھی تحریک و تنظیم کی اہمیت و عظمت کا اندازہ اس کے مقاصد اور نصب العین سے ہوتا ہے۔اگر مقاصد نیک اور خیر و فلاح پر مبنی ہیں تو یقیناً اس تحریک کی قدر کرنی چاہئے اور اس کی اہمیت کا اعتراف بھی۔ جہاں تک دعوت اسلامی کی بات ہے۔اس کے بھی کچھ مقاصد ہیں، منصوبے ہیں۔اس جماعت کی ایک مطبوعہ تحریر ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔

ہمارا نصب العین احیائے سنت

ٹھیک اس تحریر کے نیچے چند دائروں میں یہ مندرجہ ذیل چیزیں ہیں:۔

۱۔ارکان اسلام ۲۔سنت انبیاء ۳۔ذکر و درود ۴۔حقوق عباد
۵۔کسب حلال ۶۔اخلاص و ایثار ۷۔امر بالمعروف نہی عن المنکر

یہ منصوبے اور مقاصد یقیناً اہم ہیں۔اس سے انکار نہیں۔مگر یہ مقاصد واضح کر رہے ہیں کہ

اور فرق باطلہ کے افراد ہوتے تو یقینی طور پر اس نصب العین میں ایمان باللہ اور تصدیق بالرسالہ ضرور شامل ہوتی۔ ایمان باللہ اور تصدیق بالرسالہ کو نصب العین میں شامل نہ کئے جانے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دعوت اسلامی کے بانی یا اس کے مبلغین کو غیر مسلموں اور فرق باطلہ کے مابین تبلیغ کرنے سے کوئی دلچسپی نہیں۔اب صرف عوام اہل سنت رہ گئے جہاں دعوت اسلامی والے تبلیغ کرتے ہیں اور مجلس ذکر و فکر بھی سجاتے ہیں دوسری طرف سے تبلیغی جماعت والے بھی عوام اہل سنت میں اپنا ڈیرا جماتے ہیں اور وہ بھی تبلیغ کے نام پر نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ اور سنتوں کی بات کرتے ہیں ....دونوں جماعتوں کے تبلیغی مقاصد مشترک ہیں۔ منصوبے بھی ایک سے ہیں۔

طریقۂ تبلیغ بھی نماز و روزہ تک محدود ہے۔کون کس طرف کا ہے؟ اس کا تعین ضروری ہے اس کی شناخت لازمی ہے۔ایک عجیب کشمکش کا عالم ہے جس سے عوام اہل سنت دو چار ہیں۔ایک طرف دوست ہیں اور دوسری جانب دوست نما دشمن ہیں۔ کسے دوست کہا جائے؟

اور کسے دشمن؟ وقت کا اہم تقاضہ یہ ہے کہ اس کی شناخت کرائی جائے تا کہ یہ غریب اور سادہ لوح مسلمان کسی فریب کا شکار نہ ہو جائیں ۔ایسے ماحول میں دونوں کے مابین ،شناخت ،کی بات نہ کرنا، بلکہ صرف نماز وروزہ کی ترغیب ،اخلاص ومحبت کی بات کرنا اچھی اور بہت اچھی بات ہے ۔مگر اس وقت سب سے اہم وضروری ہے کہ عوام اہل سنت کو ان لٹیروں سے محفوظ رکھا جائے ۔ جو عشق ومحبت اور خلوص ووفا پر قدغن لگانے کی کوشش میں ہیں اور دولت ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں ان کی شناخت کرائی جائے ۔ان کے خیالات اور نظریات سے عوام اہل سنت کو آگاہ کر دیا جائے تا کہ افراد قوم وملت ایسے رہزنوں سے ہوشیار رہیں ۔کیا اس ضرورت کا احساس دعوت اسلامی کے نصب العین میں پایا جاتا ہے؟ اگر یہ کہا جائے تو کوئی بیجا نہ ہوگا کہ دیدہ دانستہ اس احساس ضرورت سے بے اعتنائی برتی گئی ہے اور نماز وروزہ ،احیائے سنت کی بات کر کے خاموشی کے انداز میں تبلیغیوں کی تائید کی جارہی ہے ۔یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی پارٹی ایوان قانون ساز سے واک آؤٹ کر جائے ۔ظاہر ہے یہ واک آؤٹ حزب موافق کی تائید ہے نہ کہ حزب اختلاف کے سروں سے سر ملانا ۔ہاں اس کا احساس ہمارے علماء کو تھا جو عوام اہل سنت کو وعظ ونصیحت کے ذریعہ بیدار کر رہے تھے اور یہ انتباہ بھی دیا کرتے تھے کہ ؂

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

دعوتِ اسلامی......تبلیغی اصول کے تناظر میں

تبلیغ کے لفظی معنیٰ پیغام پہونچانے کے ہیں اور اصطلاح میں اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ جس چیز کو ہم اچھا سمجھتے ہیں ۔اس کی اچھائی اور خوبی کو دوسرے لوگوں ،دوسری قوموں یا دوسرے ملکوں تکپہونچائیں اور ان کو اس کے قبول کرنے کی دعوت دیں ۔تمام مذاہب

میں صرف اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے تبلیغ کی اہمیت کو سمجھا اور اس کے متعلق اپنے صحیفے میں کھلے احکام دیئے۔قرآن پاک میں تبلیغ کے اصول بتائے گئے ہیں۔اس کی تشریح بھی کی گئی ہے۔

اُدْعُ اِلیٰ سَبِیْلِ رَبِکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادَلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَن.

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ۔ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ سے بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔(سورہ نحل)

اس آیت میں دعوت اسلامی کے تین اصول بتائے گئے ہیں:۔

١۔ عقل وحکمت ٢۔مواعظ حسنہ ٣۔مناظرہ بطریق احسن

جب ہم کسی کے سامنے کوئی نئی بات پیش کر کے اس کو قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں تو عموماً یہی تین طریقے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔یا تو اس بات کے ثبوت وتائید میں کچھ دلنشیں دلیلیں پیش کرتے ہیں یا اس کو مخلصانہ نصیحت کرتے ہیں اور مؤثر انداز سے اس کو نیک و بد اور نشیب وفراز سے آگاہ کرتے ہیں یا یہ کرتے ہیں کہ اس کی دلیلوں کو مناسب طریقوں سے رد کر کے اس کی غلطی اور خطا کو اس پر واضح کرتے ہیں۔ پہلے طریقہ کا نام عقل وحکمت، دوسرے کا نام مواعظ حسنہ اور تیسرے کا نام مناظرہ بطریق احسن ہے۔

دعوت اسلامی کیا طریقۂ تبلیغ کے اصول تبلیغ پر پورا اترتا ہے؟ کیا اسکے مبلغین عقل و حکمتمواعظ حسنہ،مناظرہ بطریق احسن سے کام لیتے ہیں؟ جو لوگ دعوت اسلامی کے طریقہ ٔ تبلیغ سے واقف ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس تنظیم میں اصول تبلیغ کا پاس ولحاظ نہیں سوائے اس کے کہ صرف فیضان سنت پڑھ کر لوگوں کو سنایا جاتا ہے اور کم علمی کے سبب ناقص تقریریں کی جاتی ہیں اگر تعمق کی نظر سے دیکھا جائے تو اس جماعت کے لوگوں نے دعوت وارشاد کیلئے جو طریقے اپنائے ہیں۔وہ تبلیغی اصول نہیں بلکہ تبلیغی جماعت کے اصول ہیں یا پھر اس کا چربہ۔اس تبلیغ سے لوگ ظاہری طور پر لباس وڈریس اور پگڑی میں تو ہم آہنگ ہو سکتے ہیں مگر ان کے ذہن ودماغ میں مسلک حق اور مذہب اسلام کا عکس نہیں اتر سکتا ہے۔اس لئے دعوت

اسلامی کے بارے میں میرا یہ موقف ہے کہ دعوت اسلامی تبلیغی جماعت کا ردعمل ہے۔ مگر اس سے خاطر خواہ مذہب حق اور مسلک اہل سنت کی تبلیغ نہیں ہو رہی ہے۔ اس کے برعکس ہمارے علمائے اہلسنت نے تبلیغ و دعوت کیلئے جو اقدامات کئے ہیں مثلاً کہیں مدرسوں کا قیام کیا ملت کے نوخیز بچوں کیلئے تعلیم وتربیت کا انتظام فرمایا ان کی شخصیت کی تعمیر کیلئے پوری جدو جہد کی اور کہیں ضرورت محسوس ہوئی تو وعظ ونصیحت سے کام لیا مسائل حقہ کی توضیح وتشریح کیلئے قرآن وحدیث سے دلیلیں پیش کیں۔ مناظرے بھی کئے۔ یہ سب کے سب اصول تبلیغ کے عین مطابق ہیں۔ جماعت رضائے مصطفیٰ کا منشور اس کا شاہد ہے۔ ہمارے علمائے کرام کے اس تبلیغ ودعوت اور اصول تبلیغ کا نتیجہ ہے کہ آج ہندوستان میں عشق ومحبت اور خلوص و پیار کے جزبوں کی دھوم ہے اور ہر چہار سو سنیت کا بول بالا ہے۔ تبلیغ کے سارے اصول وقواعد کو بالائے طاق رکھ کر ایک جدید طریقہ ایجاد کرنا اور وہ بھی تبلیغی جماعت کے طرز پر کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ ہمارے علمائے کرام کیلئے کوئی بہت بڑا چیلنج ہو۔ یہ پہلو بھی غور طلب ہے اس کو کسی بھی صورت میں نظر انداز نہ کیا جائے۔

دعوتِ اسلامی اور طریقۂ کار کا خلاصہ

یہ طریقہ کار دعوت اسلامی کی طرف سے جاری کیا گیا جس میں یہ تحریر بھی نوٹ ہے کہ......

یہ طریقہ کار صرف خواص کے لئے ہے اسے شائع کرنے کی اجازت نہیں۔

(فوٹو اسٹیٹ ص:۲۳)

آخر اس طریقۂ کار میں کیا سربستہ راز ہے جس کی اشاعت سے دعوت اسلامی کے کاز کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ یہ اہل دانش وبینش کی سوچ سے بالاتر ہے ۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

طریقۂ کار کا تنقید و تجزیہ

اس طریقۂ کار کو پڑھئے جو قلمی ہے اور اپنے سروں کو دھنئے کہ اس میں مولوی الیاس نے

کیا کیا گل کھلائے ہیں.....اس طریقۂ کار کے پہلے نمبر پر یہ تحریر ہے جو لائق مطالعہ ہے اور یہاں پیش کی جارہی ہے:۔

دعوت اسلامی کے اجتماعات صرف تبلیغی نوعیت کے ہونگے معراج ومیلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعراس بزرگان دین جلسہ وجلوس کا انعقاد دعوتِ اسلامی کے نام سے نہ کیا جائے۔(فوٹو اسٹیٹ ص:۲۳)

طریقۂ کار میں اس تحریر کو اولیت حاصل ہے جس میں دعوت اسلامی کے نام سے معراج اور میلا دالنبی ﷺ واعراس بزرگان دین اور جلسہ وجلوس کو صاف طور پر منع کیا ہے۔آخر اس منع کی وجہ کیا ہے؟اس کا پس منظر کیا ہوسکتا ہے؟ پھر یہ کہ اس کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔یہ غیر شعوری اقدام نہیں ہوسکتا بلکہ یہ شعوری ہے یا کسی انجانے خوف یا غیر اہم مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے؟

ہوسکتا ہے یہ تأثر دینا ہو کہ جلسہ وجلوس اور اعراس وغیرہ سب بے معنیٰ ہیں جلسہ وجلوس سے کچھ حاصل نہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں خواہ اس کا تعلق کسی تنظیم سے ہو یا علماء سے ہو یا مشائخ سے۔ان کے تئیں عام مسلمانوں میں منفی رجحانات پیدا کرنا ہے اور ان کی قابل قدر شخصیتوں اور خدمات دینی وملی پر انگشت نمائی ہے۔میں صاف طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ جلسہ وجلوس واعراس بزرگان دین اشاعت وتبلیغ کے مؤثر ذرائع ہیں۔ جہاں سے ہمارے علمائے کرام اسلام وسنیت حق وصداقت،عشق ومحبت اور خلوص ووفا کا پیغام دیتے آئے ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔اس کو منع کرنا علمائے کرام ومشائخ عظام کی کارکردگی کو غیر مؤثر کرنے کے مترادف ہوگا۔

دعوت اسلامی اور تردید سے چشم پوشی

مضامین تردید سے چشم پوشی کسی بھی حال میں دانشمندی نہیں۔تردید بھی اصول تبلیغ کا ایک اہم جز ہے اس سے چشم پوشی گویا اصول تبلیغ سے چشم پوشی ہوگی۔مناظرہ بطریق احسن تردید ہی کو کہتے ہیں۔قرآن وحدیث میں جابجا تردید کے مضامین موجود ہیں۔خود کلمہ طیبہ بھی تردید کا آئینہ دار ہے۔ذرا سوچئے لا الٰہ تردید نہیں تو پھر کیا ہے۔اور یہی تو اثبات مدعیٰ کا ایک

خوبصورت اظہار ہے کیونکہ دانشوروں ،مفکروں اور اہل علم و ادب کا یہ مقولہ ہے کہ تعرف الاشیاء باضدادھا کہ اشیاء اپنے ضد سے جانی اور پہچانی جاتی ہیں۔ یہ ایک سائنٹیفک انداز فکر ہے۔اس کے باوجود دعوت اسلامی کے طریقۂ کار میں اس پہلو کو اختیار نہ کیا جانا نہ صرف تعجب خیز ہے بلکہ غیر دانشمندانہ اقدام ہے۔جس سے عوام اہل سنت میں انتشار پھیل رہا ہے۔ اس غلط روش کے تعلق سے ہمارے علماء ومشائخ کو کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا ہوگا تاکہ ہمارے عوام اہل سنت شکوک وشبہات کے دلدل سے نکل سکیں اور انتشار سے بچ سکیں۔طریقۂ کار کی یہ عبارت پڑھیے اور چشم حیرت سے دیکھئے کہ یہ دل کی آواز ہے یا کسی سازش کا پیش خیمہ:

بیان میں باطل فرقوں کا رد ہو نہ تذکرہ،صرف ضرورتاً مثبت انداز میں اپنے مسلک حقہ کا اظہار ہو۔طریقہ کار ۱۲ (فوٹو اسٹیٹ ص:۲۳)

باطل فرقوں کا رد یا تذکرہ بہرحال ضروری ہے ورنہ مسلک حق کے اظہار میں نہ کشش رہے گی اور نہ ہی مکمل طور پر اس کا اظہار ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ تردید کا انداز جداگانہ اہمیت کا حامل ہو۔اسلوب بیان دلکش اور نادرو نایاب ہو۔گفتگو میں نرمی اور ملائمت ہو،لب ولہجہ شگفتہ اور کھلتا ہوا گلاب ہو تاکہ افراد قوم وملت اس میں دلچسپی لیں۔تردید سے مطلقاً انکار بہت سے شکوک وشبہات کو جنم دیتا ہے مثلاً:

۱۔اس سے یہ بھی اشارہ ہے کہ دعوت اسلامی والے فرق باطلہ کے تئیں اپنے دلوں میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔

۲۔اس سے التزاماً یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ اب تک جس قدر تردیدی مضامین شائع ہوئے ہیں ان کی کوئی اہمیت اور افادیت نہیں۔ میں دعوت اسلامی کے مبلغین سے پوچھنا چاہتا ہوں حضرت علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا عبد السمیع صاحب رامپوری حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی کے تئیں آپ کا کیا خیال ہے جنہوں نے فرق باطلہ کیلئے تردیدی مضامین لکھے اور کتابیں بھی تصنیف کیں۔علامہ شامی کے بارے میں آنجناب کیا نظریہ رکھتے ہیں جنہوں نے ابن عبد الوہاب نجدی اور اس کے متبعین کے بارے میں تفصیل سے لکھا۔

۳۔سیف الجبار، حسام الحرمین، الدولۃ المکیہ ،الکوکبۃ الشہابیہ جیسی اہم کتابوں کو آپ کس خانہ میں رکھیں گے جس میں تردیدی مضامین کی کثرت ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اس نظریہ کی ہمارے علماء نے زبردست مخالفت کی اور اس کی شرعی حیثیت کو بھی اجاگر کیا (فوٹو اسٹیٹ ص:۲۴۔۲۵)

حضور تاج الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا خانصاحب ازہری ارشاد فرماتے ہیں۔

خود میرے پاس شہادت شرعیہ گزری کہ ایک شخص نے سیلانی (بریلی) کی مسجد میں خلاف مذہب اہل سنت تقریر کی یہ شخص دعوت اسلامی کا مبلغ تھا۔اور اس نے یہ تقریر دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں کی مجھے یہ بھی اطلاع باوثوق ذرائع سے ملی کہ ایک شخص جو تبلیغی جماعت میں گھومتا پھرتا ہے وہی شخص دعوتِ اسلامی کا مبلغ بن گیا۔(فوٹو اسٹیٹ ص:۲۶)

نوٹ: وجوہ مذکورہ بالا سے مراد وہ سترہ سوالات ہیں جو الیاس قادری کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھیجے گئے تھے۔ (فوٹو اسٹیٹ ص:۲۴۔۲۵)

فی الواقع ایسا ہوا ہوگا کیونکہ دعوت اسلامی میں کافی حد تک اس کی گنجائش ہے جب دعوت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے مابین کوئی خط امتیاز نہیں تو پھر کیا بعید؟ تبلیغی جماعت والے دعوت اسلامی میں گھس آئیں اور دعوت اسلامی والے تبلیغی جماعت میں چلے جائیں لیکن غور طلب یہ ہے کہ اس دراندازی کا سنہرا موقع کس نے دیا؟ اس کے پس پردہ کیا راز ہے؟ یہ عوام اہل سنت کی پشت میں زہر آلود خنجر پیوست کرنا نہیں تو پھر کیا ہے؟ کیا خوب ہوتا کہ دعوت اسلامی والے امام احمد رضا فاضل بریلوی کے اس نظریہ پر قائم رہتے کہ:۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

مقام افسوس ہے کہ اس نظریہ کو دعوت اسلامی کے مبلغین نے یک لخت نظر انداز کر دیا اور دشمنان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ موقع فراہم کر دیا۔نہیں بلکہ ان کے لئے اپنے دلوں کے دروازے کھول دیئے۔

دعوت اسلامی اور مخالف اہلسنّت رویہ

مذہب اہلسنت میں توہین کرنے والوں، منکرین علم غیب کیلئے کوئی گنجائش نہیں۔ایسوں کے کفر و بطلان اور گمراہیت پر اہلسنت کا اجماع ہے۔فرق باطلہ کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ رکھنا روا نہیں جیسا کہ حسام الحرمین اور سبع سنابل شریف سے واضح ہے۔مگر دعوت اسلامی میں اس کی گنجائش ہے؟ کیا یہ رویہ درست ہے؟ مسلک اہلسنت کا پابند رہنا بہر حال ضروری ہے جو اس وصف کا حامل نہیں وہ ہمارا کبھی نہیں ہوسکتا خواہ وہ اپنے وقت کا عالم، فاضل، مفتی، مفکر، مرشد ہی کیوں نہ ہو دعوت اسلامی کا مبلغ بنانے سے قبل یہ دیکھنا چاہیئے تھا کہ ہم جسے اپنا مبلغ بنا رہے ہیں کیا وہ سنّی صحیح العقیدہ اور مسلک اہل سنت کا پیرو ہے یا نہیں۔

اگر ہے تو شوق سے اسے مبلغ بنائیے اگر نہیں تو مبلغ بننے کے لائق ہی نہیں۔کسی بھی صورت میں اسے مبلغ نہ بنانا چاہیئے۔ایسوں کے بارے میں یہ سخت انتباہ ہے کہ ان سے دور رہو۔انھیں قریب نہ آنے دو چہ جائیکہ اسے مبلغ بنایا جائے۔ ہمارے اہلسنت کا یہ مزاج رہا ہے کہ ہر دور میں ہم نے اسے نظر انداز کر دیا ہے جو مسلک اہلسنت کے رویہ سے منحرف ہوا ہے۔ظفر ادیبی، خلیل احمد بجنوری اور انتخاب قدیری وغیرہ کا واقعہ اب بھی تازہ ہے اور ہمارے ذہن و دماغ میں محفوظ ہے۔حالانکہ وہ عالم بھی تھے اور فاضل بھی، مفکر بھی تھے اور مدرس بھی، مفتی بھی تھے اور فقیہ بھی یہ سبق ہمیں امام احمد رضا کی تعلیمات سے ملا ہے کہ ؀

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

انصاف کا تقاضہ یہ تھا کہ مبلغ بننے کے لئے شرائط کا تعین کرتے۔ان میں سب سے زیادہ اور اہم شرط یہ ہوتی کہ مبلغ بننے کے لئے مسلک اہلسنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کا پابند ہونا اور اس کی تائید کرنا ضروری قرار دیا جاتا۔ورنہ وہ اس منصب کے لائق نہیں۔آخر اس شرط کو کیوں نظر انداز کیا گیا؟ اسے نظر انداز کئے جانے کی کیا وجہ ہے؟ پابندی اہلسنت کا التزام نہ رکھ کر دعوت اسلامی والوں نے زبردست بھول کی۔یہ دعوت وارشاد نہیں بلکہ مذہب اہلسنت کے خوبصورت پہلوؤں کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔سراسر یہ مسلک اہل سنت

کے خلاف روش ہے۔

دعوتِ اسلامی اور مسلک اہلسنّت

ہندوستان میں بہت سے مکتبہ ہائے فکر ہیں۔ان میں سب سے زیادہ مشہور دو مکتبۂ فکر ہیں۔ پہلا دیوبندی مکتبۂ فکر ہے اور دوسرا بریلوی مکتبۂ فکر ہے۔بہت سی چیزوں میں دونوں مکتبے مشترک ہیں مثلاً نماز وروزہ کی تبلیغ، حج وزکوٰۃ کی ترغیب، ایثار ووفا کی اشاعت، فضائل اعمال، ارکان اسلام وغیرہ۔تبلیغی جماعت والے انھیں چیزوں کی تبلیغ کے لئے دیوبندی مکتبۂ فکر سے نکلتے ہیں اور دعوت اسلامی والے بریلوی مکتبۂ فکر کا لبادہ اوڑھ کر نکلتے ہیں دونوں کی تبلیغ مذکورہ چیزوں تک ہی محدود رہتی ہے۔نماز کی ترغیب یہ بھی دیتے ہیں اور وہ بھی۔سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنائے جانے کی بات یہ بھی کرتے ہیں اور وہ بھی۔عوام الناس جو سیدھے سادے مسلمان ہیں دونوں کی حقیقت حال سے ناواقف انھیں لازمی طور پر یہ اشتباہ ہوگا کہ کون کس جماعت سے تعلق رکھتا ہے؟تبلیغی کون ہے اور دعوتی کون ہے؟اس لئے ضروری ہے کہ دعوت اسلامی والے پہلے اپنا تشخص بیان کریں کہ ہم بریلوی مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتے ہیں جن کا مسلک یہ ہے خیال رہے کہ بریلوی مکتبۂ فکر کوئی نیا مسلک نہیں ہے بلکہ مسلک اہلسنت کا آئینہ دار ہے۔صحابہ کرام، تابعین عظام اور اسلاف کرام کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔امام اہلسنت حضرت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے زبان وقلم سے مسلک اہلسنت کی جو تعلیمات وخدمات انجام دی ہیں۔اسی بنیاد پر ان کی تعلیمی، دینی اور تہذیبی خدمات کو بریلوی مکتبۂ فکر سے تعبیر کیا گیا ہے۔اگر دعوت اسلامی والے دونوں مکتبوں سے غیر جانب دار ہیں۔تو پھر اس دعوتی مشن کی ضرورت ہی کیا تھی۔ یہ کام تو تبلیغی جمارت والے کر ہی رہے تھے۔احیائے سنت، ارکان اسلام اور کسب حلال کی بات کرتے ہی ہیں۔نماز وروزہ اور حج وزکوٰۃ کی تبلیغ کرتے ہی ہیں۔عمل وکردار کی اصلاح اور سیرت خیر انام کے اپنانے کی دعوت دیتے ہی ہیں۔ یہ حضرات بھی خلوص وایثار، ذکر وفکر اور معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کی بات کرتے ہیں۔اب دعوت اسلامی والوں کے لئے کیا بچا؟

جس کی تبلیغ کے لئے یہ نکل رہے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ دونوں نے آپس میں گٹھ جوڑ کرلیا ہو۔ کوئی سمجھوتہ کرلیا ہو؟ اس کا امکان ہے اور بہت زیادہ ہے۔ کیوں کہ تبلیغی جماعت والے سنیوں کے محلوں میں جاتے نہیں۔ خانقاہوں سے متاثر افراد کو منھ لگاتے نہیں اور اگر کبھی غیر شعوری طور پر چلے بھی جاتے ہیں تو انھیں بہت زیادہ دقتوں، مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مساجد سے نکالے جاتے ہیں، محلوں سے دھتکارے جاتے۔ ہوسکتا ہے سنیوں کے محلے میں جانے کے لئے تبلیغی جماعت کے اشاروں پر دعوت اسلامی کا قیام عمل میں لایا گیا ہو۔ اسی لئے دعوت اسلامی والے سنیوں کے محلوں تک محدود رہتے ہیں اور دیوبندی کے گاؤں اور محلوں میں نہیں جاتے ہیں، اگر ایسا ہے تو نہایت ہی افسوس کی بات ہے ....اور اگر دعوت اسلامی والے جانب دار ہیں، بریلوی متکبۂ فکر کی نمائندگی کرتے ہیں تو انھیں اعلان کرنا چاہئے۔ اپنی پالیسی کی وضاحت کرنی چاہئے تھی اور عملی دنیا میں یہ ثابت کر دیتے کہ ہم گستاخان بارگاہ نازﷺ کو بخشنے والے نہیں۔ ہمارا فرق باطلہ سے کوئی تعلق نہیں۔ مسائل مختلف فیہ کا تذکرہ کرتے اور اس کی تردید بھی۔ دعوت اسلامی کے افراد کو یہ نظریہ لے کر چلنا چاہیے کہ

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکر آیات ولادت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

اے دعوت اسلامی کے لوگو! ذرا سوچو اور ٹھنڈے دماغ سے جواب دو۔ اگر آپ بریلوی مسلک کی نمائندگی کرتے ہیں اگر تعلیمات امام احمد رضا کی اشاعت کو نکلے ہیں تو فرق باطلہ کے سامنے نرم رویہ کیوں؟ ان سے تال میل کی صورت کیوں اپنائی جارہی ہے۔ جیسا کہ یہ فرق باطلہ خدا و رسول کے نہ ہوئے تو پھر ہمارے کس طرح ہوسکتے ہیں دعوت اسلامی کے بانی و مبلغین نے اپنی پالیسی واضح نہ کرکے خود کو بھی اشتباہ میں ڈال دیا ہے۔ اور عوام اہلِ سنت کو بھی عجیب کشمکش سے دوچار کر دیا ہے۔ عوام تو عوام رہے ہمارے علمائے کرام بھی مخمصہ میں پڑ گئے اور خود اختلاف کے شکار ہو گئے۔ بعض اس میں شامل ہونے کو جائز کہتے ہیں اور بعض علماء شدت سے اس کی مخالفت کرتے ہیں جس سے عوام میں سخت کرب و اضطراب پیدا

ہو گیا ہے۔ ایک عجیب قسم کا بحران ہے جس سے عوام دو چار ہیں۔ اب ہمارے علماء کی ذمہ داری ہے کہ اس بارے میں وہ اپنے نظریہ کو واضح کریں اور حتمی رائے قائم کریں کہ دعوت اسلامی میں شرکت کی جائے یا نہیں؟ ایسے نازک موڑ پر خاموشی بہتر نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری خاموشی اہلسنت کو دو خانوں میں بانٹ دے اور پھر ہم کمزور و ناتواں ہو کر رہ جائیں۔

دعوتِ اسلامی اور علماء مخالف رویہ

علماء وارث انبیاء ہیں۔ نبوت کے بعد اس کے فرائض کو انجام دے رہے ہیں۔ دعوت و تبلیغ اشاعت دین اور تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ قوم وملت کے فروغ کیلئے کوشاں ہیں۔ افراد قوم کی مشاطی کر رہے ہیں۔ دور حاضر میں علماء، فضلاء اور ماہر علم وفن کی جو قدر و قیمت ہے اس سے انکار غیر دانشمندانہ اقدام ہوگا۔ ہمارے علماء اس لائق ہیں کہ ان کی اطاعت قبول کی جائے، ہر قول و عمل میں ان کی پیروی کی جائے، ہر نزاع میں ان کی طرف رجوع کیا جائے۔ کیونکہ یہ اسرار شریعت اور رموز طریقت سے واقف ہیں۔ راستہ کے نشیب و فراز کو جانتے ہیں۔ جہاں زندگی کے مسائل اور حیات کی برہم زلفوں میں مشاطی کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہیں طریقت وسلوک کے نشیب و فراز سے بھی واقف ہیں۔ یہ ہمارے دینی پیشوا ہیں جو ہر مصیبت کی گھڑی اور مشکل وقت میں قوم وملت کا ساتھ دیتے ہیں۔ علمائے حق نے کبھی بھی قوم وملت کا سودا نہیں کیا۔ بلکہ اس کے بکھرے شیرازے کو اپنے ناخن تدبیر سے چن چن کر اکٹھا کیا کیونکہ وہ اپنے دلوں میں ایمانی جذبہ اور خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ ان کے سروں پر جو سنہرا تاج ہے اس کا پاس و لحاظ رکھتے ہیں۔ مگر افسوس ہے دعوتِ اسلامی پر کہ انھوں نے نہ تو علماء کی قدر و قیمت کا خیال رکھا اور نہ ہی ان کے علم وفن کے تعلق سے کوئی بات کی۔ ذرا سوچئے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ نے جس علم و حکمت کی تعریف و توصیف کی اور جس کو فلاح دارین کا موقوف علیہ قرار دیا اس سے بے اعتنائی کیوں؟ کیا یہ علماء انبیائے کرام کے وارث نہیں؟ کیا یہ انبیائے بنی اسرائیل کے مانند نہیں؟ کیا انھیں وہ فضیلت و عظمت حاصل نہیں جو چاند کو ستاروں پر ہوتی ہے۔ ہاں انھیں فضیلت ہے۔ عظمت و بزرگی حاصل ہے۔ یہ تسلیم کریں یا نہ کریں؟ یہ ان کی شومئی قسمت ہے اس بے اعتنائی کی پیچھے

کیا جزبۂ رنگیں ہے؟ دوررس نگاہیں تاڑسکتی ہیں۔اگر صرف بے اعتنائی کے حدتک بات ہوتی تو صبر کرلیا جاتا مگر افسوس اس بات پر ہے کہ مولوی الیاس قادری نے علمائے کرام کی توہین کی ۔انھیں برا بھلا کہا۔ پڑھئے یہ تحریر اور اندازہ لگایئے کہ پانی کہاں کہاں مر رہا ہے:۔

علماء مقدس پتھر ہیں ان کے ہاتھ چومو اور آگے بڑھ جاؤ علماء نے نہ دین کا کام کیا ہے اور نہ کرنے دیں گے۔ (فوٹو اسٹیٹ ص:۲۶)

ذرا غور کیجئے کہ علماء مقدس پتھر ہیں یہ علم والوں کا ادب و احترام اور قدر و قیمت ہے جبکہ اسلامی نقطۂ نظر سے یہ علماء نائب رسول ہیں۔سر چشمۂ رشد و ہدایت ہیں۔علم و فن کے بحر بیکراں ہیں۔جرأت و بیباکی،شجاعت و بہادری اور حق گوئی میں بطل جلیل ہیں۔قوم کے سچے ہمدرد ہیں مگر الیاس کی نگاہ میں مقدس پتھر ہیں۔یہ علماء مخالف رویہ و روش نہیں تو پھر اور کیا ہے؟ پھر یہ کہنا کہ علماء نے نہ دین کا کام کیا ہے اور نہ کرنے دیں گے۔یہ سراسر خلاف حقیقت کا اظہار ہے اور کذب و دروغ پر مبنی ہے۔سر دھنئے اور غور کیجئے کہ دعوت اسلامی آج کی پیداوار ہے اور چند سالوں سے ہندوستان میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ان کے وجود سے قبل جس قدر بھی دینی خدمات انجام دیئے گئے۔دین و اسلام کی جو تبلیغ کی گئی،رشد و ہدایت کا جو جام پلایا گیا اس میں صرف علماء ہی سر فہرست ہیں۔جنھوں نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر اور چند روپیوں پر اکتفا کر کے دین کا کام کیا ہے اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔اس محضرنامہ سے علماء کی فہرست کو غائب کرنا۔تبلیغی امور کا سرے سے انکار کرنا ہوگا جو نہ صرف نقصان دہ ہے بلکہ قومی ترقی میں کانٹے بونا ہے۔اسلام کے روزِ اوّل سے اب تک جنھوں نے دین کا کام کیا ہے،کیا وہ علماء نہ تھے،کیا وہ فضلاء نہ تھے،تھے اور یقیناً تھے،کیا یہ بے اعتنائی درست ہے۔بتایئے اور انصاف سے کام لیجئے۔ورنہ کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔حیرت میں اس وقت مزید اضافہ ہوگیا جب دعوت اسلامی کے ایک کارکن نے حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کی شان میں اور ان کی ذات و شخصیت کے خلاف تنقید کی اور بڑے ہی سخت الفاظ میں ان کا تذکرہ کیا۔کیا یہ علماء اب بھی خاموشی اختیار کیئے رہیں گے؟ ضرورت ہے کہ دعوت اسلامی کا مطالعہ کیا جائے اور اس کے تئیں کوئی نہ کوئی فیصلہ لیا جائے۔ورنہ ان کے ہاتھوں علماء کی عزت اور آبرو نیلام ہوجائیگی۔

دعوت اسلامی اور مرکز مخالف رویہ

اہلسنت کا مرکز و مرجع امام اہلسنت حضرت سیدنا اعلیٰ حضرت کی ذات و شخصیت ہے۔ان کی تعلیمی نظریات نے ہمارے دلوں میں عشق و محبت، الفت و عقیدت اور خلوص و وفا کے سوتے بیدار کیئے۔تاریخ کے تناظر میں اگر دیکھئے تو ۱۸۵۷ء سے ۱۹۰۴ء تک اور پھر ۱۹۰۴ء سے اب تک عشق مخالف جو ہوائیں چلیں، دین اسلام کے خلاف جو رجحانات بیدار ہوئے۔ضلالت و گمراہی کا جو طوفان ہوشربا اٹھا، انگریز دوستی اور مغربیت پرستی کا جو شوروغوغا ہوا، جدیدیت اور نئی تہذیب کی ایسی تیز و تند مسموم ہوا چلی کہ حق و صداقت اور عشق و وفا اور انسانیت جھلس کر رہ گئی۔ مسلمانوں کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ بیچارے ہندوستانی مسلمان حسرت و یاس اور ناامیدی کے دلدل میں پھنس کر رہ گئے۔سرسید نے مسلمانوں کو انگریزوں سے قریب کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کئے۔دیوبندی مکتبۂ فکر اور دیگر فرق باطلہ نے مسلمانوں کے دلوں سے عشق و محبت کی توانائی چرائی۔ ایسے پر آشوب ماحول میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور دیگر علمائے اہلسنت نے مسلمانوں کی زبوں حالی کو محسوس کرتے ہوئے ان کے دلوں میں عشق و محبت اور الفت و عقیدت کی شگفتگی بیدار کی اور مایوسی کے دلدل سے انھیں نکالنے کی پوری جد و جہد کی اور مسلم مخالف قوتوں کے روبرو سینہ سپر ہو گئے۔اسلام و حقانیت کے تحفظ کے لئے تن تنہا میدان میں اتر جانا یہ تبلیغ نہیں تو پھر اور کیا ہے؟ اسی پر بس نہیں امام اہلسنت نے مسلمانوں کو انحطاط و زوال سے نکالنے کے لئے خوبصورت باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے دارالعلوم منظر اسلام کی داغ بیل ڈالی اور اس میں جو نصاب تعلیم رائج کیا اس سے نہ صرف علمی و فنی نظریات حاصل کئے جا سکتے ہیں بلکہ شخصیت کی تعمیر، ذہن کی تربیت اور کردار سازی بھی کی جا سکتی ہے اس نصاب تعلیم کے زیر سایہ کوئی بھی طالب علم سماجی کارکن اور بہترین شہری بن سکتا ہے۔کیا یہ تبلیغ کے دائرہ سے باہر ہے۔اس کی حیثیت جداگانہ ہے؟ اس وقت دعوتِ اسلامی والے کہاں تھے جب زمانہ کو اس کی ضرورت تھی۔ جب وقت کا اہم تقاضہ تھا کہ ایک ایسی تحریک وجود میں آئے جو عمومی طور پر انسانوں اور خصوصی طور پر مسلمانوں کو روبزوال ہونے اور

خطرناک وادیوں میں گرنے سے بچالے جائے۔اب جب کہ مسلمانوں کو پستی سے نکال کر بلندی کے مقام تک پہونچا دیا گیا۔ان کے عشق و وفا کی صیانت کر لی گئی۔ایمان ومحبت میں چار چاند لگا دئے گئے۔صرف یہی نہیں بلکہ ہمارے سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے مسلمانوں کو یہ احساس دے دیا ان کے دلوں میں یہ یقین بیدار کر دیا اور یہ عزم وحوصلہ عطا کر دیا کہ باطل قوتوں سے دبنے یا ہراساں ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

سن لیں اعداء میں بگڑنے کا نہیں وہ سلامت ہیں بنانے والے

جس قوم کے ذہن و دماغ میں یہ جزبہ، یہ حوصلہ ہوگا وہ کبھی نہیں بگڑ سکتی۔ہاں جنھوں نے اپنے دلوں میں یہ جزبہ بیدار نہیں کیا وہ بگڑ گئے ان کا زاویۂ فکر بہت تنگ ہو گیا۔ان کا ایمان، عشق و وفا اور خلوص ووفا رخصت ہوا۔اس کی واضح مثال فرق باطلہ کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔فرض کیجئے اگر امام احمد رضا سینا سپر نہ ہوتے یا دارالعلوم منظر اسلام کی خدمات نہ ہوتیں تو مذہب اہلسنت کے سارے تار و پود بکھر گئے ہوتے۔عقائد حقہ اور افکار صادقہ کی ضوفشانی بھی سحاب ظلمت کی نذر ہو گئی ہوتی۔یہ احسان ہے اما احمد رضا کا اوران کے محبوب ادارہ منظر اسلام کا کہ آج ہم سلامت ہیں۔ہماری روحانیت زندہ ہے اور زندہ دلی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ذرا دیکھئے تو سہی یہ منظر اسلام نہیں بلکہ رشد و ہدایت اور حق وصداقت کا ایک روشن مینارہ ہے جو اندھری رات میں بھی چودھویں کا چاند دکھائی دے رہا ہے۔علوم وفنون کا ایک چشمۂ سیال ہے جو جاری ہے اور بہتا ہی رہے گا۔مگر افسوس ہے کہ دعوت اسلامی کے بانی و مبلغین نے اسے بھی اپنی بے جا تنقید کا نشانہ بنایا۔زبان وقلم کے ذریعہ اس پر بھی حملہ شروع کر دیا۔

اب ذرا ان خانقاہوں کو بھی دیکھئے، جہاں ہر وقت نیا طور، نیا جلوہ اور نئی برق نظر آتی ہے۔انھیں خانقاہوں کا فیضان نظر ہے جہاں سے انسانیت، شرافت، امانت، دیانت اور شجاعت کا درس دیا جاتا ہے نفس کا تزکیہ اور قلب کی تطہیر کی جاتی ہے پراگندہ ذہنوں کو صیقل کیا جاتا ہے۔اخلاق و کردار میں شگفتی لائی جاتی ہے۔مقام افسوس ہے کہ ان خانقاہوں کو بھی نہ بخشا گیا۔ذرا مولوی الیاس کا تیور تو دیکھئے آنجناب لکھتے ہیں:۔

اپنے مرکز اور خانقاہوں سے دوری بناؤ ورنہ خانقاہوں سے لوگ بیعت ہوتے رہیں گے خانقاہوں سے بیعت ہونے والے لوگ دین کے کاموں میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔

(فوٹو اسٹیٹ ص:۲۶)

ذرا سوچئے! مرکز اور خانقاہوں سے دوری بنائے رکھنے کا مشورہ درست ہے، کیا اس سے ایمان تازہ ہوسکتا ہے؟ کردار وعمل میں درستگی آسکتی ہے؟ خانقاہوں سے دوری بنائے رکھنے میں ہی فائدہ ہے اور خانقاہ والے دین کے کاموں میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔ یہ الزام درست ہے تو مرکز اور خانقاہ کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ اپنی بھی اصلاح کریں اور مریدین اور متوسلین سے بھی تجدید بیعت کریں اور نئے سرے سے عہد و میثاق لیں کہ وہ دین کا کام کریں اور اس میں دلچسپی لیں ورنہ روایتی انداز میں مرید کرنے سے کیا فائدہ اگر یہ الزام غلط ہے کذب پر مبنی ہے تو اہل مرکز اور خانقاہ والوں کو چاہئے کہ وہ مولوی الیاس کی اس تحریر کا رد کریں۔ اور دعوت اسلامی کے متعلق اپنی واضح پالیسی کا اعلان کریں۔ خانقاہوں پر حملہ، دیوبندیوں، وہابیوں اور تبلیغوں نے بھی کیا تھا اور اب دعوت اسلامی والے بھی کررہے ہیں۔ پھر ان میں اور ان میں کیا فرق رہا کیا امتیاز رہا؟ بتایئے اور زبان کھولئے انصاف سے کام لیجئے تاکہ حق و باطل اور صدق و کذب کا فیصلہ ہو جائے۔ خاموشی کے تسلسل اور جمود کو توڑنا ہوگا اور قوم وملت کے روبرو آکر یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ دعوت اسلامی مرکز اور خانقاہ مخالف ہے یا نہیں؟

دعوتِ اسلامی اور قول وعمل کا تضاد

یہ سب کو معلوم ہے کہ مومن جو کہتا ہے وہی کرتا ہے اور جو کرتا ہے وہی کہتا ہے یہی مومن کی شان ہے۔ قول کچھ اور عمل میں کچھ اور ہی ہو یہ تقاضائے ایمان کے سراسر خلاف ہے مگر افسوس ہے مولوی الیاس کی اس تحریر پر کہ:۔

ہندوستان کے دورہ کے دوران میں نے کچھ تحریریں دی ہیں وہ حالات کی مجبوری تھی۔ وہ تحریریں ضرورت پڑنے پر دکھائیں مگر ان پر عمل نہ کیا جائے۔ عمل اپنے تحریکی انداز میں کیا جائے۔ (فوٹو اسٹیٹ ص:۲۶)

اس عبارت کو پڑھئے اور بار بار پڑھئے اس سے قول وعمل کے مابین تضاد کا انعکاس ہوتا

ہے یا نہیں؟ اگر وہ تحریر عمل کے لائق نہیں تو پھر اسے ضبط تحریر میں لانے کی کیا ضرورت تھی یا پھر وہ کیا حالات تھے جس کے سبب اسے تحریر کیا گیا؟

دعوتِ اسلامی اور شخصیت نمائی

اسلام شخصیت نمائی کا سخت مخالف ہے۔ آپ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کر لیجئے ہمارے جس قدر بھی اسلاف گزرے ہیں انھوں نے کبھی شخصیت نمائی سے کام نہیں لیا۔ اگر ایسی کوئی مثال ہے تو پیش کی جائے مگر دعوت اسلامی سے منسلک تمام افراد مولوی الیاس کی شخصیت کو اجاگر کرنے اور انھیں بڑھا چڑھا کر پیش کرنے سے نہیں چوکتے۔ مثال کے طور پر وہ برملا کہتے ہیں کہ الیاس قادری جیسا مجدد، متقی اس دور میں نہیں ہوا اور یہ حضرات خود کو سگِ عطار کہتے ہیں۔ جبکہ عطار الیاس قادری کا تخلص ہے۔ صرف اسی پر بس نہیں تمام علمائے اہلسنت اور مشائخ عظام پر انھیں فوقیت دیتے ہیں۔ ان کی نگاہ میں حضرت ازہری میاں کی وہ قدر و منزلت نہیں جو الیاس قادری کی ہے۔ ہمارے بدایوں میں ایک صاحب جو دعوت اسلامی کے مبلغ اور متحرک کارکن ہیں انھوں نے حضرت ازہری میاں کے قول کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ یہ فرد واحد کی رائے ہے جبکہ یہ الفاظ الیاس قادری کے بارے میں دہرانے کیلئے کہا گیا تو انھوں نے خاموشی اختیار کر لی۔ اس سے اندازہ ہو گیا کہ ان کے یہاں مولوی الیاس کی کیا اہمیت ہے اور ان کی شخصیت کس قدر عظیم ہے۔

دعوتِ اسلامی اور خوابوں کی بارات

دعوت اسلامی کے مبلغین زیادہ تر خوابوں کو بیان کرتے ہیں۔ اور ایسے خوابوں کو بیان کرتے ہیں جو الیاس قادری کے متعلق ہوتے ہیں۔ فیضان سنت میں بھی چند خوابوں کا تذکرہ ہے۔

(۱) ڈانڈی کے جلسہ کا خواب (ص:۲۷) (۲) اور یہ خواب کہ الیاس قادری کعبہ کے اندر بیٹھے ہیں (ص:۳۱) ایک خواب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ الیاس قادری نے خواب دیکھا... ایک مجلس سجی ہوئی ہے، جس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاضر خدمت ہیں اور آقا

ومولیٰ ﷺ بھی تشریف فرما ہیں۔امام احمد رضا فاضل بریلوی بھی حاضر ہیں۔آپ کے سر پر عمامہ شریف ہے۔حضور اقدس ﷺ نے امام احمد رضا کے سر سے عمامہ اتار کر الیاس قادری کے سر پر رکھ دیا۔ان خوابوں کے تناظر میں دعوت اسلامی کے مبلغین سے چند سوالات ہیں۔

۱۔ کیا یہ خواب سچا ہے۔ان کے سچا ہونے پر کیا دلیل ہے؟

۲۔ اگر یہ خواب سچا ہے تو کیا وہ دلیل شرعی ہوسکتا ہے؟

۳۔ اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ یہ خواب جھوٹا ہے تو اس کے دفاع کے لئے آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟

۴۔ خوابوں کے بیان کرنے سے کیا مقصد ہے؟ اپنی تحریک میں جان ڈالنا یا الیاس قادری کی شخصیت کو عظیم تر بنا کر پیش کرنا؟

۵۔ اگر خوابوں کی دنیا ہی سجانا ہے تو یہ بتایئے کہ سارے خوابوں کا تعلق الیاس قادری سے ہی کیوں؟ کیا اور کوئی مبلغ اس لائق نہیں جو خواب دیکھ سکے۔

ارباب دانش و بنیش سے درخواست ہے غور کریں اور سنجیدگی سے بتائیں،امام احمد رضا کے مبارک سر سے عمامہ کا اتارا جانا اور الیاس کے سر پر رکھا جانا کس بات کا غماز ہے۔یہی نا کہ ان سے منصب تجدید سلب کرلیا گیا اور یہی منصب الیاس قادری کو عطا کر دیا گیا۔کیا یہ شانِ رسالت کے لئے مناسب ہے؟ جب کہ میرے آقا ایسے کریم ہیں،ایسے جود وسخا والے ہیں کہ ان کے دربار سے کوئی مایوس نہیں جاتا اور نہ ہی ان کی زبان ناز سے لفظ ''نہیں'' نکلتا ہے۔چہ جائیکہ عطا کر کے چھین لیا جائے۔اگر عمامہ کی بات تھی اس بارگاہِ عالی وقار میں کس بات کی کمی تھی جسے اعلیٰ حضرت سے لے کر پورا کیا گیا۔اس خواب کو دیکھتے یا سناتے وقت غیرت ایمانی کہاں سوگئی کہ بارگاہ ناز میں بھی زبان کا تیر چلانے سے نہیں چوکے۔کاش امام احمد رضا کے یہ اشعار ان کے ذہن میں ہوتے تو نہ یہ خواب دیکھتے اور نہ سنانے والے سناتے؟

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا ۔۔۔ نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا ۔۔۔ نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

الیاس قادری نے خوابوں کی دنیا سجالی۔جو بہت دلکش اور پرفریب نظر آتی ہے۔اس کی

جاذبیت اور کشش دید کے لائق ہوتی ہے اور خود آنجناب ان خوابوں کے شہزادۂ بے نظیر نظر آ رہے ہیں مگر خواب کی اصل حقیقت کیا ہے۔ اس کے پس منظر کیا کہانی ہے؟ اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ آیئے! دیکھئے! الیاس صاحب کی نفسیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی شخصیت کو عظیم تر اور خوب تر بنا کر پیش کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے لئے جس قدر ممکن ذرائع ہو سکتے ہیں انھیں استعمال کیا۔ شخصیت نمائی کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ مجدد یا ولی کامل اور متقی و مرشد کا اعلان کیا جائے۔ یہ وہ خواہشات واحساسات ہیں جو شعور کی دنیا میں پورے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کوئی تسلیم کرنے کو تیار ہوگا یہی پراگندہ خیالات اور ناآسودہ خواہشات ان کے لاشعور میں جمع ہوتے رہے۔ لاشعور کا ذخیرہ بہت زیادہ وسیع ہوتا ہے جس میں ہر قسم کے ناآسودہ اور ناکام آرزوئیں جمع ہوتی رہتی ہیں اور یہی خواہشات ذہن میں ہلچل مچاتی ہیں اور انسان ذہنی طور پر کرب و اضطراب محسوس کرتا ہے۔ اس اضطراب کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ لاشعور سے پراگندہ خیالات اور ناکام تمناؤں کو نکال کر باہر کیا جائے چونکہ یہ بیداری میں ممکن نہیں اس لئے نظام قدرت کے تحت یہ ناآسودہ خیالات خواب میں پورے ہوتے ہیں اور انسانی کرب و اضطراب دور کرتے ہیں۔ ممکن ہے مجدد بننا یا منصب امام اہلسنت پر براجمان ہونا بھی ناآسودہ خواہش ہو جس کی تکمیل خواب میں کی گئی ہو۔ اس خواب کو خواب ہی رہنے دیا جاتا تو کسی قدر بہتر ہوتا مگر افسوس ہے کہ خواب وخیال کو بھی حقیقت کا روپ دے دیا گیا۔ مجدد بننے کی یہ شعوری کوشش نا معلوم اور کتنے خوابوں کو جنم دے گی؟

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا　　آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

دعوتِ اسلامی اور ناکام تمنا

انسان دنیا میں محدود عمر لے کر آتا ہے۔ مدت معین تک زندگی بسر کرتا ہے اس کے بعد قبر کی تیرہ و تاریک ماحول میں گم ہو جاتا ہے۔ مگر اس کی تمنائیں ان گنت ہوتیں ہیں۔ خواہشات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی ایسی تمنا کر بیٹھتا ہے جو اس کی طاقت اور بس سے باہر ہوتی ہے اسی قسم کا حادثہ الیاس قادری کے ساتھ ہوا۔ انھوں نے اپنے لئے

تمناؤں کی ایک لمبی فہرست تیار کی:۔

ا۔ عالم باکمال بننا۔ ۲۔ مجدد کا اعلان کرنا۔ ۳۔ مریدوں کا ریکارڈ توڑنا ہے۔ ۴۔ مرشد اعظم بننا ہے۔ ۵۔ سب سے اونچا مقام حاصل کرنا ہے۔ ۶۔ علماء ومشائخ کو پیچھے چھوڑنا ہے۔

کیا انسان کی سبھی تمنائیں پوری ہوتی ہیں۔انکی ساری خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے نہیں ہرگز نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کیونکہ بعض تمنا ایسی ہوتی ہیں جو گھٹ گھٹ کر دم توڑ دیتی ہیں۔

جو تمنا دل میں تھی وہ دل میں گھٹ کر رہ گئی
اس نے پوچھا بھی نہیں ہم نے بتایا بھی نہیں

آیئے! اور دیکھئے کہ جناب قادری صاحب مہِ کامل بننے کیلئے کیا کیا تگ ودو کرتے ہیں اور کن کن پگڈنڈیوں سے گزرتے ہیں۔ یہ سنا گیا ہے کہ جب الیاس صاحب کسی مجلس میں شرکت کرتے ہیں تو اس مجلس کا اسٹیج بھی عجیب انداز کا ہوتا ہے۔ تین منزلہ کا اسٹیج ہوتا ہے۔اسٹیج کے نچلے حصے پر عام علماء ومشائخ بیٹھتے ہیں اور دوسرے حصے پر ان کی جماعت کے خاص مبلغین براجمان ہوتے ہیں۔سب سے اوپر والے پر صرف تنہا مولوی الیاس قادری ہوتے ہیں۔ یہ صرف سنا گیا ہے۔ میں نے آنکھوں سے دیکھا نہیں اور مجھے یہ بھی احساس ہے کہ ''شنیدہ کے بود مانندہ دیدن'' اگر یہ صحیح ہے تو اسے خودنمائی اور شخصیت فریبی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔کیا دور حاضر میں مجدد، متقی اور ولی کی یہی شناخت ہے؟ اگر ولایت اسی کا نام ہے تو سن لیجئے ہمارے عوام کو ایسی ولایت نہیں چاہئے اس کو خودی نہیں بلکہ خودفریبی کہتے ہیں۔خدائے بزرگ وبرتر ایسوں کے دام تزویر سے اپنے پناہ میں رکھے۔

الیاس صاحب کو تو اب تک مولوی کہا جاتا تھا جبکہ ان کے مولوی ہونے کی کوئی سند نہیں ۔کہاں تعلیم حاصل کی؟ ان کے استاذ کون تھے اور کہاں تک تعلیم حاصل کی؟ اس کا کوئی واضح ثبوت نہیں مگر ہیں مولوی۔ اسے ہم مولوی اچانک ہی کہہ سکتے ہیں۔آنجناب کو اس منصب پر بھی صبر نہ آیا قوت برداشت کھو بیٹھے اور وہیں سے ایک چھلانگ لگائی تو مولوی سے اب پیر بن چکے ہیں۔مرید کررہے ہیں۔زیادہ سے زیادہ لوگوں کو داخل سلسلہ بھی کررہے ہیں۔ جا

میں نے تمہیں مرید کیا۔ اپنے سلسلہ میں داخل کیا۔ یہ ان کے مرید کرنے کا طریقہ ہے۔ انھیں خلافت کہاں سے ملی۔ کس سلسلہ کا فیض ان کی شخصیت میں جمع ہو رہا ہے۔ یہ بھی اشتباہ میں ہے مگر مرید والی بات صحیح اور درست ہے۔ ان کی اس تحریر سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ:

اپنے پیر بھائی کو ہی ذمہ داری کے عہدوں پر رکھیں تاکہ خصوصی ہدایات عام نہ ہونے پائیں۔ (فوٹو اسٹیٹ ص:۲۶)

آخر خصوصی ہدایات کیا ہیں جنھیں عام کرنے کی اجازت نہیں۔ اپنے پیر بھائیوں کو ہی ذمہ داری کے عہدے سونپے جانے میں کیا راز ہے؟ اور اس کے پسِ پردہ کون سا جلوۂ رنگیں ہے۔ جس کی وضاحت اب تک نہیں کی گئی ہے۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

دعوتِ اسلامی اور اس کے مبلغین

دعوتِ اسلامی کے مبلغین اور اس کے عہدہ داروں کو دیکھئے ان کے قول وعمل کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے مولوی الیاس قادری کو آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیا ہے ان پر ایمان لا چکے ہیں اور اپنے عقل وخرد اور ہوش وحواش کو گروی رکھ چکے ہیں آخر وہ کونسا جادو ہے ؟ وہ کونسا نشہ ہے؟

یہ حقیقت ہے کہ کسی کی شخصیت سے متاثر ہونے کے چند وجوہات ہیں:۔

۱۔ وہ خصوصیات وکمالات اور امتیازات متاثر کرتے ہیں جو کسی شخصیت کے عناصر ہوتے ہیں مثلاً علم وفن، شعور وادراک، زہد وورع، دقت نظر ووسعت فکر، اعلیٰ خیالات، خوبصورت جذبات دلکش احساسات وغیرہ۔

۲۔ کردار وعمل مثلاً شجاعت، جرأت وبیباکی، حق گوئی، پامردی، ثبات قدمی، جذبۂ ترحم بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت، احترام انسانیت، حسن سلوک، اخلاق ومروت خلوص ووفا، ایثار ومحبت، الفت وعقیدت اور سخاوت وغیرہ۔

۳۔ تخریب کاری، شر پسندی، غنڈہ گردی وغیرہ۔

۴۔ کسی انسان کے دل میں کسی کے تئیں محبت کا القا کیا جانا۔

دعوتِ اسلامی کے مبلغین بتائیں مندرجہ بالا وجوہات میں سے کون سی وجہ ہے؟ جو انھیں متائثر کررہی ہے۔جس کے سبب علماء ومشائخ کی پوری جماعت کونظرانداز کرکے صرف انھیں کوتسلیم کیا جارہاہےاورانھیں کا گن گایا جارہاہے۔ جہاں تک علم وفن ،شعوروادراک، کرداروعمل کی اور جذبۂ ترحم کی بات ہے،ان تمام چیزوں سے آنجناب قطعی نابلدوناآشنا ہیں ۔اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہوتو میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ مبلغین کی ذمہ داری ہے کہ اس وجہ کی وضاحت کریں تاکہ اصل وضاحت سامنے آئے اوراگرصرف دل کا معاملہ ہےتو اس بارے میں آپ جانیں اورآپ کا دل میں تو صرف اس قدر کہہ کر گزر جانا چاہتا ہوں کہ ۔

دل لگے دیوار سےتو پری کیا کرے

دعوتِ اسلامی کے مبلغین تجربوں کے تناظر میں

میں نے دعوت اسلامی کے دوچار مبلغین کے معاملات کودیکھاہےاور بذات خود تجربہ کیاہے۔ان کے کرداروعمل اورانداز گفتگو سے یہ محسوس کیاہے کہ:۔

۱۔ دعوت اسلامی کے ہر مبلغ کے دل میں علماء ومشائخ اورفضلاءعظام کے تئیں نفرت پائی جاتی ہے۔وہ کسی بھی عالم کوعزت کی نگاہ سےنہیں دیکھتے اورنہ ہی ان کی قدر کرتے ہیں۔ بلکہ جب ضرورت محسوس کرتے ہیں توان پر بیجا تنقید کرتے ہیں اورانگشت نمائی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

۲۔ دعوت اسلامی سے منسلک ہوتے ہی تعلیم وتعلم اوردرس وتدریس کا سلسلہ منقطع کر دیاجاتاہے۔جب کہ حکم ہے کہ **اطلبو العلم من المھدالی اللحد**۔کہ علم طلب کروآغوش مادر سے آغوش لحدتک ۔آخرکیا بات ہے کہ علم کے حصول کے معاملہ کوپس انداز کر دیاجاتاہے۔ ہمارے مدرسہ کا طالب علم جودرجہ مولوی میں پڑھا کرتا تھااور پابندی سےمدرسہ میں حاضرہوا کرتا تھا، جب سے انھوں نے دعوت اسلامی کواپنایا اورسر پہ ہری پگڑی باندھی، کتابیں بالائے طاق رکھ دیں۔درس وتدریس کا سلسلہ منقطع کردیا۔ جہاں ان کے ہاتھوں

میں درسی کتابیں ہوتی تھیں اب ان کے ہاتھوں میں صرف فیضان سنت رہتا ہے۔

۳۔ دعوت اسلامی کے زیادہ تر مبلغ زبان دراز ہوتے ہیں اور علماء کے تقدس کو پامال کرنیسے نہیں چوکتے ہیں۔ بدایوں میں ایسے کئی ایک مبلغ ہیں جن کا کام صرف علماء کی برائی بیان کرنا ہے۔ نہ کسی سے سلام اور نہ ہی کلام، بس علماء کی بدگوئی ہی ان کے شب وروز کا وظیفہ ہے اور یہی ان کی غذا ہے۔

اب قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ ان کا یہ رویہ شرعی طور پر درست ہے؟ اور انسانیت سوز، شرافت کش ہے یا نہیں؟

دعوت اسلامی اور اس کے مضر اثرات

دعوت اسلامی سے مسلمانوں کو فائدے کم ہورہے ہیں اور نقصانات زیادہ ہورہے ہیں اس کے علاوہ عوام میں علم بیزاری کی فضا بھی ہموار ہورہی ہے۔ اس کے تئیں نفرت وتعصب کی بادسموم بھی اٹھنے کو مستعد ہے۔ خدا رحم فرمائے اس جماعت سے مرتب ہونے والے مضر اثرات یہ ہیں:۔

۱۔ حصول علم پس پشت اور جہالت کو فروغ ۲۔ علماء کی روش سے انحراف ۳۔ تکفیر و تردید کے خلاف ترغیب کا ماحول ۴۔ صلح کلیت کو فروغ ۵۔ عوام اہلسنت میں انتشار و اختلاف ۶۔ شخصیت پرستی کا بڑھتا ہوا زور ۷۔ بیجا تنقید میں اضافہ۔

یہ وہ مضر اثرات ہیں جن سے ہماری سماجی اور معاشرتی زندگی متاثر ہورہی ہے اور اندر ہی اندر چنگاری دہک رہی ہے۔ وہ زمانہ دور نہیں جب علماء ومشائخ کے خلاف نفرت وتعصب کی آتش فشاں پھوٹ پڑے اور عوام اہلسنت کو کوئی زبردست نقصان پہونچ جائے۔

علماء کرام سے ایک مودبانہ گذارش

میں اپنے مقدس علماء، فضلاء اور مفکروں دانشوروں سے گذارش کررہا ہوں کہ دعوت اسلامی کے تعلق سے جو باتیں تحریر کی گئیں اسے معرض التوا میں نہ ڈالیں بلکہ اس پر سنجیدگی سے غور کریں اور کوئی محکم فیصلہ صادر فرمائیں۔ عوام اہلسنت تقسیم در تقسیم سے کمزور وناتواں ہوچکے ہیں۔ اب مزید

کسی تقسیم سے انھیں بچانا ہمارے علماء کا فرض منصبی ہے۔اس لئے کوئی نہ کوئی حتمی رائے اور فیصلہ ضروری ہے۔یہی وقت کا تقاضہ ہے۔ ہر ضمیر کی آواز ہےاور میرے دل کی ہر دھڑکن کی یہ پکار ہے۔
آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے

محمد شمشاد حسین رضوی

۲۰ رصفر المظفر ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۳ر اپریل ۲۰۰۳ء
(رضوی دارالافتاء) چودھری سرائے شکیل روڈ بدایوں شریف

دعوت اسلامی کا بانی کون؟

علامہ ارشد القادری یا مولانا الیاس عطار

از :فاضل بغداد حضرت علامہ انیس عالم صاحب قبلہ سیوانی

دعوت اسلامی کی سب سے اہم دستاویز ''فیضان سنت'' نامی کتاب جس کو دعوت اسلامی ہی شائع کرتی ہےاس میں کئی جگہوں پر مولانا الیاس کو بانی دعوت اسلامی لکھا ہے۔

مولانا الیاس عطار یا دعوت اسلامی تحریک کی جانب سے کوئی ایسی بات اگر کہیں ذکر ہوتو بتائیں کہ تحریک کے اصل بانی علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ صاحب ہیں اور بہتر ہوگا کہ یہ بھی ذکر کریں کہ علامہ صاحب نے چینل چلانے ،مسجدوں میں لیپ ٹاپ لگا کر دیدار عطار کرانے اور فضائل ٹی وی پر مشتمل خواب دیکھنے کا بھی اصول علامہ صاحب ہی نے بنایا تھا؟

علامہ صاحب نے جب اصول بنائے تو یہ کہا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے گھنونے عقائد نہ بیان کرنا،ان گستاخ فرقوں کا رد نہ کرنا ورنہ تحریک ناکام ہوجائے گی۔

لیکن علمائے اہل سنت و جماعت کی بات آئے تو ان سے لڑنا، جھگڑنا ان کے خلاف تقریر کرنا،سنی رضوی اماموں کو مسجدوں سے نکلوانے کی حتی المقدور کوشش کرنا، مار پیٹ کرنے میں پیش قدمی کرنا۔

کیا خوب ضابطے بنے ؟ نبیوں، ولیوں کے گستاخوں کو جواب نہ دینا اور نہ ان کا رد کرنا،

ہاں تحریک کے بارے میں یا امیر کے بارے میں کوئی کچھ کہے تو اسے ہرگز برداشت نہ کرنا اس کی مخالفت میں جان لڑا دینا۔

کمال کی تحریک ہے اگر یہی سنیت کی تبلیغ وتحریک ہے تو سمجھ میں بات نہیں آتی کہ اگر یہ سنیت ہے تو صلح کلیت کیا ہے؟ اس قسم کی سنیت وظیفہ خوروں کو مبارک ہو۔

اگر فروغ سنیت وسنت کا یہی طریقہ سب سے مفید وکارآمد ہے پھر تو ہر مولوی کو چاہئے کہ اپنی تقریر وتحریر میں وہابی دیوبندی نہ کہے اور نہ ان کے عقائد بیان کرے۔ رد نہ کرنے کی وجہ سے دعوت اسلامی ۱۷۰ ملکوں میں کام کررہی ہے اور بعض تنخواہ داروں کے مطابق ۲۰۰ سے زائد ملکوں میں اس اعتبار سے پوری دنیا میں دو تین سو ملک اور بچے ہوں گے اگر تمام سنی مولوی رد کرنا چھوڑ کر دعوت اسلامی کا طرز عمل اختیار کرلیں تو پھر پوری دنیا صرف اور صرف سنیوں کی ہوگی۔

تحریک کے ذمہ دار، بہی خواہ اور تنخواہ دار اپنے مخالفین کے رد وابطال میں ہمہ دم تازہ دم رہتے ہیں لیکن سرور کائنات کے گستاخوں کے معاملے میں زبانیں سل جاتی ہیں۔ منہ میں پھوڑے پڑ جاتے ہیں، رد وہابیہ کیسے کریں مبلغ صاحبان عالم جو نہیں، ہاں! امیر موصوف کی حمایت میں اگر ضرورت پڑے تو رد کا کیا مطلب! گالیاں بھی دیں، دھمکیاں بھی دیں تو حرج نہیں۔

کتنا انوکھا عشق رسول ہے؟ جب ہی تو کبھی اللہ کا سلام آتا ہے کبھی رسول اللہ کا سلام اور کبھی غوث پاک سلام پیش کرتے ہیں۔ سچ فرمایا گیا ''علم اٹھا لیا جائے گا یعنی علماء اٹھا لئے جائیں گے لوگ جاہلوں کو اپنا امیر بنالیں گے ان سے مسئلہ پوچھیں گے وہ بغیر علم کے مسئلہ بتائیں گے خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔ آخری زمانے میں ایمان بچانا اتنا مشکل ہوگا جتنا کہ مٹھی میں دہکتا ہوا انگارا لینا۔

وہ سب آنکھوں سے دکھ رہا ہے۔ اہل حق اٹھتے جارہے ہیں عالم اور مولانا کے نام پر ُ بزنس مین ٗ کاروباری اور فریبی لوگ میدان میں سرگرم ہیں۔ پیسے کا کھیل ہے، پیسہ پھینکو تماشہ دیکھو۔ خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

نوٹ: یہ تحریر جناب یوسف رضا بھیونڈی کے جواب میں لکھی گئی تھی چونکہ شوسل میڈیا میں ان کا ایک مضمون آیا تھا جس میں انھوں نے دعویٰ کیا تھا کہ دعوت اسلامی کے بانی علامہ ارشد القادری صاحب ہیں اور انھوں نے ہی یہ ضابطہ بنایا کہ دعوت اسلامی والے بد مذہبوں کا رد نہیں کریں گے۔

دو کشتی کا سوار غرقاب ہی ہوتا ہے

از: حضرت مولانا سید شمس الحق برکاتی مصباحی صاحب قبلہ (گوا)

یوسف رضا قادری صاحب یہ بتائیں کہ جس کامیابی کے حصول کے لئے مصلحت کے پیش نظر رد بد مذہبیت سے الگ تحریک بنائی گئی تھی وہ کامیابی بقول یوسف رضا قادری صاحب دو سو ملکوں میں دعوت الیاسی کو حاصل ہو چکی ہے، اب اس حاصل شدہ کامیابی و کامرانی کے بعد بھی دم کیوں دبائے بیٹھے ہیں ارباب تحریک؟

ابتدائے اسلام میں خفیہ نمازیں پڑھی جاتی تھیں مگر جب سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل اسلام ہوئے تو اعلانیہ ببانگ دہل اذان و اقامت سے نمازوں کا اہتمام ہوا۔

کیا اسی طرح دو سو ملکوں میں کامیابی کا علم بلند ہو جانے کے بعد اور مصلحت کے پیچھے کی کامیابی پانے کے بعد بھی تحریک والے رد نہیں کر سکتے؟ یا بریلوی دیندار اور حق گو عالم کو اپنے اجتماعات میں مدعو کر کے رد نہیں کروا سکتے؟ حالانکہ اس تحریک کو وجود میں آئے تقریباً چالیس سال گزر گئے مگر اس لمبی مدت میں کہیں بھی ردّ بد مذہباں، ردّ کفر و شرک کرواتے نظر نہیں آئے۔ آخر جب آپ لوگ تمہید ایمان اور فتاویٰ حسام الحرمین چھاپتے اور مانتے ہیں تو وقت ضرورت ردّ بد مذہباں سے گریز کیوں؟

پھر ایسی کامیابی جو بقول الیاسین عطارین تحریر میں مذکور ہے اس پر دین و ایمان فروش ہی اکتفاء کر سکتے ہیں۔ ہم اہل حق یعنی وفادارانِ مسلک اعلیٰ حضرت ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتے۔

زر خرید علماء جو چاہیں کریں، ہم عشاق رسول کی نظر میں ایسے ایمان فروشوں کی کوئی

اہمیت نہیں! نہ ان کی چاپلوسی سے ہمیں کوئی سروکار ہے۔

یوسف رضا صاحب کو قادری نسبت کی بجائے عطاری لکھنا چاہیئے! مکھوٹا سے باہر نکلیں اور دنیا کو بتادیں کہ وہ اصلاً عطاری تھے عطاری ہیں اور عطاریوں کی طرفداری میں تحریر لکھنے کا ذمہ لے چکے ہیں۔

موصوف کی نظر میں قابل ردصرف اورصرف وہ علماء ومشائخ اور سادات ہیں جوالیاس عطار صاحب کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ رد یا ان سے اختلاف موصوف کی نظر میں جرم عظیم ہے۔ابھی بھی وقت ہے یوسف رضا صاحب!

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا ۔۔۔۔ سراسر موم ہویا سنگ ہوجا

اور یہ تنبیہ بھی یاد رکھیں! ''دوکشتی کا سوار غرقاب ہی ہوتا ہے''

لہٰذادونوں طرف کی پالیسی اب ہرگز نہیں چلے گی۔آپ اتنی لمبی تحریر لکھنے پر قادر ہیں تو اس کا لازمی مطلب ہے کہ آپ حقائق سے بے خبر نہیں پھر بھی ناحق کی حمایت عجب تر ہے؟ضمیر وایمان فروشی سے اجتناب برتیں۔علم کا فائدہ تبھی ہوگا جب حق کی حمایت پر کام آئے،ورنہ علم ابلیس کو بھی کم نہیں!مگر ناحق کی وکالت پر استعمال کرتا ہے اس لئے بیکار و بے سود ہے!شاعر کہتا ہے

علم انسان کو انسان بنا دیتا ہے ۔۔۔۔ حد سے بڑھ جائے تو شیطان بنا دیتا ہے

اللہ کریم ہمیں علم نافع کا امین بنائے اور علم ضار، مضر سے محفوظ رکھے۔ آمین آمین آمین یا رب العالمین بجاہ نبیک سید المرسلین صلوات اللّٰہ و سلامہ علیہ وعلیہم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین.

دروغ گوئی کا پلندہ

از: مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی کرناٹک

"دعوت اسلامی میں فکر رضا کی جلوہ سامانیاں"

اس عنوان کا ایک مضمون مولانا طارق انور مصباحی کا پڑھا چونکہ مضمون کے ٹائیٹل ہی

سے مجھے دروغ گوئی کی بدبو محسوس ہورہی تھی اسی لئے فوری طور پر جواب لکھنا ضروری سمجھا۔
مضمون میں اعلی حضرت کے افکار ونظریات "خدمت دین" تجدید واحیائے دین متین "ردوہابیہ ودیابنہ "دعوت عشق رسالت" جیسے موضوعات پر لکھتے ہوئے اسی مضمون میں تسلسل کے ساتھ لکھتے ہیں" تحریک دعوت اسلامی نے بھی قوم مسلم کو عشق محمدی کی جانب لانے کی کوشش کی ہے تحریک دعوت اسلامی لوگوں کو امام احمد رضا قادری کی تعلیمات سے بھی آشنا کر رہی ہے اور ان کی تعلیمات پر عمل کی ترغیب بھی دے رہی ہے''۔ میں طارق انور مصباحی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں آپ کے مذکورہ قول کو اب ہم آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اور آپ کے استاد گرامی حضور محدث کبیر دام ظلہ کا قول بھی آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔

ان دونوں اکابر اور انکے ماننے چاہنے والے اور ان کے بے شمار تلامذہ جو اپنے اپنے وقت کے خطیب ہیں، مفتی ہیں،قوم کے پیشوا، رہبر و رہنما ہیں۔ان کے اقوال کو بھی آپ کے سامنے رکھتے ہوئے آپ ہی سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ بتایا جائے! کہ ہم ان اکابرین کے اقوال کو مانیں؟ یا آپ کی بات مانیں؟ جبکہ ان اکابرین کا صریح قول ہے تحریک دعوت اسلامی نہ مسلک اعلی حضرت کی ترجمان ہے نہ یہ مسلک اعلی حضرت کے مبلغ۔ دعوت اسلامی غیروں کے طریقہ کار کو اپنائے ہوئے ہے، یہ اسلام کی بیخ کنی میں لگی ہوئی ہے۔اس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیئے ،ان سے دور رہنا چاہیئے اور خصوصاً آپ کے استاذ گرامی حضور محدث کبیر دام ظلہٗ فرماتے ہیں جو ٹی وی کو جائز سمجھ کر ٹی۔ وی۔ میں آتا ہے میں اسے مولوی ہی نہیں سمجھتا بلکہ معلوم ہو جائے کہ وہ اس حرام کام کا مرتکب ہے وہ ٹی۔ وی۔ مووی۔ کو جائز سمجھتا ہے تو میں ایسے کو عالم ہی نہیں مانتا اور نہ اس کی اقتدا میں نماز پڑھتا ہوں۔
اور مزید تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا قول ہے جو حج وعمرہ کے موقعوں پر حرمین طیبین میں نجدی وہابیوں کی اقتدا میں نماز پڑھ لیتے ہوں اور اپنی تحریک کے ذریعے مبلغین کو رد بد مذہباں کرنے سے روکتے ہوں، دشمنان اہلسنت گستاخ رسول کے ساتھ جن کا اٹھنا بیٹھنا ہو ایسے لوگ ہرگز ہرگز تعلیمات اعلی حضرت کے پیروکار ہو نہیں سکتے۔اس کے علاوہ بھی دعوت

اسلامی سے الگ رہنے کے لئے علمائے اسلام ومفتیان کرام نے جو وجوہات بیان فرمائے ہیں وہ بہت ساری ہیں جن کا یہاں تذکرہ خوف طوالت کی بنا پہ میں نہیں کررہا ہوں۔تو بتایا جائے! ہم لوگ بلکہ یہ بھولی بھالی عوام ان سچی تعلیمات اعلیٰ حضرت پر عمل کرنے کرانے والے اکابرین کے اقوال کو مانیں یا آپ کی ڈھکوسلی بات کو مانیں؟اسی پوسٹ میں آپ نے لکھا ہے" تحریک دعوت اسلامی کے ارکان ومبلغین "حسام الحرمین" کو اعلانیہ طور پر مانتے ہیں" دعوت اسلامی کے ارکان ومبلغین اعتقادی طور پر متصلب سنی ہیں یہ لوگ ندوی فکر یعنی صلح کلیت کے حامی وقائل نہیں ہیں۔" واہ بھئی واہ کتنی بڑی جھوٹ بات کتنے اچھے انداز میں کہہ ڈالی، معاذ اللہ! صریح وسفید جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے کوئی شخص کسی سے کذب بیانی سیکھنا چاہے تو وہ آپ ہی سے سیکھے! کیونکہ جھوٹ کو سچ کر کے بتانے کا جو انداز آپ نے اپنایا ہے وہ صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔

خیر آپ مجھے بتائیں" فتاوی حسام الحرمین" کو یا کسی بھی فتوے کو زبان سے ماننا اقرار کرنا کافی ہوگا؟ یا اس کو اپنے عمل اور کردار سے بھی ثابت کرنا ضروری ہوگا؟

اور آپ یہ بھی بتائیں! جب سے اس دعوت اسلامی کا قیام ہوا ہے، امیر دعوت اسلامی کی کوئی ایک تقریر یا کوئی ایسی تحریر بتائیں جس میں موجودہ زمانے کے کسی بھی وہابی، دیوبندی، نجدی، ندوی، صلح کلی تحریک، اوران بد مذہبوں کی تحریکوں کے ذریعے پھیلائے جانے والے کفریات اور گمرہیت کے خلاف تقریر کی ہو اور اپنے مبلغین کو اس بات کی ترغیب دی ہو کہ تم لوگ کھل کے تبلیغی جماعت "جماعت اسلامی" وہابی" سلفی" ندوی" نجدی" صلح کلی" ودیگر دشمنان دین کا رد کرو اوران کا رد کرتے ہوئے مسلمانوں کا ایمان بچاؤ؟۔اور آپ نے لکھا ہے مدنی چینل کا قیام اس لئے ہوا کہ "علامہ سعید احمد کاظمی ٹی۔وی۔مووی۔کے جواز کے قائل تھے اسی وجہ سے علمائے پاکستان نے ٹی۔وی۔مووی۔کے جواز پر عمل کرلیا اور اسی کے پیش نظر ارکان دعوت اسلامی نے "مدنی چینل" کو تشکیل دی۔"

اب آپ بتائیں! امیر دعوت اسلامی اور ارکانِ دعوت اسلامی ٹی۔وی۔مووی۔کے جواز وعدم جواز کو لے کر مسلک اعلیٰ حضرت یعنی تعلیمات اعلیٰ حضرت پر عمل کرنے والے

مفتیان کرام کے اقوال اور فتوؤں کو ماننا تھا؟ یا علمائے پاکستان کے ٹی۔وی۔مووی۔ کے تعلق سے غیر شرعی فتوے واقوال کو ماننا تھا؟

جبکہ اکثریت کے ساتھ علمائے ہندوستان کا یہ متفقہ فیصلہ تھا اور فیصلہ ہے بلکہ پاکستان کے بھی کئی علماء ومفتیان کرام بھی ٹی۔وی۔مووی۔کو لے کر عدم جواز ہی کے قائل رہے ہیں اور آج بھی مرکز اہلسنت بریلی شریف سے اور مذکورہ مندرجہ ذیل کے سبھی دارالافتاء سے ٹی۔وی۔مووی۔کو لے کر اب تلک عدم جواز ہی کے فتوے صادر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ بریلی شریف، مارہرہ شریف، مسولی شریف، بلگرام شریف، کالپی شریف، جائس شریف، وغیرہ خانقاہوں کے اکابر سادات ومشائخ کا انہیں اقوال اور فتوؤں پر عمل رہا ہے اور عمل ہو رہا ہے اور مرکزی دارالافتاء جامعۃ الرضا بریلی شریف، دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف، دارالافتاء مظہر اسلام بریلی شریف، دارالافتاء جامعہ رضویہ نوریہ بریلی شریف، دارالافتاء جامعہ علیمیہ جمدا شاہی، دارالافتاء جامعہ امجدیہ گھوسی، دارالافتاء جامعہ رضویہ حنفیہ قلابہ بمبئی، دارالافتاء دارالعلوم غریب نواز الٰہ آباد، دارالافتاء سنیہ حنفیہ مالیگاؤں، دارالافتاء حاجی علی بمبئی، دارالافتاء ادارہ شرعیہ بمبئی، دارالافتاء جامعہ حبیبیہ الٰہ آباد، دارالافتاء دارالعلوم مخدومیہ ردولی شریف، دارالافتاء امجدیہ ناگپور، رضوی دارالافتاء بھیونڈی، رضوی دارالافتاء کلیان، دارالافتاء مخدومیہ جوگیشوری بمبئی، دارالافتاء ادارہ شرعیہ پٹنہ، دارالافتاء ادارہ شرعیہ بنگلور، اور ملک کے بے شمار دارالافتاء کے مفتیان کرام وعلمائے اسلام واکابرین اہلسنت جو مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے پیروکار ہیں جنہوں نے ٹی۔وی۔مووی۔کو لے کر عدم جواز کے ہی فتوے صادر فرمائے ہیں۔تو ان ارکان دعوت اسلامی اور امیر دعوت اسلامی جو کہ بقول آپ کے "تعلیمات اعلیٰ حضرت پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کو تعلیمات اعلیٰ حضرت پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں تو ان کو تعلیمات اعلیٰ حضرت کی روشنی میں دئے گئے فتوؤں اور اقوال کی پیروی کرنی چاہئے تھی؟ یا چندنا کے برابر ہند و پاک کے ڈیجیٹل مفتی اور مولویوں کے غیر شرعی اقوال اور فتوؤں کی پیروی کرنی تھی؟ آپ نے اپنی پوسٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ " دعوت اسلامی دوسو ملکوں میں سنیت کی تبلیغ واشاعت میں لگی ہوئی ہے اور سو سے زیادہ شعبوں پر کام کر رہی ہے " بس آپ ان دوسو

ملکوں کے نام بتا دیجئے اوران دوسو ملکوں میں انکے سو سے زائد شعبوں پر کام کرنے کے لئے جو برانچیز قائم ہیں ان تمام دوسو ملکوں کے دوسو برانچیز کے پتے بھی بتا دیجئے اوران دوسو ملکوں کے دوسو برانچیز میں کام کرنے والے سبھی کرمچاریوں کے رابطے نمبر بھی پیش کر دیجئے کس کس ملک میں کہاں کہاں کس کس شعبے کی برانچیز قائم ہیں اورکون کون کس کس برانچ کا انچارج اور کرم چاری ہے؟اس کی تفصیلات فوری طور پر پیش کر دیجئے تاکہ قارئین کوبھی اچھی طرح سے پتہ چلے کہ اس طرح کی دروغ گوئی سے آپ اورآپ جیسے قلم کار ہمیشہ کام چلاتے رہتے ہیں۔

اب آخر میں یہ بھی بتائیں کہ اس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ کہ آپ اورآپ جیسے قلم کار بیجا حماقتوں کے ساتھ اس قدر جھوٹ بول کر دعوت اسلامی کی تعریف وتوصیف میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں اور بڑی ہمت دکھاتے ہوئے جھوٹ پر مبنی تحریریں لکھتے رہتے ہیں کہ " دعوت اسلامی کے سبھی ارکان ومبلغین اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں"" دو سوممالک میں کام کررہے ہیں"" دوسوممالک میں سو سے زائد شعبوں پر کام کررہے ہیں"" فتاوی حسام الحرمین کے عین مطابق ان کا عمل اورقول ہے"" ان کے سنی ہونے میں کچھ بھی شک نہیں اورنہ یہ صلح کلی ہیں اورنہ ندویوں کی طرح ان کے طورطریقے ہیں وغیرہ سوالات کے جوابات ضرورعنایت فرما دیجئے گا خوف طوالت کی بناپراسی پہ اکتفا کرتا ہوں ورنہ آپ کی اس پوسٹ کا پوسٹ مارٹم کرنے کے لئے اس سے بھی زیادہ طویل مضمون لکھنے کی ضرورت پڑے گی ۔اورمیں آخر میں یہ بھی لکھ کر قارئین کو بتانا چاہتاہوں کہ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ مولوی طارق انور مصباحی دعوت اسلامی والوں کے یا تو مرکوز نظر بننے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں یا پہلے ہی سے منظورنظر بن کر دعوت اسلامی کی جانب سے ماہانہ طور پر دی جانے والی بہت بڑی رقم کے عوض ہمیشہ دروغ گوئی کے ساتھ ان کی تائیدوتصدیق میں لگے رہتے ہیں۔

قاضی مشتاق احمد رضوی نظامی کرناٹک

بروز جمعہ بعد نماز عشاء ۷/ذی القعدہ ۱۴۴۲ھ/ بمطابق ۱۸/جون ۲۰۲۱ء

مکرمی قاضی مشتاق نظامی صاحب!

هدیه سلام ومحبت

امید کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی ہمت و جرأت میں استحکام اور اضافہ فرمائے آمین۔

قاضی صاحب! سوتے ہوئے کو جگا سکتے ہیں لیکن جو سونے کا ناٹک کر رہا ہے اسے کیسے جگا پائیں گے؟

صحیح تو یہی ہے کہ دعوت اسلامی اور سنی دعوتِ اسلامی علماء اور مفتیوں کو ہم خیال بنانے کے لیے پیسے کا استعمال کر رہی ہیں اور جہاں پیسہ استعمال ہوگا وہاں حق بات کیسے لوگوں کو سمجھ آئے گی؟ حق بات کا فائدہ بروز حشر ملے گا جبکہ پیسے کا فائدہ بروقت ہے۔

دعوت اسلامی نے اپنی پلاننگ میں تھوڑی تبدیلی کی ہے، پہلے ان کے ٹارگیٹ پہ جاہل عوام تھی اب انہوں نے پیسوں کے ذریعہ مولویوں اور مدرسے کے ذمہ داروں کو اپنا ہمنوا بنانا شروع کیا ہے، آج پیسے ملنا بند ہوجائیں مبارک پور اشرفیہ کے دارالافتاء کا نظریہ بدل جائے گا۔

سو جاہلوں کو بھڑکانے سے زیادہ مفید یہ ہے کہ دو چار مولویوں کو خرید لیا جائے اسی فارمولے پر مذکورہ تحریک کام کر رہی ہے۔

دعوت اسلامی کا کام عوام اہلسنت کو پلپلا بنانا، سنی علماء ومشائخ سے لڑنا ان کی توہین کرنا؛ مساجد اہلسنت کے ائمہ کو پریشان کرنا ہے۔

نئ عمر کے مصباحی علماء دعوت اسلامی اور اس جیسی دوسری تحریک کی چال کو نہیں سمجھ رہے ہیں یا تو سمجھنا نہیں چاہ رہے ہیں، اسی طرح وہ مفتی نظام الدین مصباحی صاحب کی خفیہ پالیسی سے بھی بے خبر ہیں؛ جس طرح آج اس تحریک کے لوگ خانقاہوں اور مشائخ کی توہین کر رہے ہیں اور ان کی اس تخریب کاری میں مصباحی علماء سپورٹ کر رہے ہیں۔ کل جب اس تخریب کار جماعت کے پیر جم جائیں گے پھر دیکھیے گا ان دعوتی مصباحیوں کا یہ کیا حشر کریں گے؟ پیسہ لے کر حمایت کرنے والے مصباحیوں کا کیا؟ وہ پھر کسی اور کی غلامی میں لگ جائیں گے لیکن باقیوں کا کیا ہوگا وہ جلد پتہ چل جائے گا۔

حیرت ہے وہ جماعت یعنی سنی دعوت اسلامی جو اس بنیاد پر قائم کی گئی تھی کہ ''دعوت اسلامی'' ردوہابیہ اور دیابنہ سے انکار کرتی ہے اور بہانہ بناتی ہے کہ ہم عملی رد کرتے ہیں اس لیے حافظ شاکر نوری کی امارت میں مولانا ظہیر الدین اور ان کے ہم نوا علماء نے بنام سنی دعوتِ اسلامی الگ تحریک قائم کی اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ دعوت اسلامی کو اہل سنت و جماعت کے لئے مضر سمجھتے تھے۔

ان سب کے باوجود آج دونوں کی آپسی تال میل اور اشرفیہ سے متعلق علماء کا دونوں کو یکساں سمجھنا سمجھانا اور ان دونوں تحریکوں کے ذمہ داروں کا اپنے فکری اختلاف کو بھلا کر ایک ہی ڈگر پہ چل پڑنا کیا یہ نہیں بتاتا کہ مرکز اہل سنت بریلی شریف کو کمزور کرنے کے لیے یہ سارے گٹھ جوڑ ہو رہے ہیں اور اشرفیہ کے ذمہ دار اس میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

ہمیں ایسے نام کے رضویوں اور نوریوں سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیے جو اپنے نام کے آگے پیچھے رضوی نوری لگاتے ہیں، اپنے کو مرید وخلیفہ بھی ظاہر کرتے ہیں حالانکہ در پردہ وہ بریلی کی جڑ کاٹ رہے ہیں اور ایسے عناصر بہت خفیہ انداز میں سنی مدرسوں، مسجدوں اور خانقاہوں میں اپنی جگہ بنا رہے ہیں؛ اس قسم کے لوگ حضور تاج الشریعہ؛ حضور محدث کبیر؛ حضور مفتی اعظم؛ حضور حجۃ الاسلام؛ حضور اعلیٰ حضرت؛ حضور صدرالشریعہ؛ حضور صدرالافاضل؛ اور حافظ ملت وشارح بخاری جیسے بزرگوں کا نام لیتے ہیں؛ تقریریں کرتے ہیں؛ مضامین لکھتے ہیں لیکن ان سب سے ان کا مقصد ہوتا ہے لوگوں کو سلو پوائزن کا ڈوز دے کر مرکز اہلسنت بریلی شریف کا مخالف بنانا؛ حالانکہ بریلی کے خلاف اپنوں کے نام پر پہلے بھی فتنے اٹھتے رہے ہیں ابھی اس فتنے کی براڈ کاسٹنگ کا کام مفتی نظام الدین صاحب مصباحی اور صدرالعلما، مولانا محمد احمد مصباحی واشرفیہ کے دیگر ذمہ دار کر رہے ہیں لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ فتنے خواہ کسی بھیش میں نمودار ہوں اہل حق انہیں پہچان ہی لیتے ہیں اور جو حشر پہلے والوں کا ہوا ہے اس سے بھی برا حشر نئے فتنہ پردازوں کا ہوگا۔ یہ صحیح ہے کہ کچھ لوگ بک جاتے ہیں لیکن یہ بھی یاد رہے کہ سب کو آپ نہیں خرید سکتے۔

میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے قاضی مشتاق احمد اور مولانا جمشید صاحبان جیسے عالموں

اور حق کو حق پسند لوگوں کی حمایت کرتا ہوں۔

آج کے دور میں اعلیٰ حضرت کے مسلک کی پہچان کا نام حضور تاج الشریعہ کے فتوے، فیصلے اور حضور محدث کبیر و قائد ملت قاضی القضاۃ فی الہند علامہ شاہ مفتی محمد عسجد رضا خاں قادری کی ذات ہے۔حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر نے جن لوگوں کو توبہ کا حکم دیا ہے جب تک وہ توبہ و رجوع نہیں کرتے اس وقت تک ہم انہیں اپنا نہیں مانیں گے۔کسی حیلہ بہانہ سے ان فتوؤں کو بے اثر ثابت کرنے والوں کو ہم حتی المقدور بے نقاب کرتے رہیں گے۔

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کرچکا ہے تو امتحاں ہمارا

انیس عالم سیوانی (لکھنؤ)
جنرل سکریٹری امام احمد رضا فاؤنڈیشن

بائیکاٹ کے لئے کفر و شرک کا ہونا لازم و ضروری نہیں

از : مولانا جمشید رضوی بنگال

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں کافروں، گمراہوں، بد مذہبوں کا رد کیا وہیں دین میں بگاڑ اور فساد پھیلانے والوں کا بھی رد کیا۔ جہاں عقائد کی اصلاح فرمائی وہیں اعمال کی بھی اصلاح فرمائی۔ چور دروازے سے کچھ لوگ پیری مریدی کا دھندھا کھول کر بیٹھے تھے اور فرائض و واجبات کو اہمیت نہ دیکر صرف تعزیہ، قوالی، عرس، چادر کو ہی اسلام سمجھ بیٹھے تھے۔ ایسے باباؤں کا بھی رد فرمایا۔ آپ نے عورتوں کی طرح بڑے بڑے بال رکھنے والے، دس انگلی میں دس انگوٹھی پہننے والے، بے پردہ عورتوں کے پاس بلا جھجھک سے بیٹھنے والے، عورتوں سے پیر دبوانے والے، مزاروں کا طواف کرنے والے ایسے بہت سے ڈھونگی اور جاہل پیروں کا بھی رد فرمایا۔ جو ٹوپی کرتا پگڑی لگا کر کفریات بکنے والوں کا بھی رد فرمایا۔ اور جو ٹوپی کرتا پگڑی لگا کر دین میں خرافات و بدعات پھیلا رہے تھے ان کا بھی رد فرمایا۔

آج صلح کلیوں کی دوستی نے اچھے اچھے لوگوں کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اس لئے وہ کہتے پھرتے ہیں کہ کیا کسی سنی مسلمان کا بھی رد ہوتا ہے اور ان کا بائیکاٹ بھی کیا جاتا ہے؟ جب کہ جو شریعت کے حق فیصلے کو نہ مانے اس کا بھی بائیکاٹ ہوتا ہے، جو جمعہ کی نماز مسلسل نہ پڑھے اس کا بھی بائیکاٹ ہوتا ہے۔ جو سنت کو بدعت، بدعت کو سنت کہے اس کا بھی بائیکاٹ ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر اپنا الگ راستہ اختیار کرے اس کا بھی بائیکاٹ ہوتا ہے۔ جو جوا، شراب، زنا، سود وغیرہ میں ملوث رہے اس کا بھی بائیکاٹ اور رد ہوتا ہے۔ اور یہ رد اور بائیکاٹ۔ اس لئے نہیں ہوتا ہے کہ یہ کافر و مرتد ہو گئے ہیں، نہیں بلکہ یہ اپنی ہٹ دھرمی سے باز آ جائیں اور حق کے آگے اپنی گردن جھکا دیں، یا گناہوں سے توبہ کر لیں، یا پھر ان کی خرافات و بدعات سے بچنے کے لئے بائیکاٹ ہوتا ہے۔

اس لئے بائیکاٹ کرنے کے لئے کفر و شرک کا ہونا لازم و ضروری نہیں ہے یہ دھیان میں رکھنا چاہئے۔

یاد کیجئے! جنگ تبوک کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سارے صحابہ جنگ میں تشریف لے گئے تھے، مگر کچھ لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو جو لوگ جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے وہ لوگ حیلے بہانوں سے جھوٹ بول کر بچ گئے۔ تین صحابہ کرام بھی کسی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہو پائے تھے، یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سچ سچ بتا دیتے ہیں کہ یا رسول اللہ ہم سستی کی بنا کر جنگ میں شریک نہ ہو سکے۔ اب جتنے لوگوں نے حضور کی بارگاہ میں جھوٹ بول کر اپنے آپ کو بچا لیا تھا وہ تو منافق نکلے اور ان کا ظاہری عذر قبول کر لیا گیا، مگر یہ تین صحابہ کرام جنہوں نے سچ بولا تھا، ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیکاٹ کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر ان کی طرف دیکھتے بھی نہیں تھے، مگر اپنے غلاموں پر اس قدر مہربان تھے کہ خود ان کا بیان ہے کہ جب ہم حضور کو دیکھتے حضور اپنا چہرہ گھما لیتے، اور جب ہم نماز کی نیت باندھ لیتے تو حضور ہمیں دیکھنے لگتے، پھر جب ہم حضور کو دیکھتے تو حضور چہرہ پھیر لیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو

اپنے غلاموں پر یقین تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے حکم کا انتظار کر رہے تھے کیوں کہ منافق بھی جنگ میں نہیں گئے تھے۔ انھوں نے جھوٹ بول کر اپنا بچاؤ کر لیا تھا۔ مسلسل ۵۰ دن تک ان کا بائیکاٹ رہا۔ اس دوران ان تینوں حضرات کی حالت کافی نازک ہوگئی تھی، کوئی بھی ان سے بات نہیں کرتا تھا، یہاں تک کہ ان کی بیویوں کو بھی کہہ دیا گیا تھا کہ ان سے دور ہو جائیں۔ (سچی حکایات صفحہ نمبر ۱۸۴، بخاری شریف صفحہ نمبر ۶۷۵، جلد نمبر ۳)

واقعہ سنانا مقصد نہیں ہے بلکہ ذہن وفکر میں بات اتار دینا مقصد ہے، منافقوں نے جھوٹ بولا وہ بڑے آرام سے تھے، سچے غلاموں نے سچ بولا مگر پھر بھی آزمائش میں مبتلاء ہوئے یہ اس لئے کہ اسلامی قانون کی اہمیت سمجھ میں آجائے اور کوئی اسلامی قانون یا شریعت کے کسی مسئلے کو ہلکا نہ سمجھے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کیا اور اپنے حبیب کے غلاموں کو معاف فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمایا۔

اب آیئے! نام نہاد محقق اور خود ساختہ سراج الفقہاء کی طرف۔ یہ اپنے آپ کو ہندوستان کا سب سے بڑا محقق سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے مفتی اور بڑے بڑے علماء کے فیصلوں کو ٹھکرائے پھرتے ہیں۔ جب مرکز اہل سنت بریلی شریف نے نام نہاد شیخ طریقت امیر اہل سنت اور نام نہاد داعی کبیر کا بائیکاٹ کیا تو یہ مفت کے مفتی ان کی گود میں جا کر بیٹھ گئے، دعوت اسلامی والے قرآن وسنت کا نام لے کر مدرسوں اور مسجدوں میں بڑے بڑے ٹی وی اسکرین لگا کر دین کا تماشہ کر رہے ہیں مگر پلپلے مصباحیوں کی نظر میں یہ سب تجدیدی کارنامہ دکھائی دے رہا ہے۔

دعوت اسلامی والے اپنی کتابوں میں خواب نہیں بلکہ حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کر رہے ہیں اور یہ لکھ رہے ہیں کہ حضور اپنے مزار سے باہر نکل کر الیاس عطار کو ڈھونڈنے لگے، تو یہ پلپلوں کو بہت بڑی تبلیغ دکھائی دے رہی ہے۔ (سرکار کا پیغام عطار کے نام) دعوت اسلامی والوں نے ۲۰ رسال تک ٹی وی ویڈیو کو حرام کہا پھر اسے جائز کہا، حرام کہا تھا تو خواب یہ لکھا کہ حضور نے فرمایا ٹی وی میرا بہت بڑا دشمن ہے، اور جب جائز کیا تو خواب

نہیں حقیقت میں حضور مدنی چینل دیکھتے ہوئے الیاس عطار کو پکارنے لگے۔ دعوت اسلامی والے مسجدوں کے اندر ویڈیو فلم، تصویر کشی کر رہے ہیں اور اپنے پیر کے کالے کالے مکھڑے کو ایڈٹ کر کے خوب چمکیلا اور نورانی بنا رہے ہیں تو محقق صاحب کو یہ بہت بڑی دینی خدمت دکھائی پڑ رہی ہے۔

سنی دعوت اسلامی کے مبلغ امین القادری روڈ، سڑک، گلی، کوچے میں چل کر اپنی فلم بنوا رہے ہیں اور اسے واٹساپ، فیس بک، یوٹیوب پر اسٹیٹس میں لگوا رہے ہیں یہ سب بہت بڑی تبلیغ نظر آ رہی ہے۔ کیا فیس بک یوٹیوب پر اپنا اسٹائل مارتا ہوا فوٹو یا ویڈیو لگانا دین کی تبلیغ ہے؟ کیا کالے سے گورا کرنا اور اسے نورانی بنانا دین کی تبلیغ ہے؟ کیا شریعت میں ان سب کی اجازت ہے؟ جیسے فلم کے ہیرو، ہیروئین اپنا اسٹائل مارتا ہوا اسٹیٹس واٹساپ، فیس بک پر لگاتے ہیں، بالکل اسی طرح کی حرکت کرنا دین کی تبلیغ ہے؟

ان ساری خرافات کو دیکھتے ہوئے حضور تاج الشریعہ، حضور محدث کبیر اور علمائے اہل سنت نے سنی دعوت اسلامی اور دعوت اسلامی کا بائیکاٹ کیا تو ان پلپلوں کے پیٹ میں درد ہونا شروع ہو گیا اور دونوں کی گود میں جا کر بیٹھ گئے۔ یاد رکھیں جتنے بھی خرافات قرآن وسنت کا نام لے کر کئے جا رہے ہیں سب کے ذمہ دار یہ پلپلے اور نام نہاد محقق صاحب ہوں گے۔

قیامت کے دن ہر ذرے کا حساب لیا جائے گا جب کوئی ان میٹھوں اور پلپلوں کا پردہ فاش کرتا ہے تو فوراً میدان میں آ کر یہ کہتے ہیں کہ علماء پر اعتراض منع ہے، کسی مسلمان سے بد گمانی حرام ہے۔ ارے واہ تیرے صدقے جاواں، مگر جب عبید اللہ خاں اعظمی اشرفیہ کے اسٹیج پر تاج الشریعہ و محدث کبیر اور علماء اہل سنت کا مذاق اڑاتے ہیں اور سب کو فسادی کہتے ہیں تو یہ عبادت میں شمار ہوتا ہے اور سننے میں بڑا مزہ آتا ہے، اور دوپٹے والے میٹھے مبلغ جب علماء پر حملے کرتے ہیں، اور انھیں فتین جھگڑالو، پیٹ پرست کہتے ہیں تو یہ قرآن وسنت کی تبلیغ میں شمار ہوتا ہے اور بہت ہی سکون ملتا ہے؟ واہ کیا بات ہے۔ (ثبوت کے لئے ہمارے نمبر پر رابطہ کریں)

حافظ ملت کے مشن کو اس طرح نہ برباد کریں، قوم نے اتنا بڑا ادارہ گھر چلانے کے لئے نہیں دیا ہے بلکہ قوم کی خدمت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ کے لئے دیا ہے۔ کسی سے اتنا بھی حسد نہ کریں کہ صحیح غلط کا فرق مٹ جائے، قوم آج بھی آپ کو گلے لگانے کے لئے تیار ہے۔ بس مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے مشن پر آجائیں اور اردگرد آزاد خیال صلح کلیوں کے لئے اشرفیہ کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیں۔ کیوں کہ زہر سے بھی زیادہ خطرناک یہ صلح کلیوں کی ٹولی ہے جو اچھے اچھے علماء سے دوستی کر کے انھیں اپنے مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں اور سنیوں کے درمیان اختلاف پیدا کرتے ہیں۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے — پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے — سونے والو جاگتے رہیو، چوروں کی رکھوالی ہے
یہ جو تجھ کو بلاتا ہے ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا — ہائے مسافر دم میں نہ آنا، مت کیسی متوالی ہے

نوٹ: پلپلے مصباحی سے مراد وہ ہیں جو مفتی نظام الدین صاحب کی چمچہ گیری کرتے ہیں اور دوپٹے والی جماعت جو گلی، محلّہ، مسجد کاندھے پر ڈیجیٹل کیمرہ اٹھائے پھرتی ہے ان کا ساتھ دیتے ہیں۔

مرکز اہلسنّت بریلی شریف سے سبحانی میاں صاحب دامت برکاتھم القدسیہ کی "تحریک دعوت اسلامی" کی تائید و حمایت سے برأت

وہ جماعت (تحریک دعوت اسلامی) اچانک مسلک اعلی حضرت سے بغاوت پر اتر آئی؟ اب اس جماعت کے اقوال و افعال مسلک اعلی حضرت سے بالکل متصادم ہیں؟ ایسی صورت میں میرا اس جماعت (تحریک دعوت اسلامی) کی حمایت و تائید کرنا نامناسب ہی نہیں بلکہ بالکل ناممکن ہے؟

(ماہنامہ اعلی حضرت، صفحہ 44 ماہ مئی، سن 2010ء)

۹۲/۸۶ء

تحریک دعوت اسلامی اور سنی دعوت اسلامی کے ذمہ داران کان کھول کر سن لیں کہ آپ حضرات فرقہائے باطلہ کا رد نہیں کرتے ہیں مگر امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت کے منجھلے بھائی علامہ حسن بریلوی نے نثر تو نثر نظم میں بھی کس طرح رد فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں اور اسی طرز پر آپ حضرات بھی کام کریں اور تمام بدعقیدوں بالخصوص صلح کلیوں یعنی طاہر القادری اور علماء کونسل وغیرہ سے علیحدہ رہیں۔

کشف راز نجدیت

از: استاد زمن حضرت علامہ حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

خاک منھ میں تیرے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین، ملی خاک میں عزت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری

بلکہ کذّاب کیا تونے تو اقرار وقوع
اف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علم شیطاں کا کیا علم نبی ﷺ سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کر صورت تیری

بزم میلاد کو کہنا، کنہیا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

یاد خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا برا
اف جہنم کے گدھے اف یہ خباثت تیری

ان کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقت نماز
ماری جائے گی تیرے منھ پہ عبادت تیری

کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مددے
یا علی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علّت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اگلنے لگی ملت تیری

عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی
اس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری

اسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہر صداقت تیری

ترجمہ اس کا ہوا تقویۃ الایمان نام
جس سے بے نور ہوئی چشم بصیرت تیری

واقف غیب کا ارشاد سناؤں جس نے
کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانہ پہ ضلالت تیری

ہو اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری

سر منڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنّے ہوں گے
سر سے پا تک یہی پوری ہے شباہت تیری

ادّعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا
نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری

ان کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو
اس سے تو شادہوئی ہوگی طبیعت تیری

لیکن اترے گا نہ قرآن گلے کے نیچے
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری

نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر
آج اس تیر کی نخچیر ہے سنگیت تیری

اپنی حالت کو حدیثوں کے مطابق کرلے
آپ کھل جائے گی پھر تجھ پر خباثت تیری

چھوڑ کر ذکر تیرا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری

میرے پیارے، مرے اپنے ،مرے سنی بھائی
آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری

تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سن انصاف بھی کر
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری

گر تیرے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری

گالیاں دیں انھیں شیطان لعیں کے پیرو
جن کے صدقے میں ہے ہر دولت ونعمت تیری

جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں
جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری

جو تیرے واسطے تکلیفیں اٹھائیں کیا کیا
اپنے آرام سے پیاری جنہیں صورت تیری
جاگ کر راتیں عبادت میں جنہوں نے کاٹیں
کس لئے، اس لئے کٹ جائے مصیبت تیری
حشر کا دن، نہیں جس روز کسی کا کوئی
اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
ان کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ ان سے
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
ان کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی
ان سے عشق ان کے عدوّ سے ہو عداوت تیری
اہل سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری
(ذوق نعت)

ردّ وہابیہ واجب ہے

مکہ معظّمہ کے مفتی حنفیہ حضرت سید صالح کمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہابیوں وغیرہ بددینوں کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔ ہر مسلمان (باا ثر واقف کار) پر واجب ہے (دوسروں کو) وہابیوں وغیرہ بے دینوں سے ڈرائے اور ان سے (لوگوں کو) نفرت دلائے اوران کے غلط طریقہ اور باطل خیالات کی برائی بیان کرے، ہر مجلس میں بے دینوں کو ذلیل کرنا لازم ہے اور ان کا پردہ چاک کرنا امور صواب میں سے ہے۔ (فتاویٰ حسام الحرمین ص۔۱۲۲)

جبکہ اس تحریک کا معاملہ یہ ہے کہ یہ حضرات بد مذہبوں، وہابیوں، دیوبندیوں کا رد کرنا تو دور اپنے شجرہ سے بھی وہ کالم نکال چکے ہیں جن میں وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہم فرقہائے باطلہ سے بچنے کی سختی سے تاکید کی گئی تھی۔ اوران کی وہ ضخیم کتاب جو ۱۳۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ جسے یہ لوگ حرز جاں بنائے ہوئے ہیں، جس کا نام ''فیضانِ سنت'' ہے۔ اس میں کہیں بھی عقائد وایمان کے تعلق سے کوئی عنوان نہیں۔ اور نہ ہی کسی بھی باطل فرقے کا رد شامل ہے۔ یہاں تک کہ اس کتاب کے صفحہ ۱۲۲۶ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ممبئ پر اعلیٰ حضرت کا وہ شعر جس میں وہابیوں کا رد ہے یعنی

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی ۔۔۔ تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو

اس شعر کے پہلے مصرع میں وہابی کا لفظ ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا اور صرف دوسرے مصرع کو لکھا گیا۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب وہابیوں کا نام اپنی کتاب میں لانا گوارہ نہیں تو یہ لوگ رد کیا کریں گے؟۔

جبکہ اعلیٰ حضرت سرکار ایک استفتاء کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ''مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں، گمراہ گروں، بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں اور ان پر فرض ہے کہ خود ان بے دینوں یا جس کا فتنہ اٹھتا دیکھیں سد باب کریں۔ وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں۔ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے، فساد یا بد مذہبی ظاہر ہوں اور عالم اپنا علم

اس وقت ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی''۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ جلد نہم صفحہ ۲۸۶)

اب لگے ہاتھوں ان کی بیزاری کا حال بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔ تحریک دعوت اسلامی کی ایک چھوٹی سی کتاب ''بہتر مدنی انعامات ہے'' جس میں ایک سرخی قائم کی گئی ہے ''عطار کس سے بیزار'' اس میں لکھتے ہیں ''جو اسلامی بھائی دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ، انتظامی کابینات ومجالس وغیرہ کی بلا اجازت شرعی لوگوں کے سامنے مخالفت کرے وہ نہ میرا دوست، نہ پیارا، نہ منظور نظر اور نہ محبوب بلکہ قلب عطار اس سے بیزار ہے۔

حالانکہ اگر دین حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کے مؤید ہوتے تو یہ لکھتے کہ ''جو اللہ ورسول اور بزرگوں کی شان میں توہین وگستاخیاں کرے اور جو احکام شرع کی کھلم کھلا مخالفت پر آمادہ ہو اس سے قلب عطار بیزار ہے۔

راقم: فقیر عبد الصمد قادری رضوی عفی عنہ

۱۴/ ذی القعدہ ۱۴۴۲ھ بمطابق ۲۵/ جون ۲۰۲۱ء بروز جمعہ

امیر دعوت اسلامی کا پہلا دور فوٹو اور ویڈیو سے شدید اجتناب

ٹیلی ویژن رسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا دشمن ہے

مدیر: مولانا الحاج محمد حفیظ نیازی، ماہنامہ رضائے مصطفیٰ

دعوت اسلامی کی ترجمان کتاب فیضان سنت میں مولانا نیاز احمد سلیمانی کی طرف سے امیر دعوت اسلامی کا تعارف بدیں الفاظ شائع کیا گیا ہے کہ ''آپ اخباری بیانات اور ریڈیو، ٹی وی پر تشہیر سے کتراتے ہیں چونکہ فوٹو کھینچنا اور کھینچوانا دونوں حرام ہیں، اس لئے اخبار میں تصویر چھپوانے سے آپ کو سخت نفرت ہے۔ آپ کسی کو اپنی ویڈیو کیسٹ بنانے کی اجازت نہیں دیتے۔ آپ نے

اپنی ذات کوتواضع وانکساری سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی''۔کتاب میں ایک دوسرے صاحب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ''میری پھوپھی جان جو ہمارے ساتھ میں رہتی ہیں اور مولانا الیاس قادری سے بیعت ہیں، جب انہیں معلوم ہوا کہ امیر دعوت اسلامی ٹی وی اور .V.C.R کے سخت مخالف ہیں اس لئے ان کے دل میں بھی جذبہ بیدار ہوا کہ پیر صاحب کی ناپسندیدہ چیز گھر میں نہیں رہنی چاہئے۔لہٰذا انہوں نے ٹی وی کے سب تار وغیرہ کاٹ ڈالے اور سوچتے ہوئے کہ جب یہ آلۂ گناہ ہے تو پھر اس کا بیچنا بھی گناہ سے کیوں کر خالی ہوگا؟ لہٰذا اس کو اسٹور روم میں ڈلوادیا، وہ جمعہ کا روز تھا فرماتی ہیں اسی روز دوپہر کو جب میں لیٹی تو میری آنکھ لگ گئی پھر قسمت نے یاوری کی اور میں مدنی سرکا ﷺ کے دیدار فیض آثار سے مشرف ہوئی۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر فرما رہے تھے'' آج میں بے حد خوش ہوں کہ تم نے میرے بہت بڑی دشمن ٹی وی کو نکال دیا ہے لہٰذا میں تمہارے گھر آیا ہوں''۔اس واقعہ سے بے پردہ گھومنے والی ہماری ماں بہنوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ وہ بے پردگی سے توبہ کریں اور غیر مردوں سے بے تکلفی بند کردیں، نیز ٹی وی جسے مدنی آقا ﷺ نے اپنا دشمن قرار دیا ہے، اسے فوراً اپنے گھر سے نکال دینا چاہئے۔اسی طرح'' ٹی وی کی تباہ کاریاں'' پمفلٹ میں خود امیر دعوت اسلامی فرماتے ہیں کہ'' حقیقت یہی ہے کہ ہمارے معاشرہ کی بربادی میں ٹی وی اور وی سی آر کا نہایت ہی گھناؤنا کردار ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت کا اعتراف آپ کو کرنا ہی پڑے گا کہ .T.V اور .V.C.R کے باعث اس معاشرے میں گناہوں کا سیلاب امنڈ آیا ہے۔.T.V پر ڈرامے دیکھ دیکھ کر اور گانے سن سن کر آج چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں ٹانگیں تھرکاتے، ڈانس کرتے نظر آرہے ہیں۔

آہ! فلموں، ڈراموں، موسیقی اور گانے باجوں کی بہتات نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔ اگر ہمیں آخرت کی فلاح اور اپنے گھرانے اور معاشرہ کی اصلاح مطلوب ہے تو .T.V اور .V.C.R کو اپنے گھروں سے نکال دینا ہی پڑے گا۔آہ! آج تو بات بات پر موسیقی رائج ہے۔ ہر چیز میں موسیقی کی دھنیں سنی جارہی ہیں۔ پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کیا اب بھی .T.V اور V.C.R پر فلمیں، ڈرامے اور ناچ گانے دیکھنے، سننے سے سچی توبہ نہیں

کریں گے؟

کر لے توبہ رب (عزوجل) کی رحمت ہے بڑی
ہے جہنم کی سزا بے حد کڑی

پیغامِ توبہ: ہر اس اسلامی بھائی اور اسلامی بہن سے مدنی التجاء ہے، جس نے زندگی میں کبھی بھی فلمیں، ڈرامے دیکھے، گانے باجے سنے یا سنائے ہیں، دو رکعت نماز توبہ ادا کر کے اپنے اللہ عزوجل کی جناب میں گڑگڑا کران گناہوں بلکہ تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلیں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عہد کریں کہ آئندہ کبھی فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کے قریب بھی نہیں پھٹکیں گے، جو گھر کے ذمہ دار ہیں انہیں چاہئے کہ .T.V اور .V.C.R کو اپنے گھر سے نکال دیں۔

ایک میجر صاحب کا بیان ہے ''میں نے اپنے گھر کے افراد کو جمع کر کے سمجھایا اور الحمدللہ اتفاق رائے سے ہم نے اپنے گھر سے .T.V نکال دیا۔ خدا عزوجل کی قسم اس کے تقریباً ایک ہفتہ کے بعد میرے بچوں کی امی کو سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مبارک ہو تمہارے گھر سے .T.V نکالنے کا عمل اللہ عزوجل نے منظور فرمالیا ہے''۔ (مکمل رسالہ ٹی وی کی تباہ کاریاں از مولانا الیاس قادری)

تمام اسلامی بھائی اور برادران اہلسنت امیر دعوت اسلامی کا ''فیضان سنت'' کی روشنی میں زندگی کا پہلا دور ملاحظہ فرمائیں کہ فوٹو اور ویڈیو سے کس قدر شدید اجتناب ونفرت پر مبنی تھا جبکہ آپ کے مستقل رسالہ کا نام ہی ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' ہے اور اس میں ہر ہر جملہ و پیرا پر ویڈیو کی مخالفت کی گئی ہے اور اسے گھر سے نکالنے پر زور دیا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ٹی وی گھر سے نکالنے پر مبارکباد ارشاد فرمائی گئی ہے اور فیضان سنت میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ اعلان مبارک نقل کیا گیا ہے کہ:

''ٹی وی میرا بہت بڑا دشمن ہے'' او کما قال (والعیاذ باللہ تعالیٰ)۔

ایک اہم نکتہ: یادرہے کہ امیر دعوت اسلامی نے ''فیضان سنت'' ورسالہ ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' میں کہیں بھی یہ استثنا نہیں کیا کہ اب حالات بدل گئے ہیں، کئی مجبوریاں پیدا ہوگئی

ہیں، اس میں علماء کا اختلاف ہے اور کلمہ خیر و تبلیغی نقطہ نظر سے ٹی وی و مودی کا استعمال اور اس میں منظر عام پر آنا اب جواز کا تقاضا کرتا ہے وغیرہ وغیرہ، جبکہ اب مولانا موصوف نے اپنے لمبے چوڑے خطاب میں قیل و قال اور کھینچا تانی اور توڑ مروڑ کر کے ٹی وی و مووی کا جواز پیش کرنے کی ناجائز کوشش کی ہے اور آستانہ عالیہ بریلی شریف سے جانشین مفتیٔ اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری مدظلہ العالی اور دیگر اکابر علماء اہلسنت و جماعت کے ٹی وی و مووی کے ناجائز ہونے کے فتاویٰ کی کوئی پرواہ نہیں کی ہے اور نہ ہی بریلی شریف سے شائع ہونے والی فاضلانہ محققانہ کتاب ''ویڈیو کا اپریشن'' سے اپنی من مانی کا آپریشن کیا ہے۔ جیسا کہ انھوں نے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا جبراً استعمال کرتے وقت حضور مفتیٔ اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت علامہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اکابر علماء اہلسنت و خلفاء اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہم) کے فتاویٰ مبارکہ پر اپنی مرضی کو ترجیح دے کر نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی بدعت جبراً جاری کردی تھی۔

الغرض: اسلامی بھائیوں اور برادران اہلسنت کو امیر دعوت اسلامی کی اس دورنگی و من پسندی اور آستانہ عالیہ بریلی شریف سے بے وفائی کی روش سے خبردار رہنا چاہئے اور اپنے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک **اَلْبَرَکَةُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ مِنْ اَهْلِ الْعَلْمِ** یعنی برکت اکابر کے ساتھ رہنے میں ہے۔ (الحدیث) کے مطابق اکابر و اکثر علماء اہلسنت و جماعت و مرکز اہلسنت بریلی شریف سے وابستہ رہنا چاہئے اور اس دور فتن اور ''رہنمایان قوم'' کی زمانہ سازی و دورنگی سے مغالطہ میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ (وما علینا الا البلاغ المبین)

لمحہ فکریہ! امیر دعوت اسلامی کے ٹی وی و مووی کے جواز کیلئے جو خصوصی اجتماع منعقد کیا گیا (کاش اسے مدنی مذاکرہ کا نام نہ دیا جاتا) میں (یعنی مولانا نیاز احمد سلیمانی نے) جب یہ سوال کیا کہ ''بابا! اگر آپ کی مووی بنائی جائے تو دنیا بھر کے لوگ آپ کا بیان سننے کے ساتھ ساتھ آپ کی (تصویر کی) زیارت سے بھی مستفیض ہونگے''۔ (مخلصاً) تو اس پر بڑی مسرت کے ساتھ امیر دعوت اسلامی کے خصوصی اجتماع نے بہت جوش و جذبات کے ساتھ داد دے کر پذیرائی کی''۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے (جل جلالہٗ وعم نوالہٗ)

حرف آخر: یاد رہے کہ ہم نے ''دعوت اسلامی'' کے اپنے لٹریچر سے ٹی وی و مووی کے خلاف حقائق وامیر دعوت اسلامی کے رسالہ ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' کے حوالوں کی روشنی میں مذکورہ گزارشات اسلامی بھائیوں اور برادران اہلسنت کی خدمت میں پیش کی ہیں جبکہ مووی وٹی وی کے جواز پر ان کا بیان بھی سنا ہے اور قبل ازیں امیر دعوت اسلامی کی خدمت میں رجسٹری جوابی لفافہ بھی لکھ چکے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ قارئین اس معاملہ کا پس منظر و پیش منظر سامنے رکھ کر ''رضائے مصطفیٰ'' ملاحظہ فرمائیں گے۔ (وماعلینا الا البلاغ المبین)

(ماخوذ از ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ پاکستان بابت ماہ ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ مطابق جنوری ۲۰۰۶ء)

ٹی وی کا شرعی حکم

ثقہ اور معتبر علمائے اہل سنت کی تحریروں سے یہ امر واضح ہو گیا کہ تحریک دعوت اسلامی کے امیر اور اس جماعت کے مفتی کہلانے والے مبلغین جاندار کی تصویریں جو ٹی وی، ویڈیو اور ان کے مدنی چینل پر آتی ہیں، انھیں یہ لوگ جائز کہتے ہیں اور خوب شوق سے دیکھتے بھی ہیں، یہاں تک کہ خانۂ خدا یعنی مسجدوں میں اور اپنے مدرسوں میں بھی عام کرتے ہیں.....

حالانکہ سرکار اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ ''شرع نے تصویر حرام فرمائی اور کسی طریقہ و ساخت کے ساتھ حکم کو مقید نہ فرمایا، نہ کسی خصوصیت طریقہ کو اس میں دخل، نہ فوٹو بے اس کے عزم و فعل وحرکات کے خود بخود بن سکے، دستی و عکسی میں صرف تخفیف عمل کا فرق ہے جیسے پیادہ اور ریل، جہاں جانا شرعاً حرام ہے پیادہ وریل دونوں یکساں ہیں، وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس میں مجھے پاؤں کو حرکت دینی نہ پڑی نہ منزل منزل ٹھہرتا گیا۔ بالجملہ تصویر عکسی و دستی کے بنانے، رکھنے سب باتوں کے احکام قطعاً ایک ہیں اور فرق کی کوئی وجہ نہیں''۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۲۴، صفحہ ۵۶۷)

پھر آپ اسی کے جلد کے صفحہ ۵۵۷ پر رقم طراز ہیں کہ ''جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام

ہے جو اسے جائز کہے شریعت پر افتراء کرتا ہے، گمراہ ہے، مستحق تعزیر و سزائے نار ہے"۔

قارئین! تصویر کے متعلق امام اہلسنت نے جو شرعی حکم بیان فرمایا ہے اسے ملاحظہ کر لینے کے بعد ماضی قریب کے نامور و عبقری مفتیان کرام و علمائے عظام کے فتاویٰ بھی سوال و جواب کی روشنی میں بغور پڑھیں اور عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کریں، اور آخرت کے عذاب سے خود بچیں اور اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کو بچائیں۔

سوال:- آج کل اعتکاف کے دوران مسجد میں ٹی وی بھی رکھی جاتی ہے جس میں مذہبی پروگرام چلائے جاتے ہیں، جن میں بے حیائی، بدنگاہی یا موسیقی نہیں ہوتی، اعتکاف میں اس کی اجازت ہے یا نہیں؟ اور کیا اعتکاف پر اس سے فرق آئے گا؟

جواب:- نہ اعتکاف میں اس کی اجازت ہے اور نہ کسی طور پر اس کی اجازت ہے، اور یہ مذہبی پروگرام ہے ہی نہیں، دین کو تماشا بنانا ہے۔ اور ٹی وی کا استعمال خصوصا مسجد میں بہ زیادہ حرام اور اشد حرام ہے۔ (فقہی مجالس حصہ اول ص ١٣٦، از: حضور تاج الشریعہ وارد حال مدینہ منورہ، شعبان المعظم ١٤٣١ھ مطابق ١٥/ اگست ٢٠١٠ء)

ریحان ملّت حضرت علامہ ریحان رضا خان علیہ الرحمۃ ویڈیو اور ٹی وی کے متعلق اپنے فتویٰ میں علمائے متقدمین کے نزدیک تصاویر حیوان کی حرمت ان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت خاتم الحفاظ ملا علی قاری علیہ الرحمہ مرقات میں فرماتے ہیں "ہمارے اصحاب و دیگر علما نے فرمایا کہ جاندار کی تصویر بنانا شدید ترین حرام اور گناہ کبیرہ ہے اس لیے کہ اس پر شدید وعید آئی ہے جو احادیث میں مذکور ہے، برابر ہے کہ وہ تصویر کپڑے پر یا فرش پر یا درہم و دینار پر یا کسی اور چیز پر بنائی جائے"۔ حضرت علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں "تصویر بنانا مطلقا ناجائز ہے اس لیے کہ یہ تخلیق باری تعالیٰ کے مشابہ ہے"۔ اسی میں بحر الرائق سے ہے، تصویر بنانا بہر حال حرام ہے اس لیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے مشابہت ہے۔

سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں "جب تخلیق الٰہی مشابہت کی علت ہوئی تو فرق نہیں کہ تصویر قلم سے بنائیں یا اس کا عکس چھاپیں اس لیے کہ علت ہر جگہ حاصل ہے"۔

مختصر یہ کہ ٹی وی ، ویڈیو وغیرہ کی اصل وضع ہی لہو ولعب کے لیے ہوئی ہے۔ اور اس کا کوئی پروگرام جانداروں کی تصویر سے خالی نہیں ہوتا اور یہ سب اسراف وتبذیر کی اشیاء ہیں اوران کا خریدنا، رکھنا یا دیکھنا حرام حرام اشد حرام ہے، نئے نئے احتمالات نکال کران کے جواز کی صورتیں پیدا کرنا،فتنوں کا دروازہ کھولنا اور ابنائے زمانہ کی روش سے غافل ہونے کے مترادف ہے۔ **هٰذَامَاعِنْدِیْ وَالصَّوَابُ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی.**

کتبہ: محمد ریحان رضا خان رحمانی

سابق سجادہ نشین خانقاہ عالیہ، قادریہ،نوریہ، رضویہ بریلی شریف

(منقول از ماہنامہ اعلیٰ حضرت دسمبر ۱۹۸۵ء ص ۱۱ تا ۱۲ ملخصا)

اب لگے ہاتھ حضور تاج الشریعہ کا ایک دوسرا فتوی بھی بغور ملاحظہ فرمائیں:

سوال: حضور! معترض اور مخالف اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت ٹی وی، ویڈیو اور تصاویر اوران خرافات کے حامی افراد اور تنظیموں کے بہت خلاف ہیں، مگر خود حضرت ہی کے بعض خلفاء اور مریدین بغیر کسی شرعی عذر یا حکم کے ٹی وی پر آتے ہیں یا ویڈیو تصاویر بنواتے ہیں حضرت ان کی بھی سرزنش فرمائیں؟

جواب: خلفاء اور مریدین اگر یہ کام کرتے ہیں تو ان کو یہ ہدایت ہے کہ ٹی وی پر آنے سے پرہیز کریں اور ویڈیو کے پروگراموں سے بھی پرہیز کریں اور اپنی تصویر کشی سے اجتناب کریں اس لئے کہ جاندار کی تصویر کشی حرام اشد حرام ہے ،وہ کوئی کرے میرا خلیفہ یا میرا مرید یا میرے خاندان ہی کا کوئی فرد کیوں نہ ہو میں اس سے راضی نہیں ہوں۔ (ایضاً فقہی مجالس حصہ اول ص ۱۳۱)

اب تاجدار اہل سنت ،شہزادۂ اعلیٰ حضرت، سرکار حضور مفتیٔ اعظم سے مندرجہ ذیل سوال کا حقانی، نورانی اور عرفانی جواب ملاحظہ کریں۔

سوال: - کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ فلم یعنی بائس کوپ دیکھنا جائز ہے یا ناجائز۔ کیوں کہ ان دنوں ایک حج فلم تیار ہو کر کلکتہ میں آئی ہے جس کو

بتایا گیا ہے کہ علمائے عرب و مصر نے جائز قرار دیا ہے، اور شاہان عرب و مصر نے خود دیکھا ہے اور پسند کیا ہے، دنیائے اسلام کو بڑی اہمیت کے ساتھ دیکھنے کا شوق دلایا ہے، اس لیے عام مسلمانوں میں اس کی شورش پیدا کیا ہے کہ جب علمائے عرب و مصر نے جائز کیا ہے تو پھر اس فلم کا دیکھنا کیسے ناجائز ہوسکتا ہے، امیدوار ہیں کہ احکام خداوند جل وعلا و فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے ہم مسلمانوں کو آگاہ فرما کر فعل نامشروع سے بچائیں گے۔

از: پوسٹ بالی ضلع ہوڑہ مرسلہ امام بخش صاحب قوال ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۵ ہجری

جواب:- اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ ﴿رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ. وَأَعُوْذُ بِکَ رَبِّ أَنْ یَّحْضُرُوْنِ﴾

اللہ اللہ کیا زمانہ ہے۔ آج سے پہلے کسے یہ وہم تھا کہ مسلمانوں کو سنیما جیسی چیز کے حرام و گناہ ہونے میں شک ہوگا، کسے خطرہ تھا کہ اس تماشہ کے جواز کا خواب انہیں نظر آئے گا، یہ وہم جاگے گا، کسے اندیشہ تھا کہ ایسے بدکام جسے خواص و عوام مطلقاً گناہ و حرام جانتے مانتے ہیں کبھی اسے اگرچہ اس میں کہیں کے خواص بھی مبتلا ہو جائیں جنہیں مبتلا سنیں ہی نہیں خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ جائز سمجھا جائے گا، کسے یہ خیال تھا کہ کوئی بدلگام اس گانے بجانے اور تصویر نچانے کا تماشہ دیکھنے دکھانے کو جائز سمجھے سمجھائے گا، وہ بھی اس دلیل ذلیل سے کہ فلاں جگہ عوام ہی نہیں خواص بھی اس میں مبتلا بتائے جاتے ہیں، کسے یہ گمان تھا کہ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ سمجھ والا بھی شریعت کہیں کے مولوی کہلانے والے حاکموں بادشاہوں کے قول و فعل کا نام رکھے گا، کہ وہ جو کہیں، کریں جائز و حلال ہوگا، کیسے ناجائز و حرام ہوگا۔

اب تک تو مسلمان یہی سمجھتے تھے کہ جاہل سے زیادہ عالم، عوام سے زیادہ خواص پر ارتکاب گناہ سے اشد الزام ہوتا ہے، رذیل سے زیادہ شریف ارتکاب گناہ پر مورد الزام و مطعون و ملام ہوا کرتا تھا، یہ نہ جانتے تھے کہ اب زمانہ ایسا آ گیا ہے کہ لوگ مولوی کہلانے والوں اور بادشاہوں کے ایسے ناجائز قول و فعل کو سن کر بجائے اس کے کہ انہیں اشد ملزم سمجھیں، ان پر اشد طعن کریں، انہیں سخت مطعون و ملام ٹھہرائیں، ان کے اس قول و فعل کو دلیل جواز بنالیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ وہ بھی ایسا نجس قول جس سے مسلمانوں کے دین کو

ہنسی کھیل بنا لینے والوں کی امداد واعانت ہو۔ حج مسلمانوں کے دین کا مقدس رکن ہے اس کا تماشا بنانا دین کو ہنسی کھیل بنا لینا نہیں تو کیا ہے۔ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ سنیما دیکھنا تو ویسے بھی حرام ہے اور حج فلم کا تماشہ دیکھنا حرام در حرام اشد اخبث کام ہے، حج فلم کے ساتھ راضی ہونا اپنے دین کو ہنسی کھیل بنا لینے پر راضی ہونا ہے، اس سے اخبث اور اشد نجس بدتر کام اور کیا ہوگا۔ گانے بجانے کی حرمت اور تصاویر کی ناجوازی کے متعلق اگر تفصیل دیکھنا ہو تو ''عطایا القدیر'' اور ''التحبیر بباب التدبیر'' رسائل اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ملاحظہ کریں۔

بعض لوگ خوشامد میں بادشاہوں حاکموں کے سامنے ایسے ہو جاتے ہیں کہ وہ دن کو رات کہیں تو یہ بھی ان کی ہاں میں ہاں ملانا ضروری خیال کرتے ہیں، جو وہ کریں ان کی خوشامد میں یہ بھی ویسا ہی کر گزرتے ہیں، جنہیں فرمایا گیا: اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ۔ لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر چلتے ہیں۔ (مترجم)

بادشاہ کے دین کا لوگوں پر اثر ہوتا ہے، لوگ بادشاہ کے دین کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں، مگر یہ آج تک غالبًا نہ ہوا تھا کہ محض ان کے قول وفعل کو دلیل جواز ٹھہرایا گیا ہو، اور شریعت ان کے ہاتھ میں یا ان کے قول و فعل کے تابع سمجھی گئی ہو۔ اب جو نہ ہو کم ہے۔ پھر اخباری اشتہاری پروپیگنڈا کسے معلوم نہیں، عرب و مصر کے علما کا نام بدنام کیا جاتا ہے، ہرگز علما ایسی خبیث بات نہیں کہہ سکتے، ہرگز ایسے شنیع امر سے راضی نہیں ہو سکتے، ہرگز ایسے نجس کام کو پسند نہیں کر سکتے۔ علما کو بدنام کرنے والے ''بدنام کنندۂ نکونام چند'' ہندوستان ہی میں نہیں ہر جگہ ہیں یہاں ہندوستان ہی میں دیکھو ایسے لوگ برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ کیسے کیسے اجہل آج کل مولانا اور علامہ بنے ہوئے ہیں ''ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا'' پہلے تو فریب دہی کو بڑے بڑے عمامے اور لانبے چوڑے جبے درکار ہوتے تھے اب تو چورن والوں کی طرح زبان کھول لی یا ٹھیٹھروں میں نوکری کر لی اور وہاں سے تقریر میں کچھ مہارت اور گانے کی مشق پیدا کر لی اور مولانا ہوا، اور بڑے سے بڑا مولانا ہونا ہوا تو جیل کی ہوا کھا لی، اور علامہ کی ڈگری کے لئے تو اتنا بھی نہیں گھر بیٹھے علامہ بن جاتا ہے اور اخباروں میں اوندھے سیدھے مضمون لکھنے اور اپنے نام کے

ساتھ علامہ کا لفظ خود ہی لکھ دے اپنے آدمی سے لکھوایا کرے دو چار آدمی ایسے بنالیے جو علامہ علامہ کہا کریں، ہندوستان بھر میں علامہ مشہور ہوجائے گا۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

اگر یہ واقعہ ہے کہ مصر کے کچھ لوگوں نے حج فلم کے ساتھ اظہار رضا کیا اسے جائز بتایا ہے تو وہ ایسے ہی مولانا اور ایسے ہی علامہ ہیں۔ ہرگز کسی عالم دین کی یہ ناپاک حرکت، یہ نجس قول نہیں ہوسکتا۔ یہاں دلی کے ایک مشہور عام رسوا بین الخواص والعوام ہستی بھی تو سنیما کی فلموں کو دیکھتی اور اس کی تعریفیں لکھتی اور چھاپتی ہے۔ ایسے ہی مصر کے بعض عبدالدّنیا والدّرہم دین سے آزاد جاہلوں نے حج فلم کو پسند کیا اور دیکھا دکھایا ہوگا، اور بالفرض اگر دنیا بھر کے خواص وعوام کسی ایسے حرام کا ارتکاب اور اسے پسند کریں تو کیا اس سے وہ حرام جائز ہوجائے گا، ہرگز نہیں۔ لَا وَاللّٰهِ اَنَّ الْحُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ. (فتاویٰ مفتیٔ اعظم، ج/۵، ص/۲۴۴ رضا اکیڈمی ممبئی)

اب یادگار سلف، شیدائے اعلیٰ حضرت، حضور بدر العلماء سے مندرجہ ذیل سوال کا ایمان افروز جواب ملاحظہ کریں۔

سوال:- از ابراہیم اسمٰعیل مرچنٹ بائیکلہ ہاوس چوتھا منزلہ فلیٹ سی بمبئی، ۸۔

آئندہ جمعہ کو بمبئی کے سنیما گھروں میں جہاں بے حیا مناظر کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں اسی پردہ سیمیں پر ''خانۂ خدا'' نامی ایک فلم دکھائی جانے والی ہے جس میں طواف کعبہ معظّمہ، سعیٔ صفاومروہ اور وقوف عرفات سے لے کر زیارت اندرون مسجد نبوی شریف تک کے مناظر کو بذریعہ اسکرین فلم تیار کیا ہے۔ جس میں مردوں اور عورتوں کو تمام ارکان حج ادا کرتے ہوئے ان کی تصویریں لی گئی ہیں۔ ایسی فلم دیکھنا اور دکھانا اور اس فلم کی نمائش کرنا از روئے شرع مطہرہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟ توضاحت سے تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

جواب:- اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ اے سائل یہ نہ پوچھ کہ نام نہاد فلم ''خانہ خدا'' کا دیکھنا یا دکھانا جائز ہے یا ناجائز بلکہ یہ پوچھ کہ اس فلم کے دیکھنے والوں اور دکھانے والوں پر کتنا سخت شدید گناہ اور عظیم وبال ہے۔ عام فلموں کا دیکھنا اور دکھانا حرام سخت حرام شدید حرام ہے۔ مقامات مقدّسہ کے مناظر کو پردہ سیمیں پر لاکر دکھانا ان کی حرمت اور عظمت پر ضرب کاری

ہے۔مسلمانوں کا جذبہ عقیدت اوراحترام بالکل سرد ہو چکا ہے ورنہ فلم کمپنیاں مقامات مقدّسہ کے مناظر فلمانے کی جرأت ہی نہ کرسکتی تھیں۔لیکن پانی سر سے اونچا گزر جانے کے باوجود اب بھی موقع ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان اس نام نہاد فلم ’’خانہ خدا‘‘ کی نمائش کا قولاً وعملاً بائیکاٹ کریں۔اور مقامات مقدسہ کی عزت وآبرو کی حفاظت کا فریضہ انجام دیں۔مسلمانو!ہوش میں آ کر سنو!فلم کمپنیاں تمہیں سے پیسہ لے کر تمہارے دین ومذہب سے کھیل رہی ہیں۔اور شعائر الٰہیہ کی آبرو لوٹ رہی ہیں،اگر تم نے آج ہی اس فتنہ عظیم کی بیخ کنی نہ کردی تو فلم کمپنیوں کا حوصلہ بڑھ جائے گا۔اور کل وہ نام نہاد فلم ’’خانہ خدا‘‘ کے علاوہ معاذ اللہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کے نام کی بھی فلم نکالنے کی کوشش کرسکتی ہیں۔پھر اس طرح تمہارا دین ومذہب ایک تماشہ بن کر رہ جائے گا،لہٰذا آج ہی چونک جاؤ ہوشیار ہو جاؤ ہوسکتا ہے کہ کرائے کے کچھ مولوی و لیڈر اس نام نہاد فلم کے دیکھنے کو جائز کہیں مگر خبردار خبردار!تم ان کے دھوکے میں ہرگز نہ آنا ورنہ تمہارا دینی جذبہ تباہ وبرباد ہو جائے گا۔اور تم قیامت کے میدان میں ان مجرموں کی صف میں کھڑے کئے جاؤ گے جنہوں نے دین ومذہب کے شعار کی بے حرمتی کی ہے۔لہٰذا اس سنگین فتنے میں گھسنے سے خود بچو۔اور اپنے بال بچوں نیز دوست واحباب اور اپنے عزیز واقارب سب کو بچاؤ۔اِنَّمَا التَّوْفِيْقُ وَالْهِدَايَةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ جَلَّ جَلَالُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کتبہ:بدرالدین احمد القادری الرضوی

غُفِرَ لَهُ رَبَّهُ الْقَوِیُّ ثَمَانِيَةَ عَشَرَمِنْ ذِی الْحِجَّةِ الْحَرَامِ ١٣٨٧ھ

مسلمانو!ان احکام شرعی پر عمل کرو جو چیز شرعاً ناجائز وحرام ہے وہ ناجائز وحرام ہی رہے گی کسی کے جائز کرنے سے جائز نہیں ہو جائے گی،قبر وحشر میں ٹی وی اور موبائل نہیں،قرآن وحدیث اور فقہائے کرام کے فرامین پر عمل کا توشہ کام آئے گا،مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہم خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کو اپنے بزرگوں کے موقف پر قائم رہنے کی توفیق بخشے آمین۔اور سرکار اعلیٰ حضرت کے اس فرمان ذیشان پر عمل پیرا رکھے۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے　　اندھیری رات سونی تھی چراغ لے کے چلے
تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا　　وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

نوٹ :-تصویر کی جہاں شرعی ضرورت ہواس کے لئے علمائے اسلام نے اجازت دی ہے۔ ہاں جہاں تصویر کشی کے بغیر کام نہ چلے تو کسی معتبر دین دار عالم سے مسئلہ پوچھ کر عمل کیا جائے۔

طاہر القادری کے متعلق حکم شرعی

سوال :- کیا طاہر القادری کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ چکی ہے یا نہیں؟

جواب :- طاہر القادری کے مختلف بیانات اوراس کی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے'' یا ''فرقہ پرستی کا خاتمہ'' اس میں بہت سارے مقالات اور کلمات اور عبارتیں کفریہ موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ کہ اس کے نزدیک سرکار علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بہتر یا تہتر فرقے میں کسی کو نجات کا پیمانہ نہیں دیا، اس طور پر اس کے قول سے یہ لازم آیا کہ نہ اہل سنت ناجی ہیں اور دوسرے بھی ناجی نہیں ہیں، اور یہ کہتا ہے کہ جتنے فرقے ہیں سنی اور غیر سنی ان سب میں تعبیری اور تشریحی اختلاف ہے اور باقی سب ایک ہیں۔ اوراس کے علاوہ بہت سارے اس کے کفریات ہیں۔ اس کی کتاب ''دیدوشنید'' وغیرہ اوراس کی دوسری کتابوں میں اور انٹرنیٹ پر اب تو اس کے اقوال اوراس کے ایکشن اوراس کے کلمات وغیرہ سب دستیاب ہیں وہاں سے آپ جا کر ان کی معلومات کر سکتے ہیں۔

لہٰذا اس کی بد مذہبی حد کفر تک پہونچنے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ (فقہی مجالس حصہ اول ص ۱۳۳/از حضور تاج الشریعہ وارد حال مدینہ منورہ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۵/اگست ۲۰۱۰ء

برادران اسلام! حضور تاج الشریعہ کے اس فتوی کی روشنی میں طاہر القادری کے جو احوال ہیں، اسی طرح کا ایک فتوی سرکار اعلیٰ حضرت کا بھی ملاحظہ کریں :-

سوال :- بکر اپنے آپ کو سنی کہتا ہے اور فرقہ وہابیہ، غیر مقلدوں کے معاملہ میں کہتا ہے کہ یہ سب قرآن وحدیث کے ماننے والے ہیں، جھگڑے کی بات نہیں نکالنا چاہیے سب حق پر ہیں ایسی صورت میں بکر سنی کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

جواب: بکر کافر و مرتد محض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۸۰)

لہٰذا مسلمانوں سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اس دور پرفتن و پرآشوب میں فتنہ طاہریہ منہاجیہ صلح کلّیہ اوراس کی تحریک منہاج القرآن جس کا نیا نام ''پیغام اسلام'' رکھ کراس کے ذریعہ تعلیمات منہاج القرآن کو عام کرنے کی پوری کوشش خاص طور پر ٹا ٹا نگر جمشید پور (جھارکھنڈ) اور دیگر مقامات پرآج کئی سالوں سے جاری ہے۔

ایسے حالات میں خوش عقیدہ سنی مسلمانوں سے عاجزانہ گزارش ہے صلح کلیوں کے دھوکے اور فریب سے بچیں اور اپنے دین و ایمان کے قیمتی سرمایہ کی ہر طرح سے حفاظت کریں۔اور یہ بات خوب اچھی طرح یادرکھیں کہ ''درحقیقت صلح کلیت ہی ہر بد مذہبی کی جڑ اور ہر بے دینی کی بنیاد اور ہر فتنے کا دروازہ ہے۔''

آج سے تقریباً ایک سو پچیس سال قبل صلح کلیوں کا یہ فتنہ ''ندوۃ العلماء'' کے نام سے شباب پر تھا۔اس زمانے میں سرکار اعلیٰ حضرت اور آپ کے خلفاء و تلامذہ نے اس کا جم کر مقابلہ فرمایا اوراس کے تمام خفیہ داؤں و پیچ کو آشکارا فرما کر زبردست انداز میں تحریراً اور تقریراً ہر طرح تردید فرما کراس فتنے کا سرکچل دیا تھا۔اور آپ نے اس کے رد میں تقریباً ۱۷ر کتابیں تحریر فرمائیں جس میں پہلی کتاب فتاویٰ الحرمین ہے جسے راقم نے سال گذشتہ رضا اکیڈمی ممبئی سے شائع کروا دیا ہے اور نیٹ پر بھی یہ کتاب موجود ہے۔خواہش مند حضرات اس مبارک کتاب اور ندوہ کے رد میں دیگر رسائل سے خوب خوب مستفیض ہوں اور فتنۂ طاہریہ کے جال میں پھنسنے سے بچیں۔اس سلسلے میں تفصیلاً تصنیفات اعلیٰ حضرت ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین (۲) فتاوۃ القدوہ لکشف دفین الندوہ (۳) سوالات حقائق نما بر دوس ندوۃ العلماء (۴) مراسلات سنت وندوہ (۵) ترجمۃ الفتویٰ وجہ بدم البلویٰ (۶) خلص فوائد فتویٰ (۷) مآل الابرار وآلام الاشرار (۷) اشتھارات خمسہ (۹) غزوہ لہام سماک دارا لندوہ (۱۰) ندوہ کا تیجہ روداد سوم کا نتیجہ (۱۱) بارش بھاری بر صدف بہاری (۱۲) سیوف العنوہ علیٰ ذمائم الندوہ (۱۳) صمصام القیوم علی تاج الندوہ عبدالقیوم (۱۴) سوالات علماء و جوابات ندوۃ العلماء (۱۵) سرگزشت و ماجرائے ندوہ (۱۶) سکین ونورہ بر کاکل پریشان ندوہ (۱۷) فتویٰ مکہ لعث الندوۃ الندکہ

طاہر کی گمرہی

از: الحاج محمد عرفان رضا قادری

مقام و پوسٹ نوادہ، مشرکھ ضلع چھپرہ (بہار) 8340285154

ہر سو ہے اب تو شہرہ طاہر کی گمرہی کا
فتنوں میں ایک فتنہ آیا ہے پادری کا

بد بخت، بے حیا ہے، حق سے ہی پھر گیا ہے
دور و نفور رہنا، فتنہ ہے طاہری کا

گمراہ ہوگیا ہے، گمراہ کر رہا ہے
طاہر ہے نام اس کا دھوکا ہے ''قادری'' کا

طاہر سے دور رہنا ،شاطر سے دور رہنا
فتویٰ بھی آ گیا ہے سرکار ازہری کا

وہ کیا حساب دے گا، وہ کیا جواب دے گا
اس سے سوال ہوگا جب اس کی رہبری کا

فتنوں کا سلسلہ ہے ،شیطان خوش ہوا ہے
دشمن بنا ہوا ہے ایماں کی روشنی کا

اے خالق زمانہ! دین حسن بچانا
دیتا ہوں واسطہ میں سرکار کی گلی کا

شمس و قمر، ستارے سب کہہ رہے ہیں عرفاں!
نام و نشاں مٹا ہے ہر ایک دوزخی کا

جو ہیں نبی کے دشمن، جو ہیں ولی کے دشمن
رشتہ نہیں ہے ان سے عرفان قادری کا

ضمیمہ

اب اخیر میں ایمان وعقیدے میں جلا پیدا کرنے کے لئے آقائے نعمت حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے متعلقین اور خوش عقیدہ مسلمانوں کے ایمان وعقیدے میں پختگی کے لئے حضور بدر ملت کا ایک واقعہ اور ایک کرامت نیز عظیم خوشخبری اور دعوت اسلامی کے متعلق اہم فتاوے نیز اس تحریک کے متعلق لمحۂ فکر اور حکومت وقت سے ایک پرزور مطالبہ وغیرہ شامل کتاب کئے جارہے ہیں۔ مسلمان انھیں بغور پڑھیں اور عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

حضور بدر ملت کے تصلّب فی الدین کا ایک واقعہ

از: ماسٹر محمد ادریس صاحب یار علوی

حضور بدر العلماء موضع رمنگرہ، پچپڑوا ضلع بلرامپور (یوپی) میں آج سے تقریباً ۵۲/۵۰ سال قبل جب تبلیغی دورے پر تشریف لاتے تو محمد نعیم بھائی کے گھر پر قیام فرماتے تھے۔ وہ حضرت سے کافی عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت کے قیام فرمانے کا سلسلہ ان صاحب کے یہاں کئی سالوں تک رہا۔ جب انہوں نے اپنی بڑی لڑکی کی شادی کی تو اس موقع پر مقام اور ہوا، ضلع بلرامپور جہاں صرف وہابی ہی رہتے ہیں وہاں کے ایک وہابی کو بھی انہوں نے دعوت دے دی تھی۔ شادی کے کچھ دنوں کے بعد جب آپ کی ہمارے گاؤں میں آمد ہوئی تو روایت سابقہ کے مطابق انہیں کے گھر پر رات میں آپ نے قیام فرمایا۔ صبح تقریباً ۱۰ر بجے محمد نعیم بھائی آپ کے لئے کھانا وغیرہ لائے اور منشی شبیر حسن صاحب یار علوی کو حضرت کو کھانا کھلانے کی ذمہ داری سپرد کر کے کسی ضرورت سے وہ گھر کے اندر چلے گئے۔ بہر حال منشی جی نے آپ کا ہاتھ وغیرہ دھولوا کر دستر خوان پر کھانا وغیرہ رکھ دیا اور آپ کھانا کھانے لگے۔ اور دینی گفتگو ہوتی رہی اسی بیچ مین منشی جی نے یہ بھی ذکر کردیا کہ نعیم صاحب نے اپنی لڑکی کی شادی میں ایک وہابی کو دعوت دے دی تھی۔ اس وقت نعیم بھائی موجود نہیں تھے حضرت نے

جب یہ خبر سنی تو فرمایا کہ محمد نعیم کو بلائیے۔ وہ گھر کے اندر سے آئے تو حضرت نے ان سے فرمایا کہ کیا آپ نے اپنی لڑکی کی شادی میں وہابی کو دعوت دی تھی؟ اس پر انہوں نے اقرار کرلیا کہ ہاں میں نے دعوت دی تھی۔ بس اسی وقت آپ نے کھانے سے ہاتھ روک لیا۔ دعا پڑھی اور منشی جی سے کہا میرا ہاتھ دھلایئے اور میرے ساتھ مسجد چلئے میں نماز چاشت پڑھوں گا۔ (ماسٹر صاحب کا بیان ہے اس گفتگو کے وقت میں وہاں موجود تھا)۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے منشی جی سے کہا جایئے اور ادریس بھائی سے کہئے کہ وہ میرا بستر اپنے گھر پر لگائیں اب میں محمد نعیم کے گھر نہیں جاؤں گا۔ یہ خبر سن کر میں مسجد پہونچا اور حضرت سے عرض کیا کہ حضور ایسا کریں گے تو محمد نعیم صاحب کو تکلیف ہوگی۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ محمد نعیم کئی سالوں سے میری صحبت میں رہ رہے ہیں۔ وہ کوئی نئے آدمی نہیں ہیں۔ جب تک آدمی دین پر مضبوطی سے قائم رہے گا تو میرا اس سے تعلق برقرار رہے گا اور دین کے معاملے میں ڈھیل ڈھال اور لاپرواہی اختیار کرے گا تو میرا اس سے کوئی واسطہ و تعلق نہیں رہے گا۔ جب تک توبہ نہ کرلے گا۔

نوٹ: حضرت بدر ملت علیہ الرحمہ کے سختی کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ نعیم بھائی نے وہابیوں سے تعلقات ختم کردیئے۔ حضور والا کے اس عمل خیر سے آج کے آزاد خیال مولویوں اور عوام الناس کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

حضور بدر ملت کی ایک کرامت

حضرت علیہ الرحمہ جب دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف میں تدریسی خدمات انجام دے رہے تھے اس زمانے میں ایک خط پوسٹ کارڈ پر لکھ کر محمد نعیم بھائی کے نام بذریعہ ڈاک روانہ کیا۔ اس کارڈ پر پتہ کی جگہ اردو زبان میں صرف اتنا لکھا ہوا تھا۔ ''۹۲ نعیم۔ رمنگرہ'' ڈاکخانہ اور ضلع کا نام لکھا ہوا نہیں تھا۔ مگر پھر بھی وہ خط ڈاکخانہ کے مہر کے ساتھ محمد نعیم بھائی کو وصول ہوگیا۔ موصوف نے خط وصول کرنے کے بعد کئی لوگوں کو دکھلایا اور مجھے (یعنی ماسٹر ادریس یار علوی کو) بھی دکھلایا۔

اس زمانے میں جب حضرت رمنگرہ تشریف لائے تو نعیم بھائی نے حضرت سے کہا کہ حضور اگر کوئی خط لکھے اور خط میں پانے والے کا نام اور گاؤں کا نام تو لکھے لیکن پوسٹ آفس اور ضلع کا نام نہ لکھے تو کیا ایسا خط پانے والے کے پاس پہونچ سکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا ہرگز نہیں تو نعیم بھائی نے وہ خط حضرت کو دکھلایا اور عرض کیا کہ یہ آپ ہی کا لکھا ہوا خط مجھے ملا ہے جس میں ڈاکخانہ اور ضلع کا نام نہیں لکھا ہے۔ حضرت نے ملاحظہ فرمانے کے بعد خاموشی اختیار فرمالیا۔

نوٹ:۔ اللہ والے اکثر اپنی کرامت کو چھپاتے ہیں۔ مگر جب ضرورت پڑتی ہے تو ظاہر بھی فرماتے ہیں تاکہ لوگ ہدایت پاسکیں۔

ایک عظیم خوش خبری

وہابی کی بارات واپس کردی گئی

از: ماسٹر محمد ادریس یار علوی

۲۷/ شوال ۱۴۴۲ھ بمطابق ۸/ جون ۲۰۲۱ء بروز سہ شنبہ ہمارے گاؤں رمنگرہ ضلع بلرامپور میں عبد الخالق یار علوی کی بچی کی بارات آئی جب کہ موصوف یعنی لڑکی کے باپ کا قیام بمبئی ہی میں تھا انہوں نے بذریعہ فون مجھے نکاح پڑھانے کے لئے کہا۔ اس کے بعد میں اور اسی گاؤں کے عبد الحکیم بھائی نوری نماز ظہر کے لئے مسجد گئے اور وضو کے دوران عبد الحکیم بھائی نے بتایا کہ کوّا پورا اسٹیشن ضلع بلرام پور کے آس پاس ایک گاؤں ادئی پور ہے وہیں سے یہ بارات آئی ہے۔ اسی گاؤں کے ایک مولانا محمد رفیق صاحب قادری دار العلوم فاروقیہ مدھ نگر ضلع بلرامپور (یوپی) میں پڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ بریلی شریف کے سفر کے دوران ٹرین میں مجھ سے یہ بتایا کہ میرے گاؤں میں وہابیوں کی تعداد زیادہ ہے۔

ادئی پور کا نام سن کر میں نے حضرت مولانا صوفی زبیر احمد صاحب رضوی سے مولانا رفیق احمد صاحب قادری کا موبائل نمبر حاصل کیا۔ لڑکی کے باپ سے بذریعہ فون دولہا اور اس کے باپ کا نام معلوم کیا پھر مولانا رفیق احمد صاحب قادری سے ان دونوں کے بارے میں معلوم کیا کہ یہ سنی ہیں یا وہابی؟ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ تو وہابی ہیں۔ اس کے بعد میں نے لڑکی کے باپ کے پاس فون کیا کہ وہابی ہونے کی وجہ سے میں نکاح نہیں پڑھاؤں گا پھر انہوں نے باراتیوں کے پاس فون کیا کہ آپ لوگ ماسٹر صاحب سے ملاقات کر کے اپنا سنی ہونا ثابت کیجئے۔ ان میں سے تین لوگ میرے گھر پہونچے۔

میرے پاس پہونچتے ہی ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ سنی اور اہل حدیث میں کیا فرق ہے؟ میں نے جواباً اس سے کہا کہ اگر تم لوگ سنی ہوتے تو ایسا سوال ہرگز نہیں کرتے۔ ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ بارات میں واپس چلے گئے۔

پھر یہ بات طے پائی کہ ہم لوگ اس معاملے کی تحقیق کے لئے حضرت مولانا مفتی الحاج محمد حفیظ اللہ صاحب نعیمی کی خدمت میں چلیں۔ لہٰذا لڑکے کے باپ عبد العزیز عرف بھگولے اور دونوں جانب کے ملا کر چھ سات آدمی میرے ساتھ پچپڑوا ضلع بلرامپور مفتی صاحب کے پاس پہونچے، مفتی صاحب نے حضرت مولانا رفیق احمد صاحب قادری کو بلایا اور مفتی صاحب نے لڑکے اور اس کے باپ کے بارے میں مولانا موصوف سے پوچھا کہ آپ ان لوگوں کو وہابی بتا رہے ہیں تو آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے؟ اس پر مولانا موصوف نے حق گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا بیان دیا کہ اس آدمی کا مکان سنی مسجد ہی کے پاس ہے مگر یہ اور اس کے گھر والے وہابیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ جمعہ اور عیدین کی نماز بھی وہابی کی اقتداء میں پڑھتے ہیں۔ قربانی کے موقع پر یہ لوگ وہابی مولوی سے قربانی کرواتے ہیں۔ اور ابھی چند روز قبل اس کا ایک لڑکا مر گیا تھا تو اس کی نماز جنازہ بھی وہابی مولوی ہی سے پڑھوائی گئی تھی۔ حاصل کلام یہ کہ یہ لوگ وہابیوں کے کفری عقائد پر مطلع ہونے کے بعد بھی کافر نہیں جانتے ہیں۔

مفتی صاحب نے مولانا موصوف کا بیان سننے کے بعد ان لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے عمل سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ تم لوگ وہابی ہو۔ اس پر وہ لوگ خاموش رہے۔ اس کے بعد لڑکے کا باپ کہنے لگا۔ حضرت نکاح ہو جانے کا کوئی راستہ نکال دیا جائے میں توبہ کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔ اس پر مفتی صاحب نے فرمایا تم اپنا مطلب حل کرنے کے لئے توبہ کرنا چاہتے ہو۔ میں توبہ کروانے کے لئے تیار ہوں مگر یہ بھی خوب غور سے سن لو کہ وہابی کو توبہ کروا کر فوراً نکاح پڑھانے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ توبہ کے بعد کچھ مدت تک اسے دیکھا جائے گا کہ آیا وہ توبہ پر قائم ہے یا نہیں؟ اس پر وہ لوگ سب کے سب خاموش رہے۔ اس وقت میں نے مفتی صاحب سے کہا کہ حضور اگر ان لوگوں کو دین پیارا ہوتا تو یہ لوگ فوراً وہابیت سے بیزاری کا اعلان کرتیہوئے توبہ کر کے سنیت اختیار کر لیتے۔ توبہ کا نام تو یہ لوگ صرف مطلب نکالنے کے لئے لے رہے ہیں۔ اس پر بھی وہ لوگ خاموش رہے۔ بہر حال

مفتی صاحب نے شرعی فیصلہ سنادیا کہ سنی خوش عقیدہ مسلمان کا نکاح وہابی عقیدہ والے سے باطل ہے۔ اس کے بعد ہم سبھی لوگ پچپڑوا سے موضع رمنگرہ واپس چلے آئے۔ یہاں پہونچنے کے بعد جب یہ خبر لڑکی کو پہونچی کہ لڑکا اور اس کے گھر والے سب وہابی ہیں تو اس نے ہمت وجرأت سے کام لیتے ہوئے نکاح کے لئے اجازت دینے سے صاف صاف انکار کردیا۔ اور بتادیا کہ میں وہابی سے کسی قیمت پر شادی نہیں کروں گی اور لڑکی کے باپ عبد الخالق یارعلوی کو بذریعہ فون جب یہ خبر پہونچ گئی تو انہوں نے بھی لڑکے کے باپ کو دوٹوک لفظوں میں بتادیا کہ تم لوگ مرتد وہابی ہو اس لئے میں کسی قیمت پر ہرگز ہرگز تمہارے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی نہیں کروں گا تم اپنی بارات واپس لے جاؤ۔ بہر حال بعد نماز مغرب گاؤں کے سنی مسلمانوں نے بارات واپس کردی۔

تنبیہ :اس واقعہ سے سنی خوش عقیدہ مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور شادی کے موقع پر رشتہ ناطہ طے کرنے سے پہلے کسی عالم دین کی موجودگی میں ان کے عقائد وایمان کی جانکاری خوب اچھی طرح حاصل کر لینی چاہئے۔ اس لئے کہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی، مودودی، اور ندوی وغیرہم بہت ہی عیاری اور مکاری سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے لڑکے کی شادی کرنی ہو تو جہیز کا مطالبہ ہی نہیں کرتے اور لڑکی کی شادی میں جہیز اور نقدی لڑکے والے کو خوب دیتے ہیں تاکہ سنی عوام لالچ میں پڑ کر اپنے بیٹے ،بیٹیوں کا نکاح وہابیوں ،دیوبندیوں سے کرنے میں ہچک نہ دکھائیں اس طرح بہت سارے سنّی بدعقیدگی کے شکار ہو گئے۔

حالانکہ سرکار اعلیٰحضرت تحریر فرماتے ہیں وہابیت ارتداد ہے، مرتد مرد ہو یا عورت اس کا نکاح تمام جہاں میں کسی سے نہیں ہوسکتا، نہ کافر سے نہ مرتد سے نہ مسلمان سے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج۔۵،ص۔۳۲۹)

اپنے مذہب کو نہ ہرگز چھوڑیئے بدعقیدوں سے نہ رشتہ جوڑیئے
بے ادب جو ہے رسول اللہ کا کیا تعلق ہم سے اس گمراہ کا
اس سے رشتہ ناطہ کرنا کیوں گوارا ہوگیا جو نبی کا نہ ہوا کیسے تمہارا ہوگیا

نوٹ: ۔اس خوش خبری کے موقع پر راقم عبد الصمد قادری بھی اسی علاقے میں تھا، اب جس کسی کو بھی ذرہ برابر شبہ ہو وہ اس فقیر سے اور مندرجہ ذیل نمبرات سے رابطہ قائم کر کے اطمینان حاصل کرے۔ اور اہل خیر حضرات اس سنیہ صحیح العقیدہ غریب بچی کی شادی کے لئے دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ المعلن فقیر قادری

لڑکی کے والد عبد الخالق یار علوی۔ موبائل نمبر:9004655808

ماسٹر ادریس صاحب یار علوی۔ موبائل نمبر:9005380943

اب فتاویٰ دار العلوم اعلیٰ حضرت جلد اول مطبوعہ ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۰۱۸ء سے ’’تحریک دعوت اسلامی‘‘ کے متعلق کچھ اہم سوالات و جوابات پیش کئے جا رہے ہیں، جسے تفصیلی معلومات حاصل کرنے کا شوق ہو وہ حضرت مولانا ابو الحامد غزالی صاحب سے اس نمبر 7020217206 پر رابطہ قائم کر کے جلد اوّل و دوم کے صفحات بذریعہ واٹس ایپ منگوا کر اس تحریک کے متعلق مزید احکام شرعی معلوم کر سکتے ہیں۔

تحریک دعوت اسلامی کے متعلق احکام

(از: حضرت العلام، مفتی ناظر اشرف صاحب قادری رضوی بریلوی)

سوال: بکر کا کہنا ہے کہ دعوت اسلامی کی بنیادی اصول میں جو یہ بات ہے کہ رد نہ کیا اور رد و ابطال کا کام علماء کے سپرد کر دیا جائے۔ اس اصول میں دعوت اسلامی والے برحق ہیں ،مخالفین اس بات کو لے کر دعوت اسلامی والوں کو جو برا بھلا کہتے ہیں اور فتویٰ بازی کرتے ہیں سخت گنہگار ہیں۔ (مخلصاً فتاویٰ دار العلوم اعلیٰ حضرت ص۔۲۸۳)

جواب: دعوت اسلامی کی جاہل مبلغین خود رد نہ کریں، کیوں کے یہ ان کا منصب نہیں ۔لیکن آپ حضرات یہ بتا سکتے ہیں کہ دعوت اسلامی کی کسی اجتماع میں آج تک کسی عالم ربانی کو مدعو کر کے وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہ وغیرہ (فرقہائے باطلہ نیز کفار و مشرکین) کی رد کرائی گئی ہو۔

جب کہ مدتہائے دراز سے بے شمار علماء اور عوام یہی کہہ رہے ہیں کہ امیر اور مبلغین میں ردّ کی صلاحیت و قابلیت نہیں ہے، تو نہ سہی۔ لیکن کبھی بھی اپنے اجتماع میں کسی (بریلوی) عالم ربانی کو بلوا کر رد تو کرائیے! لیکن اس کے باوجود فرقہائے باطلہ کا رد نہیں کرایا جارہا ہے۔ آخر تردید نہ کرانے کی وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب سائلین کی گردنوں پر ادھار ہے۔ (ایضاص۔۲۸۴)

سوال: قرآن کی حدیث کی روشنی میں گمراہ کس کو کہتے ہیں؟ نیز دعوت اسلامی والوں کے گمراہ ہونے کا شرعی ثبوت کیا ہے۔ (ملخصاً فتاویٰ دار العلوم اعلیٰ حضرت جلد اول ص۲۸۴)

جواب: دعوت اسلامی کے گمراہ ہونے کا شرعی ثبوت ایک تو یہی ہے کہ ٹی، وی ویڈیو کے تصویر کو تصویر مان کر جائز قرار دے رہے ہیں۔ اور مزید شرعی ثبوت ''سرکار کا پیغام عطار کے نام'' کے مطالعہ سے ہو جائے گا کہ اس میں منجر الیٰ الضلالات (گمراہیوں کی جانب لے جانے والی باتیں) کیا کیا ہیں؟ (ایضاج۔اول،ص۲۸۵)

سوال: بکر کا کہنا ہے کہ جن علمائے اہلسنت نے دعوت اسلامی کی تائید کی ہے ان کے بارے میں بغیر شرعی ثبوت کے یہ کہنا کہ وہ بک گئے ہیں۔ ان کو تنخواہ ملتی ہے وہ چاپلوس

مولوی ہیں، وغیرہ۔ایسا کہنے والے علمائے اہلسنت پر بدگمانی اورتہمت جیسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے جب تک اعلانیہ توبہ نہ کرے وہ گنہگاراور مردودالشہادۃ ہے بکر کا یہ کہنا صحیح ہے یانہیں؟

جواب : ہمارے پاس شواہد ہیں۔لہٰذا بلاوجہ بدگمانی اورتہمت نہیں۔

(ایضاج۔اول،ص۲۸۵)

سوال : فی الوقت جبکہ دعوت اسلامی کے افراد اور خود سربراہ دعوت اسلامی مولوی الیاس ٹی۔وی مووی کو جائز مانتے ہیں اور دھڑلے سے ویڈیو فلم بنانے میں ملوث ہیں،ایسی صورت میں دعوت اسلامی کے اجتماع میں شرکت کرنا،دعوت اسلامی کا کام کرنا،انہیں زکوٰۃ، صدقات ودیگر عطیات سے امداد پہونچانا نیز انہیں اپنی مساجد میں کام کرنے کے راستے ہموار کرنا اور کسی طرح اعانت کرنا درست ہے یانہیں؟

جواب: دعوت اسلامی کے اجتماع میں شریک ہونا،دعوت اسلامی کا کام کرنا،انہیں زکوٰۃو

صدقات اور دیگر عطیات سے امداد پہونچانا نیز انہیں اپنی مساجد میں کام کرنے کے راستے ہموار کرنا وغیرہ وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔جب تک مسلک اعلیٰ حضرت پر گامزن نہ ہو جائیں۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ فقیر محمد ناظر اشرف قادری بریلوی
غفرلہ القوی خادم دارالافتاء دارالعلوم اعلیٰ حضرت
رضانگر کلمنا۔ناگپور(مہاراشٹرا)(ایضا۱۸)

''تحریک دعوت اسلامی'' کے متعلق لمحۂ فکر

تحفظ ناموس رسالت کے سلسلے میں برصغیر یعنی ہندو پاک میں کئی سنی تنظیمیں وقتاً فوقتاً اپنے بساط کے مطابق احتجاج کررہی ہیں۔اور حکومت وقت سے ''ناموس رسالت بل'' پاس کرنے کا مطالبہ بھی کررہی ہیں۔مگر عشق رسول کا ڈھنڈورا پیٹنے والی جماعت دعوت اسلامی اوران کا چینل اس سلسلے میں بالکل خاموش ہے۔ایسے حالات میں ہم خوش عقیدہ مسلمانوں کو ان عطاریوں سے چوکنّا اور ہوشیار رہنے کی شدید حاجت وضرورت ہے۔

بہت پہلے ہی امام عشق محبت سرکار اعلیٰ حضرت نے فرمادیا تھا۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

حکومت وقت سے ایک پرزور مطالبہ

کئی سالوں سے ہمارے ملک میں آئے دن مسلمانوں کے دین وایمان،قرآن اور صاحب قرآن،پیغمبر اسلام و مذہب اسلام اور خانۂ خدا کونشانہ بنانے کا سلسلہ چل پڑا ہے۔جس مذہب کے بارے میں خود سارے جہانوں کے خالق و مالک کا اعلان ہے کہ'' بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے''(سورۂ آل عمران آیت۔۱۹)اس دین حق یعنی مذہب اسلام کو دہشت گردی،شدت پسندی کا مذہب بتانے میں اسلام دشمن اور شر پسند قسم کے لوگ پیش پیش نظر آرہے ہیں۔ان کا منشا یہی ہے کہ کسی طریقے سے ملک بھر میں افراء تفری کا ماحول پیدا کیا جائے۔اور ملک کے امن وامان کو غارت وبرباد کردیا جائے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس طرح کی دریدہ دہنی اور بیہودہ حرکتوں پر لگام کیوں نہیں لگایا جاتا۔ان چیزوں پر کنٹرول کرنے سے حکومت قاصر کیوں ہے؟جن باتوں سے ملک میں امن وامان غارت ہو اور چین وسکون کے ماحول کو خطرہ ہو،بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہو ایسی چھچھوری حرکتوں پر لگام لگانے کے لئے کوئی مضبوط قانون کیوں نہیں بنایا جاتا۔

لہٰذا! ہم اہل اسلام حکومت وقت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ''تحفظ ناموس رسالت بل'' کو فوری طور پر پاس کرے اور اس ملک کے آئین و دستور کی دھجیاں بکھیرنے والے جتنے دہشت گرد مجرم ہیں انہیں فوراً جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دے، تاکہ وطن عزیز میں امن وامان قائم رہ سکے اور یہاں کے باشندگان خوش حالی کی زندگی بسر کر سکیں۔

سگ بارگاہ رضوی

عبدالصمد قادری اورنگ آبادی

۶ر محرم ۱۴۴۳ھ بمطابق ۱۶ر اگست ۲۰۲۱ء

یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ

عطار صاحب کی خلافت منانی میاں صاحب نے منسوخ کردی

''دعوت اسلامی'' مسلک اعلیٰ حضرت کے مبلغ نہیں۔ان سے دور رہا جائے۔میں نے جو دعوت اسلامی کے امیر کو خلافت دی تھی اس کو منسوخ کرتا ہوں۔اور میرا وہی موقف ہے جو میرے اکابر اور خاص کر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔

منان رضا منانی بریلی شریف ۱۶ر صفر المظفر ۱۴۴۲ھ بمطابق ۴ر اکتوبر ۲۰۲۰ء

نوٹ:۔ یہ تحریر تقریباً آج سے گیارہ ماہ قبل کی ہے۔قارئین یوٹیوب پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

فقط راقم ۲۵ر محرم الحرام ۱۴۴۳ھ بمطابق ۴ر ستمبر ۲۰۲۱ء

جس جگہ بھی ذکر نور مصطفیٰ ہو جائے گا ۔۔۔ رحمت و انوار کا، واں سلسلہ ہو جائے گا

جو غلام حضرت احمد رضا ہو جائے گا ۔۔۔ وہ مسلماں، پلپلا تو ہو نہیں سکتا کبھی

(از: الحاج محمد عرفان رضا قادری چھپروی)

مانو یا نہ مانو اسکے تم مختار ہو ۔۔۔ ہے ہمارا کام پہنچانا فقط پیغام کا

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء ۲۴، ۲۵ سال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کے جدو جہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہو کر ملک و بیرون ملک تک پہنچ چکی ہیں۔ اور بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے:

(۱) ازالۃ العار (۲) حقیقتِ نکاح (۳) مضامین بدرِ ملت (۴) مکتوباتِ بدرِ ملت (۵) رسائلِ بدرِ ملت (۶) نورانی گلدستہ (۷) اظہار حق مع تحقیقی جواب (۸) تذکرۂ سرکار غوث و خواجہ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ (۱۰) معارفِ بدر العلماء (۱۱) وہابیت اپنے مکروفریب کے آئینے میں (۱۲) نوری یسرنا القرآن (۱۳) تعمیر ادب مکمل سیٹ مع تصحیح و اضافہ (۱۴) تعمیر قواعد حصہ اول دوم (۱۵) مناظرہ بریلی (۱۶) لاؤڈ اسپیکر مع تحقیقاتِ اکابر اہلسنت (۱۷) تین اعتقادی رشتے (۱۸) ہدایۃ البرایہ (۱۹) حدائق بخشش (۲۰) ذوقِ نعت (۲۱) سامانِ بخشش (۲۲) نور ہدایت (۲۳) احکام شرعیہ برعقائد وہابیہ (۲۴) تقریر منیر (۲۵) مختصر تذکرہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت (۲۷) تلمیحاتِ رضا (۲۸) شیر سنت کا پیغام سنی مسلمانوں کے نام (۲۹) تحقیقی محاسبہ (۳۰) مسئلہ مرغوب (۳۱) فیضان دعا (۳۲) تجانب اہلسنت (۳۳) طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟ (۳۴) امتیازِ اہلسنت (۳۵) ہندوستان کا قدیم مروجہ پردہ (۳۶) فتاویٰ بدر العلماء (۳۷) اربعین شدت (۳۸) لہو بولتا بھی ہے (۳۹) الصوارم الہندیہ مع جدید تصدیقات (۴۰) بدمذہبوں سے میل جول (۴۱) قبالۂ بخشش (۴۲) اقوم البیان بانّ الْحَبِیْبَ لَا یَخْلُو منه زمان ولا مکان (۴۳) مدار نجات (۴۴) پیکر رشد ہدایت حضور بدرِ ملت (۴۵) آئینۂ صلح کلیت (۴۶) فتاویٰ الحرمین (۴۷) عطیہ ربانی در مقالۂ نورانی (۴۸) موجودہ حالات میں مسلمان کیا کریں؟ (۴۹) تذکرہ خلیفۂ حضور بدرِ ملت مع حرمین شریفین (۵۰) فضیلت علم دین اور قرآن صحیح پڑھنے کا طریقہ (۵۱) دعوتِ اسلامی: مفید یا غیر مفید؟ اس کے علاوہ دور حاضرہ کے فرقہائے باطلہ وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رد میں ہزار ہا ہزار پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپوا کر دور دراز مقامات تک بٹوائے گئے۔ پروردگار عالم ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاحین حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہ بالخیر فرمائے قبر و برزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدان محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

فقیر قادری اورنگ آبادی عفی عنہ

۲۱ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ بمطابق ۳۱ اگست ۲۰۲۱ء